

۳۳	فائدہ سر نہ کا	۴۷	علاج شہرہ یعنی بہوڑیکا
۳۴	علاج استسقا کا	۴۸	فائدہ ذریہ کا
۳۵	علاج نذرناخن جراحت کا	۴۹	ندامت استہزاکے
۳۶	علاج درد سر اور شقیقہ کا	۵۰	علاج غضب کا
۳۷	علاج عرق المرہ کا	۵۱	علاج دور ہونی خزن کا
۳۸	علاج رتق نبض کا	۵۲	فائدہ قبضہ کا
۳۹	فائدہ شہیرم کا	۵۳	فائدہ جو کا
۴۰	علاج بدن کا کلو بخجی سی	۵۴	علاج دور ہونی زہر کا
۴۱	فائدہ لہسن کا	۵۵	علاج ستے کا
۴۲	علاج بے ص کا	۵۶	علاج بد بوی مونی کا
۴۳	علاج خارش کا	۵۷	فائدہ ہر کا
۴۴	علاج ذات الجنب کا	۵۸	فائدہ کرکس کا
۴۵	علاج درد سر کا	۵۹	فائدہ زنگس کا
۴۶	فائدہ حنا کا	۶۰	فائدہ بے کا
۴۷	فائدہ لوبیا کا		علاج باسمائی الہی
۴۸	فائدہ خرپڑہ کا	۶۱	دعا درد چشم کے واسطے
۴۹	فائدہ مشک کا	۶۲	دعا سائب کے کاٹنی کی
۵۰	فائدہ سنکھ کا	۶۳	دعا جھون کے واسطے
۵۱	فائدہ سرر کا	۶۴	فائدہ تبتیس آیت کا
۵۲	فائدہ خوشبو کا		

دعا دردِ انتون کی	۷	نقصان بدبو کا	۷
منتر دفعِ جمیع امراض میں کا	۸	نقصان شیر کے چڑی کا	۵۷
دعا بھوک کی دکنازبکی لئی	۹	نقصان چارو دنیا بکری سے	۷
دعا جراحت و درج کی	۱۰	نقصان جمیع کرنا مکولات کا	۷
علاج و با کا	۱۱	فائدہ حرکت کرنا بھوکا بکری اور بھر	۵۹
علاج جادو کا	۱۲	فائدہ مسواک کا	۶۰
علاج نعل یعنی پھوڑی کا	۱۳	فائدہ خواب کا	۷
دعا نفع نقصان کی	۱۴	فائدہ جاگنی کا	۶۱
دعا جتم زخم یعنی نظر نکلنے کی	۱۵	فائدہ آب زمزم کا	۶۲
دعا دور ہونی بلیات کی	۱۶	فائدہ پانی پینے کا	۷
دعا قضای حاجت کی	۱۷	فائدہ حبلیہ اتمام ادویات کا	۶۳
دعا دیوانہ گئی کی کاٹنی کی	۱۸	علاج تول یعنی ٹونگی کا	۶۴
دعا سختی چار پایہ کے	۱۹	دعا محبت طفلان	۸۶
دعا دور ہونی امراض کے	۲۰	دعا آسیب زدہ کے	۹۵
دعا امن کے	۲۱	دعا پتھر پھینکا شیطان کا کہو میں	۷
دعا دور ہونی جادو کی	۲۲	دعا محبت بدن کی	۷
دعا دور ہونی بلاؤں کی	۲۳	دعا ادائی قرض کی	۹۸
دعا دور ہونی چوری کی	۲۴	دعا دور ہونی غم کے	۷
دعا شفا پانی کے	۲۵	دعا دفع شیطان کے واسطے	۷
دعا سختی دل کے	۲۶	دعا عافیت بد کنی واسطے	۹۹

دعا عام ضرور کے	۹۴	دعا دور ہونی فقر و فاقہ کی
دعا تکلیف کے	۹۵	دعا آسانی سی لڑکا ہونی کی
دعا غم و الم کے	۹۶	دعا دور ہونی دوسرہ کے
دعا دور ہونی بلہ کی	۹۷	دعا گم ہوئی کے
دعا ذوالنون یعنی حضرت یونس کے	۹۸	دعا شہر بازار کے
دعا امن کے	۹۹	علاج دور ہونا دوسوا س کا
دعا دور ہونی نسیان کی	۱۰۰	دعا زیادہ ہونی نعمت کی
دعا ادا ہونے قرض کی	۱۰۱	دعا دور واسطی زیادہ ہونے دولت کے
علاج جلی ہوئی کا	۱۰۲	دعا دفع دہم نخوت
دعا دفع تبرک	۱۰۳	علاج دفع درد دندان
دعا دفع شرماء	۱۰۴	دعا دفع شرک کوف
دعا دفع شہر برق	۱۰۵	دعا دفع شہر ہوا
دعا دفع حاجات	۱۰۶	دعا دفع رود دشمن
دعا دفع سختی و غیرہ	۱۰۷	دعا دفع شہر سواری
دعا برائی محافظت	۱۰۸	دعا دفع شدت کرب
دعا بد خوابی و غیرہ	۱۰۹	دعا دفع شر حاکمان
علاج دفع امراض سخت	۱۱۰	دعا دفع بنجار
دعا دفع سرخی بدن	۱۱۱	دعا یا فقر چیز گم شدہ
دعا دفع حاجات	۱۱۲	علاج تیزی ذہن و ذکا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَللّٰهُ الَّذِي هُوَ يَطْعَمُنِي وَيَسْقِيْنِي وَاِذَا اَمْرُؤُنْتُ هُوَ يَشْفِيْنِي وَالَّذِي
يُمَيِّتُنِي فَيُحْيِيْنِي وَالضَّلٰوَةُ وَالسَّلَامَةُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدًا وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ
جانا چاہی بعد حمد و صلوٰۃ کی بیات کہ اسد مصباحی انسان کو پیدا کیا ہی اپنی بندگی کی واسطے
اور بندگی کرنا موقوف ہی بدنگی تندرستی پر اور تندرستی موقوف ہی بدنگی کا اسیابی
پر اور کا اسیابی بدنگی کہی ہوتی ہی دعا سی اور کہی ہوتی ہی دوسرے طور کہی کچھ
ایک عمل ترک کر نیسے اور کہی کسی عمل کا کر نیسے گر حکامی جسمانی کہ جسکے حکمت نری تجربہ پر
موقوف ہی جیسے کہ جالبینوس وغیرہ ہیں وہ لوگ اراض جسمانیکی واسطی نری دعا کو معینین
جانتی بلکہ اہل اسلام پر طعن کرتی ہیں کہ یہ لوک بی وقوف ہیں کہ دعا کی قایل ہوتے
ہیں کیونکہ دعا جو ہی ایک موند کی بات ہی موندہ کی بات بدینین جا کر کیا اثر کر کی سوا کا
جواب یہ ہی کہ بات کی تاثیر کا انکار کرنا محض بیوقوفی ہی کیونکہ بات کی تاثیر کرنے کا ہر
کوئی قایل ہی مثلاً کوئی سیکوید کہنی کی اور کہنا ہی ایک موندہ کی بات ہی مگر غور کری

ایسی بات ہی کہ اوسنی بدگو توڑ کر دلمین جا کر غصہ پیدا کیا اور کس طرح پہلی بات دلمین
 جا کر خوشی پیدا کر دیتی ہی یہاں سے معلوم ہوا کہ جب بڑی بات فی دلمین جا کر اثر کیا اور غصہ
 کو پیدا کیا اور خوشی کو پیدا کیا تو اسے صاحب کی ناموں میں اور دعائوں میں تاثیر
 بخانا کمال اوسکی حماقت پر دلیل ہی اور ہر عاقل کے نزدیک طعن کرنے کے قابل ہی
 کیونکہ دشنام میں تو تاثیر کا قائل ہووی اور اسماء الہی میں تو تاثیر کا قائل نہو اور انکار
 کری تو اس شخص سے ہر عالم کو جاہلی کہ اعراض کری اور گفتگو اس بات میں اوس کے کرنا
 موقوف کری سو حاصل کلام کا یہ ہی کہ انسان کو دوسری چیز پیدا کیا ہی ایک بدن دور
 روح سوا اسے صاحب فی ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ رحمت ہیں تمام جہان کی
 واسطے سوا انکو جہان علاج روح کا سکھایا ہی علاج کرنا بد نگاہی بنایا ہی کیونکہ ذات
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت ہی تمام جہان کے واسطے سو اگر انکو علاج بدنگاہ
 نہ سکھاتی تو سر کوئی اونکی وقت میں اونپر اور بعد اونکی امت کی عالموں پر اعتراض
 کرتا اور کہتا کہ حق تعالیٰ نے قرآن شریف میں انکو تمام عالم کی واسطی رحمت فرمایا
 سو جسم آدم کا ہی عالم میں داخل ہی سو جسم کی واسطی کہاں رحمت ہوئی پس ہر عالم کو
 جواب دینا اس اعتراض کا مشکل پڑتا اور جواب ہی پوری پوری ہو سکتی سو اس واسطی اسے
 صاحب ہماری حضرت کو علاج بدنگاہی تعلیم فرمایا ہی مگر آنا جانا جاہلی کہ الہی جہانی
 فقط دواسی علاج کرنے میں اور میرے تو کہ دواسی ہی علاج کرتی ہیں اور دعا ہی اپنی
 امت کو سکھاتے ہیں اس واسطے کہ بعضی مرض دواسے نہیں جاتے ہیں جسے
 جادو اور آسیب کا ہونا اور نظر کا لگنا بلکہ بعضی چیزیں بطور ہیائے بندی

کی اسی سکھاتی ہیں کہ او کی کر نیسے بلا نہیں آتی پانی ہی اور او کی بکرت سی کی ہستی چنانچہ
 بیان لکھا اسی سار میں انشاء تعالیٰ کیا جا دیکا سوئیہ خاصہ سو اہنیا علیہم السلام دو سر کا
 نہیں ہو سکتا ہی کہ پہلی مرض کے آئیے طور علاج او کی کا فرما دین ہی معنی ہیں حتمہ للعالمین کہ
 مٹا کر ایک ثابت جانا چاہی کہ طب بنوی علامہ دوحی سی کہتی ہی اور طب یونانی فقط تجربہ ہی سو تجربہ
 کو اگرچہ قریب یقین کے بعضوں نے لکھا ہی مگر تہ دہی کو ہرگز نہیں پہنچ سکتا ہی سو اگر طب بنوی کے
 سادہ کیس کو اپنی بد لکھا علاج کرنا منظور ہو تو پہلے اپنی یقین کو کامل کری کیونکہ ہر کیس کو
 اس طب کے موافق یقین کے فائدہ ہوتا ہی جتنا یقین ہو دیکا اوسی قدر فائدہ ہی ظہور کر لکھا
 اور اگر اس میں عقل کو دخل دیکا تو اور لوگو کی طرح اس فائدہ سی محروم رہی کیونکہ انبیاء
 علیہم السلام اکابر روحانی ہیں سو جیسا او کا علاج روحاً عقل میں نہیں ماسکتا ویسا
 علاج جسمانی ہی موافق عقل کے نہیں بن سکتا ہی سو مسلمانوں کو چاہی کہ علاج اپنی بیماری کا
 دو اسی ہی کریں اور دعا سی ہی تاکہ ہر دوسا نری دوا پر ہنوجاؤ مگر علاج کرنا دوا سی
 ادس شخص کو درست ہی کہ شفا تعالیٰ کی طرف سی سمجھی اور دوا کو سب کے سوا کچھ
 بخانی لور دوا کو اگر بذاتہ شفا شافی سمجھی وہ شخص شرک ہی ایسی دہم سی بعضی علمانی
 دوا کر نیکو مکروہ جانا ہی کہ دوا کرتی کرتی کہیں ہر دوسا دسی پر ہنوجاؤ
 اور مرنے کے وقت فرشتی کہنے لیکن ذلک ما کنت منہ تحیدہ یعنی
 یہ وہ موت ہی کہ تہا تو حیرت سی پہاگتا یعنی اگر ذرہ سی ہی بیماری پھیر جاتی ہی
 تو تو دوا کی طرف دوڑنے لگتا ہی اور کہی ہر دوسا اپنی مالک پر نہیں کرتا تہا سو
 یہ وہ موت ہی کہ تو ادس پہاگتا کرتا تہا مگر صحیح مذہب یہ ہی کہ دوا کرنا ہے

سنت ہی مضائقہ نہیں کیونکہ اسامہ بن شریک نے کہا ہے کہ ایک دن میں آبا پنجہ خدا کی پاس
 اور لوگ پرچہ سی سی اونی کو بار مولا سے اگر ہم لوگ ہمارے دینوں کو کیا کریں تو پچھنا نہ تو نہیں جو
 ہی فرمایا حضرت نے کہ دو کیا کروایا کہ بندہ مہو علی کہ حق تعالیٰ نے جو بیماری پیدا کی ہے اسی
 دو ابھی ضرور پیدا کی ہے سوای بیماری موت کی مضمون حدیث کا نام ہوا سو اس حدیث
 سی معلوم ہوا کہ دو کرنا بھی جائز ہی مضائقہ نہیں ہی اور مکر وہ اونکی صحتین کہ جو لوگ
 دو اکوشانی سمجھیں وہ اس علم آب آئی ہم اس بیان پر کہ علاج کرنا بد نکاحا چہر سی ہی ایک
 دو اسی دوسری دعا سی تیسری کسی چیز کو عمل میں لانا ہے تہی بعض چیز کو ترک کرنا ان چاروں
 میں سی علی ساتھ علاج بد نکاحا خاصہ بنو نکاحا ہی اس علاج میں کوئی حکیم شریک نہیں ہی سو
 ان چاروں چیزوں کا بیان اس سالہ میں انشاء تعالیٰ کیا جاوے گا اور ہر ہر علاج کا بیان شدہ
 بنویں سی چاہیے اور اقوال علما کی ہی اس مقدمہ میں بیان ہو دیں گے اس لیے کہ وہ لوگ ناب
 ہیں بنی کے اور شارح ہیں اونکی حدیث کی اور اکثر جو کوائت جس کتاب کی ہوگی اس
 کتاب کا نام ہی بلکہ دیا جاوے گا اور باب اور فصل اس سالہ میں نہیں لکھی گئی کیونکہ یہ بڑی
 کتابوں میں چاہیے کہ جو حدیث یا قول جس مقدمہ میں بیان ہو دیکھا اس کی سری بر علاج کا لفظ لکھ
 دیا جاوے گا کیونکہ طب بنویں کی ہی لفظ بہت مناسب ہے اب ہم شروع کرتی
 ہیں بیانی بیان علاج جو نکاحا سو بد نکاحی علاج جو نہیں نکاحا کرنا پہلی ایک علاج
 ہی سو پہلی ہم اسی علاج کو بیان کرتے ہیں بخاری میں عبادہ رضی اللہ عنہ سے
 مرفوعاً روایت ہے اِنَّ زَوْجَ النِّسَاءِ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سِتْنَتِي فَلَيْسَ
 مِنِّي و حضرت نے فرمایا ہے کہ نکاح کرنا جو نہیں عورتوں سی اور جو

شخص کہ انکار کری طریقہ میری پس نہیں وہ مجھی اور سنن ابی داؤد و مسانی و حاکم میں
 معقل بن یساری مرفوعاً روایت ہی تَنْجُو الْوَدُودَ الْوُدُودَ فَإِنَّ مَكَانَهُمْ كَمَا كُنْتُمْ
 کہ حضرت نبی فرمایا ہی کُلاَحِ کر دم اون عورتوں کی کہ دوست رکھنی والے ہوں خاوندوں اپنی
 اور جہنی والی ہوں اس واسطے کہ میں بڑھتی اپنی چاہتا ہوں ساتھ تہاری اور امتوں پر اور بخاری
 و مسلم وغیرہ میں عبد اللہ بن مسعود مرفوعاً روایت ہی يَامَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ
 مِنْكُمُ الْيَأْرَءُ فَلْيَتَوَخَّ فَإِنَّهُ اعْتَصُ لِلْبَصْرِ وَاحْصِنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ
 يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وَجَاءٌ بِكَرْهٍ نَبِيٍّ فَرَمَا یہی ای گروہ جوانوں کے
 جو شخص طاقت رکھتی تم میں سے کُلاَحِ کی پس چاہی کہ کُلاَحِ کری اس واسطے کہ کُلاَحِ دبا کھنی والا
 ہی آنکھ کو اور روکنی والا ہی شرمکاء کو اور جو نہ طاقت رکھتی پس اوپر اوسکی روزہ ہی
 اس واسطے کہ روزہ اوسکو حکم حضی کر ڈالنی میں ہی ف اس حدیث میں دو علاج فرمایا
 ایک تو کُلاَحِ کرنا دوسرے روزہ رکھنا اس واسطے کہ کُلاَحِ کر نیسے دبا کھنی پھوڑی پھنسی سے اس
 میں رہتا ہی اور فساد خون ہوتے نہیں پاتا لیکن کثرت جماع سے بھی پرہیز کری کیونکہ
 بہت کمو ضعیف کر ڈالتا ہی اور آخر کو اراض طرح طرح پیدا ہو جاتی ہیں اور اگر مجلس
 ہو کُلاَحِ کرنے کے طاقت نہ رکھتی تو در روزہ رکھنی کا کرے کیونکہ روزہ رکھنے
 سے زیادتی رطوبت کی ہونی نہیں پاتی ہی اور اراض بلغمی دفع ہوتی رہتی ہیں
 مگر درد اسکا بھی نکرے بلکہ سنت کے طور پر روزہ رکھا کری کیونکہ اسکی کثرت سے
 اکثر رطوبت اصلی خشک ہو جاتی ہی تو آخر کو مزاج سوداوی بن جاوے گا اور
 طریقہ سنت کا روزہ رکھنی میں یہ ہی کہ ہر ہفتہ میں دو شبہ کو اور پنجشنبہ کو

روزہ رکھا کرے چنانچہ اسکا بیان کسی طرحی حدیث میں آیا ہی جمہ جاہی مسلم اور بوداود
 اور ترمذی میں ایک ہیوی اور ہر مہینی میں تین روزہ مقرر کر کے الکو حضرت فی کسی طرحی رکھا
 کسی وقت تو تاریخ کا لحاظ فرمایا ہی یعنی سبزدہم و چار دہم و بار دہم اور بعضی وقت ایام
 کی قید کی ساتھ رکھا کہ اگر آٹھ مہینہ میں شنبہ یکشنبہ و شنبہ مقرر کرتی تھی اور دوسری مہینی
 میں شنبہ و چار شنبہ و چھ شنبہ چنانچہ ترمذی فی ایک حدیث کہ

بعضے وقت قید نکرتی تھی جس تاریخ میں چاہتی تھی اوں تینوں روزوں کو رکھا کرتی تھی چنانچہ
 اس حدیث کو مسلم اور ابی داود اور ترمذی فی پانچ کیا ہی اور سنت سال بہر میں یہ ہی کہ
 شعبان کی مہینہ میں تمام مہینہ روزہ رکھی اور بعد غد الفطر کے چھ روزہ مقرر کر کے اور
 دروزہ محرم میں اور نوروزہ اول عشرہ ذیحجہ کے پھر ایک ہی پس جو شخص سطح روزہ
 رکھا کرے رطوبت اوں کی خشک نہیں ہوتی ہی اور زیادہ رطوبت ہی پیدا ہونے لگی اور عات
 الاحکام میں لکھا ہی کہ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جو مفلسیت علاج کر سکے تو تھوڑے سے
 ہو جائیکے واسطے علاج کرنا درست ہی علاج جب دہن کو گہرین لاوی تو ادا کا ماہتا کر
 یہ دعا کرے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِهَا وَ خَیْرِ مَا جَلَّلَ عَلَیْہِ وَاَعُوْذُ
 بِکَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا جَلَّلَ عَلَیْہِ **ف** یہ روایت ہی عمرو بن شعبہ سی
 ابوداود وغیرہ میں آئی ہی اس دعا کے برہنی سے حق تعالیٰ اوس عورت کی بدی کو
 دور کر لیا اور اوسکی نیکی کو اوس کے گہر میں پہلا دیگا اور اگر کوئی لونڈی اور غلام
 خریدی تو اوس کے بھی ہاتھی کو بکڑ کر ہی دعا کرے اور اگر کوئی جانور سواری کے واسطے
 مول لہوی تو اوسکی بھی ہاتھی کو بکڑ کر یہ دعا کرے اور بعضے علما نے لکھا ہے

کہ جب لہن کو گہرین ملا دی تو سنت یہی کہ اوسکی دو نو پاؤں دھو کر گہر کی کوڑنیں چھڑ
 دی اس عمل سی حق تعالیٰ ایسی گہرین برکت کرکے کامیاب روایت شرعۃ الاسلام میں
 لکھی ہی علاج اور جب روندہ صحبت کا کری تو اول یہ دعا پڑھی بِسْمِ اللّٰهِ
 اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ رِجَالَنَا مِمَّا يَفْتَنَانَا یہ روایت بہت
 کتاب میں آئی ہی جسکو دیکھنا مسطر یہاں تو دیدہ ہوئی وقت اس علاج کر کے
 شیطان دور رہتا ہی اور اولاد نیک بخت پیدا ہوتی ہی علاج فقیر ابو الیث
 فی اپنی بستان میں لکھا ہی کہ جماع کرنا آخر شب میں بہتری اول شب سی اسو اسطی کہ
 اول شب سعدہ ہر اہتہا ہی کہانی سی اور آداب یہی کہ وقت صحبت کی قبل کو نہ
 کنزی علاج عورت اور مرد کو چاہی کہ وقت صحبت دارتی اپنی اوپر کپڑا اوڑھی رہیں
 چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا کہ لنگی پہنا کر دلہی وحشی کی مانند فقیر ابو الیث
 فی بستان میں لکھا ہی کہ اولاد بچیا ہوتی ہی اسو اسطی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی سنگی ہو گیا
 منع فرمایا ہی حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 کی پس آئی کہا کہ میری گہرین اولاد نہیں ہوتی ہی یہ حکم حضرت فی اوسکو تو اندھی
 کہایا کہ ابو ہریرہ سی روایت ہی کہ ایک دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل سی اپنی
 قوت باہ کا شکوہ کیا جبریل نے کہا تم ہر سہ کہایا کرو کہ اس میں قوت جا لیس مردوں
 رکھی ہی انس بن مالک کہتے ہیں کہ فرمایا حضرت فی کہ خطاب کی کرو تم خا کا اس لٹی
 کہ خافۃ باہ یہ کرتی ہی اور ہزہل بن الحکم نے حضرت سی روایت کی ہی کہ حدیثی ہر
 کرنا بالو کا زیادہ کرنا ہی قوت باہ کو ان چاروں حدیث کو غایت الاحکام والی فی بان کہایا

علاج صحبت داری وقت بہت باتیں کیا کریں گے کہ اس میں خوف ہی کہ لڑکا گونگا نہ
 پیدا ہو وگرنہ علاج کو ابو الیث نے بستان میں کہا ہی علاج احیاء العلوم والی
 نے بستان میں کہا ہی کہ اگر کسی کو احتلام ہو دسے اور وہ بی غسل کئے اپنی عورت
 سے صحبت داری کرے تو لڑکا دیوانہ یا بخیل پیدا ہو وگرنہ چاہی آدمی کو کسی
 حرکتوں سے پرہیز کرے علاج فقیر وغیرہ میں کہا ہی کہ کھڑی ہو کر صحبت داری
 کرنا بدن کو ضعیف کرتا ہی اور پیٹ بہرے پر قربت کرے اور اس حرکت سے
 لڑکا کُذہن پیدا ہوتا ہی علاج ابو یوسف نے کتاب الطب میں کہا ہی کہ حضرت علی علیہ السلام کو
 فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ای علی آدمی جن میں تو اپنی اہل سی صحبت کیا کر اس واسطے کہ اور تاریخ میں
 شیاطین حاضر ہوا کرتی ہیں علاج شرعہ اسلام میں کہا ہی کہ آدمی کو چاہی کہ بعد قربت
 کی بختاب کر ڈالا کری اور نہیں تو کسی ایسے مرض میں گرفتار ہو جاوے گا کہ علاج کرنا اس کا
 مشکل پڑے گا علاج فقیر ابو الیث نے کہا ہی کہ بعد قربت کے ذکر کو دہو ڈالا کری
 اس سے اوکو تندرستی حاصل ہوتی ہی لیکن اس وقت سرد بانی سے نہ دہو
 کہیں کہ اس میں خوف ہی بخار کے ہونے کا علاج شرعہ الاسلام میں کہا ہی کہ وقت
 قربت عورت کی شہ گاہ کو نہ کیا کرے اسلی کہ اس میں خوف ہی کہیں لڑکا اندام نہ پیدا ہو و
 علاج فتاویٰ حجت میں کہا ہی کہ اگر کسی عورت پر جنسی کے وقت مشکل پڑے تو اس
 تعویذ کو بلکہ کرادے کہ یا مین یا نعمین یعنی ران میں ایک اعلیٰ پر مین لیت کرانڈہ یہ
 انشاء اللہ تعالیٰ لڑکا لیم سیوقت پیدا ہو وگرنہ تعویذ یہ ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم
 وَالْقَتَّ مَا يَنْهَا وَتَحَلَّتْ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحَقَّتْ آمَنَتْ

اَشْرَاهِيَا علاج اور جب لڑکا پیدا ہو وی تو اس کے دہنے کا بنن تو اذان کہے
 اور بایں کان میں تکیہ کر کے اس کے برکت سی اگر حق تعالیٰ نے چاہا تو لڑکا ام ایسا
 سی پناہ میں رہے گا اس علاج کو احیاء العلوم میں لکھا ہی اور حصن حصین کے بعض
 حاشیہ میں اس علاج کو حدیث مرفوعہ سے ثابت کیا ہی علاج اور جب لڑکا پیدا
 ہو وی تو ذرہ سی کچھ چپا کر اس کے منہ میں ڈال دیوین اور اس کے واسطے دعا کرین
 فت بعض عالموں نے لکھا ہی کہ اس علاج سے لڑکا حلیم اور خوش طبع ہو جاتا
 ہی علاج حدیث شریف میں آیا ہی کہ جب لڑکا پیدا ہو تو ساتویں دن اس کا
 نام رکھی کر کوئی نام اچھا دیکھ کر مقرر کری کیونکہ برنامہ اس کے حق میں پیشگوئی
 ہی اس واسطے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بڑی مومنوں کی ڈالتی ہے اور اس کے بالوں کو
 جاننے کے برابر یا سوینکی تول کر حق تعالیٰ کی راہ میں دی دو اور ایک بکرا یا دو بکری
 اس کی جانکی بلی میں ذبح کر کے بانٹ دیو اس میں اس کی نکاحیانی رہیگی علاج اگر
 کر لیکو نظر لک جائے خوف ہو تو اس تعویذ کو کہہ کر اس کے گلی میں ڈال دیو یہ تعویذ
 بِسْمِ اللَّهِ اَعُوْذُ بِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللَّهُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِكَ اَنْ تَجْعَلَ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَةٍ وَفِتْنَةٍ لِّیْ سُلٰمَةً
 فت نظر کر لڑکوں کے واسطے یہ تعویذ بہت مفید ہی حدیث شریف میں آیا ہی
 کہ حسن حسین کو حضرت صلعم یہ تعویذ کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ تمہارا
 باپ ابراہیم ہی اسماعیل اور اسحاق کو یہی تعویذ کیا کرتے تھے علاج
 تفسیر زادی میں لکھا ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ تمہارا عورتوں سے اپنی اولاد
 کو دودھ نہ پلاوین اس واسطے کہ دودھ بننے میں تاخیر کیا کر تا ہی اور اس واسطے تفسیر میں

کہا ہی کہ فرمایا بنی علیہ السلام نے کہ اپنی اولاد کو فاحشہ عورتوں کی حوالہ کیا کرو کیونکہ بد بین
 دورہ تاثیر کیا کرتا ہی اور اسی تفسیر میں ہی علاج حبس شخص کو منظور ہو و یہ بات کہ
 شیطان میری ساتھ کہا یا مگری تو چاہی ہی او کو کہ داہنی ہاتھ سے کہا یا کری اور
 داہنی ہاتھ سے طعام کو پکڑا کری اور نام اللہ صاحب کا لیکر اوس کہا نیکو شروع
 کری اس واسطے کہ ابو ہریرہؓ نے روایت کی کہ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے
 تھے کہ ہر کسی کو چاہیے کہ اپنی داہنی ہاتھ سے کہا یا کری اور داہنی سے پکڑا کری اور
 داہنی سے پیار کرے اسلئے کہ شیطان کہا تا ہی بائیں ہاتھ سے اور پیٹا ہی بائیں سے اور
 پکڑتا ہی بائیں سے اور فرمایا ہی حضرت نے کہ ہر کہانی پر نام اللہ کا لیا کرو اور حبس کی
 برائے کا نام نہیں لیا جاتا ہی وہ کہا نا شیطان کے واسطے حلال ہو جاتا ہی علاج
 اور جب کہا نا شروع کری تو پہلی نمک کو چید یا کری کیونکہ صاحب جامع کبیریؒ زدا
 کی ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یا علی شروع کیا کرو کہا نیکو
 نمک کی ساتھ اور تمام ہی کیا کرو نمک کے ساتھ اس واسطے کہ نمک میں شفا رہی ہی سیر ماروں
 سے یعنی ستر اراض کا علاج ہی ادن ستر میں سے ایک جنون اور جذام اور کوڑہی
 اور پیت کا درد ہی اور دانتوں کا دکھنا و اللہ اعلم علاج اور اگر کسی مریض
 کے ساتھ کہا نیکو اتفاق بڑ جاوے تو کہی بِسْمِ اللّٰهِ بِقِيَّةٍ بِ اللّٰهِ
 وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ف اسکی برکت سے اوس مرض سی امن
 میں رہے گا جب کہا نا کہا چکے تو کہے اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا
 خَيْرًا مِّنْهُ اور اگر شیر کہا وی تو کہی اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ

کی گئی تھی اس نانی میں بہت بڑی علاج برای اخذ ہوا ان برکت نیکہ ابو اللیث سے
 روایت کی گئی ہے کہ کوفہ یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ کھانا کھایا کرو چھ من سے
 اسلی کہ برکت نازل ہوتی ہے اسکی چھ من اور اس حدیث کو سعید بن جبیر نے بھی روایت کیا ہے
 ابن عباس سے اور ابن عباس نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے علاج برای دفع بہ ہضمی حادی
 بن بہا ہی لکھا کہ کھانا بہ ہضمی بہ اکثر تہای فستان میں کھائی کہ قبل طعام کے
 او بعد طعام کے بہ ہونا سنت ہے اس واسطے کہ اس کرنی سے برکت پیدا ہوتی ہے علاج
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں کینہ لکھا کہ نہیں کھایا کرتا ہوں اور اس سے بکھر دور
 ہو جاتا ہے اور کھری ہو کر لہانی سے ہے ہضم کم ہوتا ہے اور اس طرح سواری میں بھی کھانا
 بہ ہضمی بہ اکثر تہای علاج برای دفع فقر و فاقہ مطالب المؤمنین میں روایت کی ہے
 حضرت علی علیہ السلام سے کہ اگر کسی کو حاجت عمل کی ہو تو وہ شخص بغیر کھلی کئی
 کھانا نہ کھائے اس میں اوپر خوف محتاجی کا ہے و اسہ اعلم علاج داخل شدن در
 دعای فرشتگان بستان وغیرہ میں روایت کی ہے جابر بن عبد اللہ نے فرمایا کہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص بعد کھانے کے برتن چاٹ لیا کرے تو وہ برتن کہتے ہیں کہ
 اسی بارخہ آزاد کر اسکو الکی جیسا آزاد کیا ہستی بکوشہ طائنی ۱۲۷ سے اور
 فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مقرر اسہ از ہر شتی رحمت یہی ہین او بزرگوار چانا
 کرنی بن اعلیٰ ان اپنی بعد کھانے کے اور اعلیٰ بن اسیم سے کہ آدمی کا بکھر دور
 ہو جاتا ہے علاج شربت رزق عمدۃ الاحکام وغیرہ میں لکھا ہے کہ سنہ مایا بھی
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کھانہ و شراب پر سے کرے ہوئی چیز کو ہمیشہ

رہا ہی رزق کی فراخی میں اور جابر بنی روایت کی یہی بنی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ جو وقت
 گر پڑی کوئی لقمہ تمہارا تو ادا ہوا اور پوچھ ڈالو جو کچھ کہ لو سکو لگا ہو دے پھر اوسکو
 کہا و اور پھر ورو اسکو واسطے شیطان کے فتنے اس حدیث سی معلوم ہوا کہ یہ
 علاج تکبر کو ہی توڑا کرتا ہی اور بعض حدیث میں آیا ہی کہ جو شخص دسترخوان پر
 گرا ہو اٹھا لیوے تو وہ مہربو جاویگا واسطے حوران جنت کی اور حق تعالیٰ باز رکھی اوس
 جذام اور برص اور جنون کو اور اوسکی اولاد کو ہی بچاویگا ان مرضوں سی یہ حدیث
 کنز العباد میں لکھی ہی واسطے اعلم علاج اخذ نمودن برکت عمدۃ الاحکام میں لکھا ہی کہ فرمایا
 بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع ہو کر کہا یا کر دای لوگو برکت دی جاوے گی واسطے تمہارے اور حاکم
 روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بہت پیارا کہا نا اس کے نزدیک ہی کہ جنین
 بہت بہتر پڑا کرین اور فرمایا حضرت نے کہا نا سہ پہا یونکے شفا ہی اور فرمایا حضرت
 بدتر ب لوگوین سے وہ شخص ہی کہ کہا وے اکیلا اور مارا کرے اپنی لونڈ کو
 اور بند کرے اپنی بخشش کو اور نکاح کرے یا ہنہ سے یعنی جلتی مارے بتانہ
 میں لکھا ہی کہ فرمایا بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تہنڈا کر کر کہانے کو کہا یا
 کرو اس واسطے کہ گرم کہانے میں برکت نہیں ہوتی ہی فتنے بعض کتابوں میں
 لکھا ہی کہ گرم کہانے سے منہ ضعیف ہوتا ہی علاج برائی ہضم طعام آلودہ
 روایت کی ہی ام سعد سے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اچھا سالن ہی سرکہ
 ای بار خدا برکت دی سرکہ میں فتنے جامع گیرین کہ شرحی جامع صغیر کی اوسین لکھا
 کہ حکمت یہ ہی کہ سرکہ کہا نیکو ہضم کرتا ہی ابن حبان روایت کی ہی عطا سے اور عطا

نقل کیا ہی بن عباس سے کہ سب المومنین بہت پیارا سالن نزدیک رسول صلی اللہ علیہ
 وسلم کے سرکہ ہی اور سلمانی جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہی کہ حضرت فرماتے کہ بہت
 اچھا سالن سرکہ ہی اور بسترکاری ہی حضرت کے دسترخوان پر پسند آتی تھی کنز العبادین کہنا
 ہی حکمت اس میں یہ ہی کہ جس دسترخوان پر بسترکاری ہوتی ہی اوس جگہ فرشتے آیا
 کرتے ہیں علاج برای قوت قلب سرورق نہ کہا ہی کہ میں آیا عایشہ صدیقہ کے پاس
 اور نزدیک اون کے ایک اندھا بٹھا ہوا اور وہ ترنج کاٹ کر ٹھنڈ میں لگا لٹکا کر اوسکو کھلاتی
 تھیں میں نے کہا ای ام المومنین یہ کون ہی کہا یہ وہ شخص ہی کہ جسکی بابت حق تعالیٰ نے
 اپنے نبی پر عہد کیا تھا اس حدیث کو ابو نعیم نے کتاب الطب میں لکھا ہی ف اس حدیث کو
 شارح لکھا ہی کہ ترنج ٹھنڈ کے ساتھ ہمارے ہوتے قوت قلب میں پیدا کرنا ہی اور دماغ کو بھی ٹھنڈ
 ہی بہت واسطہ علم علاج حاصل کردن شفا مناسبت ہے ابو سعید خدری سے روایت کی
 ہی کہ فرمایا جنتی نے کہ جو قوت گر پڑی کوئی کبھی تمہارے کہانے میں تو غوطہ دی دو اوسکو
 اس واسطے کہ ایک بازو میں اوسکے زہر ہی اور دوسرے میں اوسکے شفا ہی اور وہ
 اپنی عادت کے موافق پہلے زہر والا ہی پڑھو یا کرتی ہی اور ابوداؤد نے ہی اس
 حدیث کو ابو ہریرہؓ نقل کیا ہی ف اس حدیث سی معلوم ہوا کہ کبھی پہلے اپنا پر
 زہر والا ڈھو یا کرتی ہی سو چاہئے آدمی کو کہ اوسکا دوسرا پر ہی ڈھو دیوین تاکہ
 بدن میں زہر اثر نہ کرنے پادے علاج برای دفع ضرر طعام و شراب کنز
 العبادین کہنا ہی کہ جو کوئی کہانا کھا یا کرے یا کچھ پوے تو اوسکو چاہئے کہ پہلے
 اس طرح کو کہ لیا کرے بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ دَرَبٌ اِلَّا دَرَبُ اللّٰهِ

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضِيْعُ اَرْسِيْهُ شَيْءٌ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ
 الْعَلِيْمُ اسكى برکت سی جو کچھ ضرر کہانے میں یا دوائی میں ہو دیگا تو مٹ جاوے گا نفل ہی
 کہ ابو سلمہ جو لانی کے ایک لونڈی تھی اوسنے اپنی میاں کو کئی بار زہر دیا لیکن کچھ اوسکو اثر
 نہوا پس جب بہت مدت گزری تو اوس لونڈی نے کہا کہ میں نے حکومت لگ زہر بلا یا مگر کواثر
 اوسنے کچھ نہ کیا اسکا کیا سبب اوسنی پوچھا تو نے مجھ کو یوں زہر بلا یا تھا اوسنے جواب دیا
 کہ تم بیٹھی ہو کئی ہو اور مجھکو ہڈیاں پسند نہیں آتیں اوسنے اوس لونڈی کو آزاد کیا اور کہا
 کہ میری عادت ہمیشہ سے یہی کہ میں اس کلہ پاک کو اپنے ہر کھانے پر اور پینے پر کہہ لیتا ہوں
 علاج مضمطام ترمذی اور ابو داؤد نے روایت کی ہے حضرت عائشہ سی کہ فرمایا رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انا لکرو گوشت کو چھری کے ساتھ کہ وہ کام ہی عجب بخلا بلکہ دانتوں
 سے کھایا کرو اوسکو اسواسطے کہ وہ پچاؤ خوب کرتا ہی ف یعنی گوشت کو دانتوں سے
 کھایا کرو کہ اضمیت کرتا ہی علاج دفع ضرر از دندان ابو نعیم نے کتاب الطب میں
 لکھا ہی کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ترک کرنا خلال کا دانتوں کو سست کرتا ہی اور بعض
 روایت میں آ رہا ہی کہ خلال کے ترک سے فرشتے بہت بیزار ہوتے ہیں اور بڑی
 تکلیف اونکو ہوتی ہی علاج درد دندان ابو نعیم نے کتاب الطب میں لکھا ہی قبضہ
 بن ذویب سے کہ فرمایا حضرت نے کہ خلال کھانا کو اس کی لکڑی سے اور نہ کسی خوشبو کی
 لکڑی سے بس تحقیق میں برا جانتا ہوں اس بات کو کہ حرکت کرے جذام ف بعضی
 کتابوں میں اس کو فقر نے دیکھا ہی کہ اس کہتے ہیں جب لاس کی لکڑی کو اور بعضی کہتے
 ہیں اس سنا کی لکڑی کو واسطہ ف اور علمائے لکھا ہی کہ کئی

لکھوئے خلال کرنا منع ہی اور مین خطرہ ہی اور مین کیرہ بڑ جائیگا جیسے کہ انار ہی بلس
 ہی بزمہ ہی علم باینگا اور ہر سوہ کی لکری جیسے امرود ہی سیابے ناشباتی اور انجیر اور متقی
 اور شمش اور سوا انکے جو مہوہ کی قسم مین ناوکی لکھوئے ہرگز خلال کیا کریں اور سونا اور
 چاندی اور پتیل اور تانبہ ان چاروں کے ساتھ ہی خلال کیا کریں کیونکہ ان سے مہنہ مین بدبو پیدا
 ہوتی ہی مگر خلال سے بہتر اوس لکری سے جو تلخ ہی و اسد علم علاج اخذ نمودن برکت کثر
 العباد مین روایت کی عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پہونک بارنا کہانے
 مین لیجائے برکت کو علاج ہوا ہی دفع اکثر مرضہا ابو یوسف نے کتاب الطب مین کہنا
 کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین پیدا کیا حق تعالیٰ نے کوئی برتن کردہ
 بڑا پیسے ہو اور جب ضرور ہو آدمی کو کہانیکی تو اوس کے تین حصہ کرے ایک
 کھاوے اور ایک حصہ پائے واسطے چوڑ دیوے اور ایک حصہ دم آنے جائے لے خالی دے
 و اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تین پاؤ ہو کہہ سکی ہو و نوہ پاؤ سیر کھاوے
 اس مین اوسکی تندرستی خوب رہیگی اور حق ہی کیونکہ کم کھانے مین فائدہ ہی مین
 ایک تو اکثر تندرستی رہا کرتے ہی اور دوسرے حافظہ خوب ہوتا ہی اور تیسرے فہم
 اوسکا تیزی پر آجاتا ہی جو تھے نیند کم آتی ہی پانچویں دم بہت آسانی سے آتا ہی
 چھٹے ناز مین سستی اوسکو نہیں آیا کرتی ہی اور ہفت کہانیسے امراض مختلفہ پیدا ہوا
 کرتے مین اور عمدہ اور بیضا اکثر اوقات اوسکے ساتھ لگا رہتا ہی اس واسطے انحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ بہت نفرت تھی فرمایا کرتے تھے کہ آنا کیونکہ جایا کرتے ہو
 اور بہت کہ میرا ایک عباد مین نہ تھے مین آیا کرتی ہی امد اوسکی اولاد نہیں ہوتی ہی اور

حکمت کی بات اوسکے اندر حق تعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا کرتی ہی اور مطالعہ کی وقت کتاب
 میں دل نہیں لگا کر تاہی اور بہت کہا نہوا ایک اور خلقت کی شفقت نہیں رہتی ہی کیونکہ
 جاناہی کہ جیسے میں پٹ پڑا ہوں سب لوگ اس پر حسی ہو گئی اور وقت نماز کی حالت
 میں طرف مسجد کی اور وہ جاناہی طرف جاضرور کی علاج ابو نعیم نے کتاب الطب میں
 ابو ہریرہ روایت کی ہی کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہا یا کری مٹی کو
 گویا مدد کی اوسنی جان مار ڈالنی کی اور جامع کبیر میں ہی ایک حدیث نقل کی ہی
 حضرت عایشہ سی کہ فرمایا حضرت نے کہ اسی عایشہ تو کہنی مٹی نہ کہا نہوا سواسطی کہ مٹی کے
 کہا نہیں تین ضرر ہیں ایک تو ہمیشہ بیمار رہتا ہی دوسرے پٹ کو برا کرتی ہی تیسری تنگ
 کو زد کر ڈالتی ہی علاج برای دفع ضرر بدن ابو نعیم نے کتاب الطب میں ابو ہریرہ
 روایت کی ہی کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب النورین سردار سالن گوشت
 ہی دنیا میں ہی اور آخرت میں ہی اور ابو نعیم نے کتاب الطب میں حضرت علی سی روایت
 کی ہی کہ کہا علی نے کہ اختیار کر دای گو گوشت کو اور کہا یا کر داسکو مقرر گوشت
 کہا نا اچھا کر تاہی خلق کو اور صاف کر تاہی رنگ کو اور چھوٹا کر دیتا ہی پٹ کو یعنی
 تو نہ نکلنی نہیں دیتا ہی اور کہا ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو کوئی چالیس روز
 گوشت نہ کھا دی تو خلق اس کا برا ہو جاتا ہی اور اسی کتاب میں روایت ہی
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گوشت کھا نہی
 وقت دیکھو فرحت ہو کرتی ہی علاج ضعف بدن ابو نعیم نے کہا ہی کہ ایک بار
 بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے شکوہ کیا حق تعالیٰ سی اپنی بدنکے ضعف کا فرمایا کہ

مین گوشت کو لچا کر کباب و علاج برای دفع اکثر امراض جامع گیرین بکھائی که فرمایانی
 اید علیہ وسلم فی که کبابا بخیر کا امن مین رگتہای قویخ سی و ف علمانی بکھائی که تحتانی
 فی بخیر مین کی طریقه فایدی بد آنکی بن لطیف سی سیرج البضم فی طبیعت کو ملایم کرتای
 اور سودا کو بد کنی اندری پسینی کے ساتھ یا سرنگا تہای اور سندی کبد مین یا طحال مین ہون
 تو اسکو کھول دیتا ہی اور بعضی حدیث مین آیای کہ کباب یا کروا بخیر کو اسواسطی کہ کبابا
 او سکامادہ بواسیر کو قطع کرتای اور درد نفیس کو نفع دیتا ہی امام علی موسی رضا علیہ
 السلام فرماتی ہین کہ کبابا بخیر کا مہنہ کی بدبو کو کھو دیتا ہی اور سر کے بالونکو دراز کرتا ہی
 اور قویخ کو فایدہ کو تا بہ علاج برای دفع شیا طین ابو یوسف مین کتاب الطب مین بکھائی کہ فرمایا
 حضرت علی اید علیہ وسلم فی علی کو کہ یا علی زیت کبابا کروا دیل اسکا مالاکروا اسواسطی کہ شخص
 الکاتیل ہتہای او سکی پس چالیس وز شیطان ہین آتای و علمانی بکھائی کہ برہن
 ہی حق تعالی نے فایدی طرح طرح کی پیدا کئی ہین اگر اسکا اچار سر کر مین ڈالکر کھادی تو وعدہ
 قوی ہو جاتا ہی اور بہوک زیادہ پیدا ہوتی ہی اور کبابا اسکا آدمی کو موٹا کرتا ہی اور قوہ
 باہ کو زیادہ کرتا ہی اور اگر زیتون کا منز جربی اور آئی مین ملا کر برص پر لگا دی تو نشانہ
 تعالی برص ہی دور ہو جاتا اور اگر قوی عورت اسکا عدہ رہہ کو یکایابی بد کنی اندر رکھ لیتی
 تو سیلاب کو بند کرتا ہی اور قویخ کے درد کو کھو دیتا ہی اور اگر کوئی شخص زیتون کی کالی کری
 تو دانت او سکی مضبوط ہو جاوے گی اور اگر چھو کے کالی پر زیتون کا تیل مل دیوے
 تو اسوقت ٹہنگ پڑ جاتی ہی اور اسس کاتیل با لون کو سیاہ کرتا ہی
 اور قویخ کے درد کو کھو دیتا ہی اور سی پر جاوین تو اونکو کھول

دینای اور قبضہ کو دفع کرنا ہی اور ضاد کرنا زیتون کا درد سر کو دفع کرنا ہی علاج
 برای بازداشتن پیری ابو نعیم نے روایت کی ہے انس بن مالک سی کہ فرمایا رسول صلی
 علیہ وسلم نے کہا یا کردای لوگو! ات کا کھانا اس واسطے کرا کہ اس کا کھانا تر کر
 کرے بڑا پائا ہی وقت یعنی رات کو قدری غلیل کھا یا کہ وہ تیرہ سب سے
 کھانے کو ترک کرنا خوب نہیں ہی علاج برای دفع مرض ابو نعیم نے روایت کی
 ابو بکر صدیق سے کہ فرمایا رسول صلی علیہ وسلم نے بہتر کچھ روغن میں آڑنے
 کچھ رہی نکالنی ہی پیٹ سے پیار کو اور او سین کچھ پیاری نہیں ہی ف کچھ روغن
 اقسام میں ایک نسیم کچھ برنی ہی اور چھوٹے ہوتی ہی اور کٹلی اور کٹلی سبک
 ہوتی ہی ایک طرف سے موٹی اور ایک سرا او سکا کچھ ہوتا ہی علاج برای
 دفع زہر ابو نعیم نے اور ابن حبان نے روایت کی ہے ابن عباس سے کہ بہت پیار
 کچھ نزدیک رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے عجوبہ ہی اور فرمایا رسول صلی
 علیہ وسلم نے عجوبہ جنت سے ہی اور او سین شفا ہی زہر سے اور فرمایا ہی
 کہ جو شخص صبح کو سات کچھ رین کھا یا کری تو ضرر نہ کرے گا او سکو او سدن
 جادو اور نہ اثر کری گا او سکو کوئی زہر آور یعنی روایت میں آیا ہی
 کہ عجوبہ جنت سے ہی اور او سین شفا ہی پیاریون سے علاج
 برای تقویت دماغ ابو نعیم نے وائلہ بن الاسقع سے روایت کی ہے
 کہ فرمایا نبی صلی علیہ وسلم نے کہ اختیار کروای لوگو کہ وہ کھانے
 کو وہ زیادہ کرنا ہی دماغ کو قوت اور کھا عیشہ رہنے کہ فرمایا رسول صلی علیہ وسلم

کہ جب بکاؤ تم ہانڈی کو توڑا اور او میں کدو کو اس واسطی کدو سے کٹ کر دیا ہی ٹمکین دیکھتے
 یعنی دل پر ہی ٹمکو دور کرتا ہی اور فائدہ اس میں یہی کہ اسکی برودت گوشت کی حرارت
 کو دفع کرتی ہی اور گوشت کی حرارت اسکی رطوبت کو بند کرتی ہی اس ترکیب سے سالن
 مستقل ہو جاتا ہی علاج برای دفع ضعف دماغ و قلب ابو نعیم نے روایت
 کی ہی ابن عباس سے کہ بہت پیارا کھانا نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خرید
 تھا ف رونی قلیہ بن بنگو کہ کھانا بیکو خریدتے تھے بن عثمانی کھا ہی کہ یہ کھانا دماغ میں
 قوت بہت پیدا کرتا ہی اور قلب کو قوی کرتا ہی اور ہضم کو جلدی کرتا ہی اور اگر شیرین
 کھجور بن بنگو کہ اوپر ہی تھوڑا سا مسک ملا دیوی تو اسکو بھی خریدتے تھے بن ابن عباس سے
 روایت ہی کہ خرید حضرت کو بہت پیارا تھا ف اس کھانے سے قوت باہ کی بہت زیادہ
 ہوتی ہی اور ضعف دماغ اور قلب کو بھی بہت مفید ہی علاج برای دفع حرارت
 از مسعدہ ابو نعیم نے روایت کی ہی عبد اللہ بن جعفر سے کہ کھانے اسنی کو دیکھا میں نے
 بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھاتے ہوئے لکڑی یا کبیرا کھجور کے ساتھ ف عثمانی
 کھا ہی کہ اس کھانے سے مسعدہ کی میل دفع ہو جاتی ہی اور ہضم جلدی ہو جاتا ہی اور
 لکڑی برودت کھجور کی حرارت کو مارتی ہی اور کھجور کی حرارت لکڑی کی رطوبت
 کو دفع کرتی ہی اور کھجور سے قوت باہ بھی زیادہ ہوتے ہی اور خون بد نہیں پیدا
 کرتی ہی اور گردہ قوی ہو جاتا ہی اور پیاریان جو بطن کی جہت سے پیدا ہو دین
 یا سردی کی سبب سے ادن مرضوں کو اسکا کھانا بہت مفید ہی اور اگر قدری میٹھی کے
 ساتھ اسکو کھا دی تو سنگ مثلاً کو بھی فائدہ بخشی اور کبیرا کم بول آئو اسے

کہ بہت مفید ہی اور اس کے کہانی سے بول بہت ہوتا ہی اور طبیعت طین ہو جاتی ہی
 اور صفراوی مزاج والے کو اس کے کہانی سے بہت فائدہ ہوتا ہی اور لکڑی حرارت صفرا کو
 اور حرارت خون کو مارا کرتی ہی اور جلی ٹھکار کو بہت فائدہ کرتی ہی اور پیاس بھاتی ہی اور
 ادو ابول اور سنگ مثانہ کو بھی مجرب ہی اور خفقان اور خارش بد نکو مفید ہی علاج بر
 دفع خارش خشکی دماغ وغیرہ ابو حاتم نے روایت کی ہی عایشہ رحمہ سی کہ کہا کرتی تھے
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم خربزہ کو کھجور کے ساتھ اور کہتے تھے تو ردالتی ہی گرمی اسکی سردی
 اسکی کے تین اور سردی اسکی گرمی اسکی کو یعنی کھجور کی گرمی خربزہ کی سردی کو مارتی ہی
 اور خربزہ کی سردی کھجور کی گرمی کو مارتی ہی و نہ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ خربزہ سرد تر
 ہی اس واسطے صفراوی کو اور سوداوی خراج کو بہت موافق ہی اور دماغ میں طوبت پیدا کرتا
 ہی اور بد نکو کھول دیتا ہی اور اور اربول اسے خوب ہوا کرتا ہی اور سنگ مثانہ کو نکال
 داتا ہی علاج برائے قوت باہ ابو نعیم نے کتاب الطب میں لکھا ہی کہ دوست
 رکھتے تھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مسکہ کو کھجور کے ساتھ یعنی بعضی وقت کہا کرتے
 تھے مسکہ کھجور کے ساتھ ملا کر ف علانے لکھا ہی کہ اس کہانے سے قوت باہ بہت
 ہوا کرتی ہی اور اس کے بدن ہی فریہ ہوتا ہی اور آواز صاف ہو جاتی ہی اور مسکہ
 کو اگر قدری شہد کے ساتھ کہا وے تو ذات الحجب کو مفید ہی اور بد نکو مٹا کرتا ہی
 علاج برای صاف کردن خون شرعۃ الاسلام والی نے لکھی ہی ایک حدیث کہ ہر
 انار میں ایک قطرہ جنت کے پانے کا ضرور ہوتا ہی و اس واسطے اس میں
 فائدہ بہت سی ہیں جو نکو صاف کرتا ہی اور بگڑی ہوئی خون کو سنوار دیتا ہی اور قوت

باہر زیادہ کرتاہی اور معدہ کو جلا کرتاہی ورنہ فکوکہل دیتاہی اور طبیعت کو ملائم کرتاہی
 اور اسہال کو بند کرتاہی اور بعد کھانے کے اگر کوئی کھڑے تو کھانے کو جلد ہضم
 کر دالتاہی اور جگر میں قوت پیدا کرتاہی اور خفقان کو نہایت معینہ ہی اور استحقای
 ٹھی کو بھی فائدہ کرتاہی اور آواز کو صاف کرتاہی اور بد بگو سوا کرتاہی اور رنگ کو
 کھنکھرتاہی لیکن بہت استعمال نہ کری کیونکہ معدہ کو ضعیف کرتاہی اور انارترش معدی
 حرارت کو کم کر دیتاہی لیکن خون کے جوش کو بچا دیتاہی اور دماغ پر چڑھنی سے بچا دیتا
 کو بند کر دیتاہی اور اگر گرمی سے کسکو استفراغ ہو تو اسکا کبانا بہت فائدہ
 بخشتاہی علاج برای دفع رطوبت شکمی وغیرہ ابو نعیم نے انس بن مالک سے روایت
 کی ہے کہ کہا کرتے تھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہیر کو نمک کے ساتھ فستق کھائی
 کہ حکمت اس میں یہ ہے کہ کہیر میں ہوتی ہے رطوبت اور نمک طوبت کو دفع کرتاہی اور ہوا
 دفع کرنے رطوبت کے نمک میں اور بھی فایدہ ی بن بلغم کو اور سودا کو سہل ہے اور
 کھانے کو ہضم کرتاہی اور رنگ کو جلا کرتاہی اور سرد غذا کو معتدل کر دالتاہی اور بعد کھانے
 کے تھکے کو کم ہونے دیتاہی اور خدام کو بھی بند کرتاہی اور سبجین کے ساتھ افیون اور
 رہر کے ضرر کو دفع کرتاہی اور استحقا اور امراض سوداوی اور بلغمی کو بھی نفع
 بخشتاہی اور اگر سبجین اور نمک کو پی کر پی کرے تو معدہ صاف کرتاہی اور سکی
 کلی کرنے سے سردی کو جو ہو جاتا ہے اور اگر صابون میں ٹا کر لپ کرے تو درم
 بلغمی کو جو دیتاہی اور اگر کسی کے چٹ لکی اور خن اوں جو پٹ کی جگہ جم بادے نمک کو
 شہد کے ساتھ لگاوی دن اسیرہ پٹ جاویگا اور پچھو وغیرہ کی کالی کو بھی نمک

فائدہ کرتا ہی تھا اور تعالیٰ اس کا بیان آگے کیا جاوے گا اب یہاں جانا چاہیے کہ غرض
 اس پانے سے یہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی فعل حکمت سی خالی نہیں تھا یہاں تک
 کہ کہا نہ جاسکتا تھے وہ بھی حکمت کے ساتھ ہوا کرتا تھا اور کوئی کام حضرت کا بیجا نہ
 نہیں تھا علاجِ تجربہ صاف شدن خون ابو نعیم نے روایت کی معاویہ بن زید سے کہ
 دوست رکھتی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو وہ نہیں انکسور کو یعنی انکسور کو بہت
 دوست رکھتی تھے قوتِ سماعت کے ہاں کہ حکمت اس دوست رکھتی تھیں یہی کہ
 انکسور سے خون صاف ہوتا ہی اور بدن موٹا ہوتا ہی اور کردہ پور پوری رہتا ہی
 اور مواد سودا کو دفع کرتا ہی اور خلطِ حلی ہوتی کو صاف کرتا ہی علاجِ برائے
 قوتِ باہ ابو نعیم نے روایت کی ہی عبد اللہ ابن جعفر سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
 وسلم نے کہ سب کو شتوئین پشت کا گوشت اچھا ہو اگر تا ہی قوتِ علانیہ
 کہا ہی کہ حکمت اس میں یہی کہ اس گوشت میں قوتِ باہ زیادہ ہوتی ہی اور بیکہ
 ہوتا ہی اور دردِ کمر کو بہت مفید ہوتا ہی اور سینہ بن طاقت بہہ اگر تا ہی دماغ
 علاجِ برائے دردِ چشم وغیرہ جامعِ کیرین کہا ہی اور روایت آئی ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے انکسور شفا ہی واسطے انکسور کے اور ابو نعیم نے روایت کی کہ
 انس ابن مالک سے کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہنس پڑی جنت تو اس سے
 نکلے کہ ہنس اور ہنس پڑی زمین تو اس سے نکلے خراہے علاجِ علانیہ کہا ہی کہ کھنسی
 تین قسم ہی ایک نو بویری ہی کہ سیاہ ہوتی ہی اور عین زہر ہوتا ہی اسکو
 ہرگز اس سے بالی نہ کرے اور ایک قسم ہوتی ہی کہ اوہین مونیہ دی اور سترے

اس حدیث سی معلوم ہو اگر اچھد کہنی میں زبنت کرنا مرض کو بڑھاتا ہی علاج برای
 دفع شدت درد تیز شدن نظر جامع کیرمین روایت کی ہی عایت رم سی کرب رنگوین نزد
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیارا رنگ سبز تھا اور ایک حدیث میں آیا ہی کہ جاری پنا
 اور سبز چرکی دیکھنی سی نگاہ تیز ہوتی ہی وقت بعض کتابوینن آیا ہی سبز شیشہ کی
 عینک اگر کوئی شخص گرمی میں لکادی تو نظر تیز ہوتی ہی اور چارمین خلل کرتی ہی و اس
 اعلم علاج برای قوت بدن وقت باہ بعضی روایت میں آیا ہی حضرت عائشہ سی کہ شتر
 کو حین بہت پیارا تھا وقت حین بنا کرنا ہی تین چیز سی ایک کچور دوسرے مسک تیری جا
 ہوا ہی یہ کہنا ہی یہ کھو مو کرنا ہی اور باہ کو یہی قوت دیتا ہی علاج برای دفع ارم
 بدن جامع کیرمین ابوامامہ سی روایت کی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی کزیت دیا
 کر و اپنی دسترخوان کو سبز چرخہ کا ساتھ اس لی کہ چیز خزانہ دینی ہی شیطان کو ساتھ نام اس
 کی وقت علما لکھا ہی کہ سبز چرخہ مراد پودینہ اور ترہ تیزک وغیرہ ہیں اور گندنا اور پیاز
 از روای اس حکم مراد نہیں کیونکہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بودا چیز سی بہت نفرت
 تھی سو سبز چرخہ مراد پودینہ اور ترہ تیزک وغیرہ ہو دی تو کیا عجب ہی کیونکہ پودینہ سے
 کھانا بہت جلد ہضم ہو جاتا ہی اور طبیعت کو خوش کرتا ہی اور دکار کھل کر آتی
 اور غنیہ خون کو رفیق کر دیتا ہی اور مدہ قوی ہو جاتا ہی اور مدہ کے
 ریاخ کو نکال دیتا ہی اور باہ کو زیادہ کر دیتا ہی اور پیٹ کی کرمون کو قتل
 کرتا ہی اور ترہ تیزک سی اور اربول خوب ہو اگر تا ہی اور عورت اگر لکھا دی
 تو دو پید اہوتا ہی اور سنگ شانہ کو نفع دیتا ہی اور سنی کو پید اکتا ہی اور

باہ کو آہٹیا کرتا ہی اور ہمارہندہ کہا دی تو بخل گز کو فائدہ ہوتا ہی اور اگر اس کا تخم انڈی
 کی نزد میں ملا کر کہا دی تو باہ کو بہت فائدہ کرتا ہی اور بد کنی چسپو کو لیب اس کا فائدہ
 کرتا ہی **علاج** برای قوت بدن ابو نعیم فی ابن عباس رضی روایت کی ہی کہ مینی کی
 چیز و نعین بہت پیار اودہ تہا نزد یک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وف علمانی لکھا
 ہی کہ حکمت اسین یہ تھی کہ دودہ سی قوت باہ بہت ہوا کرتی ہی اور بد کنی خشکی دور ہو جاتا
 ہی اور مضجہ جلد ہوتا ہی اور قایم مقام غذا کی ہو جاتا ہی اور مینی کو پیدا کرتا ہی اور خواہ
 نہج کرتا ہی اور فضلات بول کی راہ سی کال دیتا ہی اور جہم ہر دماغ کو قوی کرتا ہی اور طبیعت
 کو ایم کرتا ہی اور دماغ کو تیزی پیدا کرتا ہی اور چار مغز ڈال کر کہا دی تو موٹا کرتا ہی مگر
 بہت استعمال نہ کری اسلئے کہ اکھنوعین عبا پیدا کرتا ہی اور ہمیشہ دودہ مینی سے وجع
 مفصل ہو جاتا ہی اور مدہ من نفخ پیدا ہوتا ہی **علاج** برای شقای مطاق ابو نعیم فی روایت
 کی ہی عائشہ سی کہ بہت پیار از نزدیک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شہد تہا وف علمانی لکھا ہی کہ
 حضرت کو شہد اس واسطے محبوب تہا کہ حق تعالیٰ فرمایا ہی کہ اسین شقای واسطی لوگوں کے
 اس واسطی حکیموں نے اسکے فائدی بہت لکھی ہین کہ اگر ہمارہندہ اسکو جائی تو بلغم کو دور کرتا ہی
 اور مدہ کو ہوتا ہی اور اسکو جلا کرتا ہی اور اسکی فضلات کو دغ کرتا ہی اور اسکی سہو
 ہول دیتا ہی اور مدہ کو قتل کر دیتا ہی اور دماغ کو قوت بخشتا ہی اور حرارت غریزہ کو
 قوی کر دیتا ہی اور رطوبت بد کو دور کرتا ہی اور سر کی سہتہ اگر کہا دی تو صفرا و مٹی لاج
 کو بھی فائدہ کر دیتا ہی اور شانہ من قوت پیدا کرتا ہی اور سنگ شانہ کو دور
 کرتا ہی اور بند ہوئی بول کو کبول دیتا ہی اور فالج اور لقوہ کو مفید ہوتا ہی اور

قوت باہ کو اٹھایا کرتا ہی اور ریح کو دفع کرتا ہی اور ہوک کو زیادہ لگاتا ہی اور بعض
 عمانی لکھا ہی کہ شہد اور شیر خواروں کو بڑھو کا عرق ہی ماگر غام چھانکی لوگ جمع ہو کر اس عرق
 بنا دین تو ہرگز نہیں بنا سکتی ہیں یہ شان اوسی کبریا کی ہی کہ اپنی بندو کلی واسطی ان دو عرق کو
 پیدا کیا ہی اور اوسین طرح طرح کی فایدی برہی کسی حکیم کا مقصود نہیں کہ اس طرح کا عرق بنا سکی
 علاج برادر شکم ابو نعیم نے کتاب الطب میں لکھا ہی و روایت ابو ہریرہ کہ کہ نبی صلی
 علیہ وسلم شریف لائی اور میں شکم کے درد سی لیا، سو اہتا مسجد میں فرمایا کہ تو بیمار
 ہی میں لکھا ان یا رسول اللہ فرمایا او ہ کبرا ہو اور غار زبہ مقرر نماز میں شفا ہی اور
 بعضی روایت میں عایشہ رضی آبا ہی کہ چایا کرو کھانا امد کی ذکر اور نماز میں اور روتی
 لگاتی ہی سوزنا کرو اس کے ہتھاری دلمین رنگ ہو جاوے گا اس حدیث سی معلوم
 ہوا کہ ذکر خدا ضرور ہی یہ ابو نعیم نے کتاب الطب میں لکھا ہی علاج برادر شکم
 ابو نعیم نے روایت کی ہی انس بن مالک رضی کی سعد بن معاذی حضرت کی آگے
 آئے اور کچورین لاکر کہیں حضرت نے اوسین سی کہا یا اور بعد کھانیکے اوسکے حق میں
 کی شہادت لکھا ہی کہ اسین حکمت یہ ہی کہ کچور حواد سود او کو پیدا کرتی ہی اور
 اس سے درد دفع کرتا ہی اور کچور سی مدہ پیدا ہوتا ہی اور تل سی مدہ کہلا
 کرتا ہی سو حضرت نے دو نو کو ملا کر کہا یا تاکہ ناممحل ہو جاوے اور تلو سی آواز ہی
 ہوتی ہی اور حلق کی خشونت کو دور کرتا ہی اور رگوں کو طایم کرتا ہی اور اسکا فائدہ یہ
 کہ اور ام کو خفیل کرتا ہی اور جربہ کو گڑی پر پیدا کرتا ہی اور اسکا شیرہ مصر کی سہتہ مدہ
 حلق کو فائدہ دیتا ہی علاج برادر بخار حسب اسناد نقل کیا ہی کہ بخار لپٹ ہی و فرخ کی سو

ہند کر دوسکو پانی سے اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جب بخار آویسیکو تو دالاجا
 او سپر پانی میں روزگ وقت صبح کے امام احمد حنبل نے اپنی سترک میں بیان کیا ہے
 کہ جب بخار آتا تھا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تو ایک مشک پانی منگو کر اپنی اوپر چھڑکواتی
 اور صاحب زمذنی نے حدیث نقل کی ہے کہ جب آویسی کسی تھار کو بخار پس ایک کراڑ کا ہی
 سوچا اور کوبچھا اس بخار کو پانی ہند سے پس چاہی کہ پٹھی ہرین جہرودہ پانی
 بہتا ہو پہلی سورج نکلنے سے اور کہی لیسید اللہ اشفٰی عبدک وصدق رسولک
 یعنی شروع کرتا ہو میں ساتھ نام اس کے اسی بخار شفا دی اپنی بندہ کو اور سچا کر
 اپنے رسول کو اور غوطہ ماری اوس میں تین غوطہ تین دن تک پہر اگر اچھا ہو جاو
 تو بہتری اور نہیں تو پانچ روز تک پہر اگر نہ اچھا ہو پانچ روز میں ہی تورات دن
 تک ہی کام کرے یا نو دن تک اس طرح صبح کو جا کر اوس ہتی ہرین ہنایا کری اللہ کے
 حکم سے اچھا ہو جاوے گا اور نو دن سے زیادہ تجا وڑ کر لگا حدیث میں آیا چوبہا تک
 تام ہوا **ف** بعضی علمائی کہا کہ یہ خاص ہی اون لوگو کو جو بخار آفتاب کی
 حرارت سی یا کوئی دوا گرم کھانی سے یا حرکت زیادہ کرنے سے ہوا کرتا ہی اور جو
 بخار مواد کی جہت سی یا بلغم کے سبب ہو تو اوسکا یہ علاج بہنیں ہی جیسے قرآن
 شریف فایہ بہنیں کرتا ہی تک لاند والے کو اس طرح سے یہ علاج بہنیں
 فایہ کرتا بلغم کو اور جو شخص یہ خیال کرے کہ فرمودہ حضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم کا ہی اونکے فرمانے کی برکت سے حق تعالیٰ بھی اچھا کر دیگا تو اوسکو بڑک
 فایہ ہو دیگا و اس علم **علاج** برآبند کردن اسہال بخاری اور

مسلم کی بکباہی کہ ایک شخص نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گیا کہ میری بھائی کا
 شکم جاری ہو رہا ہے فرمایا کہ جا کر اوسکو شہد بلا پھر آیا اور کہا کہ اوسے زیادہ ہو گیا ہے
 فرمایا کہ پھر شہد بلا جا کر اوسکو غرض دو بار تین بار آیا گیا اسطرح سے آخر کہ حضرت نے
 فرمایا کہ خدا سچا ہے اور میرے بھائی کا پیٹ جو ٹہا ہی بعضے روایت میں آیا کہ اوسنے جا کر
 پھر شہد بلا یا آخر کو لو سکا بھائی اچھا ہو گیا وہ اور یہ جو فرمایا کہ اسے سچا ہے اور میرے
 بھائی کا پیٹ جو ٹہا ہی سوائے سخی یہ ہیں کہ حضرت کو وحی سی معلوم کر دیا تھا اسے تعالیٰ
 کہ آخر کو اوسکا بھائی اچھا ہو جاوے گا مگر تیرے بھائی کے پیٹ میں کوئی بڑا مواد اکٹھا ہو
 رہا ہے جیسا کہ یہ مواد نہیں لگتا تب تک اوسے آرام نہیں ہو سکا سو اسنے میں تجھے
 کہتا ہوں کہ اوسکو شہد بلا کیونکہ شہد سہل ہی آخر اوس مواد کو جا کر کے نکال ڈالے گا
 معنوں حدیث کا نام ہوا اب جانا چاہیے اسبات کو کطب بنو مین اور طب
 جالیوس مین اگرچہ علم نے جانتا موافقت ہو سکی ہے ان تک موافقت کی ہے لیکن
 حقیقت میں دیکھی تو بڑا فرق ہے کیونکہ کطب بنوی فقط وحی الہی ہے اور یہ طب نری
 ذہن کی تیزی اور تجربہ سے نکالی گئی سو اس میں اور اس میں زمین و آسمان کا فرق ہے سو
 طب بنوی سے ہر کسی کو فائدہ نہیں ہوتا ہی کو اوس شخص کو کہ جس کا ایمان
 مضبوط ہے سو بعضے لمحہ لوگ اس جگہ اعتراض کرتے ہیں کہ شہد تو اسہال پیدا
 کرتا ہی سو وہ واسطے دفع کرنے اسہال کے کیونکہ مفید ہو وی گا پس جواب
 اسکا یہ ہے کہ اسہال کہی تو بہ بعضی سے ہوتا ہی اور کہی مواد فاسد کے کہ جو معدہ میں
 ہوا کرتا ہی اسہال اسے ہی ہوتا ہی سو ایسے اسہال کے بند کر نیسے فساد ہوتا ہے

اسکا کمال دانا بہت مناسب ہی ہوا اسکے کھانے کے واسطے ہندو خصوصاً گرم پانی میں
 ملا کر دینا بہت مفید ہوتا ہی پس حضرت امواسطے اوسکو فرمایا کہ جا کر نواد اسکوشہد بلا
 تو کہ مواد فاسد اوسکا مکمل جاؤ اور اچھا ہو جاؤ صدق امہ و رسولہ اسطرح فرماتے
 علاج بدن تنزیہ الشریعہ میں لکھا ہی ابن عباسؓ سی روایت ہی کہ فرمایا رسول
 صلی امہ علیہ وسلم نے کہ پینر کی بیماری ہی اور جذبہ ہی بیماری ہی اور جب یہ دونو
 اتر جا دیں پیٹ میں تو ہو جاتی ہی شفاف اس حدیث میں اگرچہ بعضے علمائے
 کلام کیا ہی مگر یہ قول موافق طلب کے ہی اسواسطے کہ پینر دوسرے درجہ میں سرد رہی اور
 جوز دوسرے درجہ میں گرم و خشک ہی ان دونو کو ملا کر کہاؤ تو دونو کا اعتدال ہوتا
 ہی کیونکہ پینر کی سردی کو جوز کی گرمی دفع کرتی ہی اور جوز کی گرمی کو پینر کی سردی مارتی ہی اور
 جوز کی یوست اور پینر کی رطوبت ملکر معتدل ہو جاتی ہی علاج برای فوائد بدن ابو
 نعیم نے روایت کی ہی ابو سعید سے کہ تھبہ سیجانی صلا امہ علیہ وسلم کو بادشاہ روم نے
 ایک برتن سونہ کا بغیرے رب سونہ کا پس کہا یارسول اللہ تمہارا تہوڑا سبکوٹ
 علمانی لکھا ہی کہ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ استعمال کرنا معجزات کا قوت پکی واسطے
 شریعت میں منع نہیں ہی کیونکہ مر با سونہ کا لکھا ہی کو مضم کر تابی اور بہوک کو زیادہ
 کر تابی اور تی بند کر تابی اور کسل کو بہودنیابی اور وسواس کو دفع کر تابی
 اور ریاچ کو تحلیل کر تابی اور حافظہ زیادہ کر تابی اور غلیظ کو کھال دیتا ہے
 علاج برائے نقای بدن ابو الیث نے بستانین لکھا ہی کہ کہا
 حضرت علی علیہ السلام نے جو شخص کہ ارادہ رکھتا ہی باقی رکھنی نہ کھائی

محافظت کرنا پڑا اور دستی بد لگا تو جاسی اوسکو صبح کو کہا یا کری اور عشا کے وقت
 کہا یا کری اور قرض سے اپنی تین ہلکاری اورنگی باؤ پھرا کری اور عورت کے قرب کم کیا
 کری علاج برے استفادہ بخاری میں آیا ہی کہ اس مرض کے واسطے ایک قوم کو رسول صلی اللہ علیہ
 وسلم نے اونٹ کا بول اور اوراد نمئی کا دودھ ملا کر پلویا تھا یہاں تک کہ وہ اچھی ہو گئے
 اس قصہ کو سب طول کے ہتھے نہیں لکھا ہی جس کا جی چاہی بخاری وغیرہ میں دیکھ لیں
 شیخ الرئیس نے قانون میں لکھا ہی کہ شیر شتر کو بول شتر کے ساتھ ملا کر پلانا اس مرض کو
 بہت فائدہ کرتا ہی تھا کہ جانا چاہی کہ استفادہ قسم ہی ایک زرقی دوسری لمحی قری
 طلی زرقی اوسکو کہتے ہیں کہ شکر کی طرح سکم بانی سے بولا کری اور طلی اوسی کہتے ہیں کہ طل
 کی طرح پیٹ بولا کرے بجائیسے اور لمحی اوسکو کہتے ہیں کہ بدن پر درم آ جاوے شیر شتر اور
 بول شتر سے علاج لمحی کا ہی اس عاجز نے بعضی کتابوں میں لکھا دیکھا ہی کہ وہ لوگ جو حضرت
 کے پاس آتے تھے انکو استفادہ لمحی تھا و اسے اعظم علاج برائے بند کردن خون جراث
 سفر العادۃ میں لکھا ہی کہ جنگ احد میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہو ریے گر پڑے
 اور خود جو سہر ہوا اوسکی منج رخسارہ مبارک میں پیہ لگی یہاں تک کہ ایک صیالی
 نے اوس منج کو اپنے دانتوں سے کھینچ کر نکالا زور سے کہ کئی دانت اوسکی بھیٹ
 گئی اور حضرت فاطمہ اوس خون کو دہوتی جاتی تھیں اور علی علیہ السلام بانی دالتی تھے
 اور وہ خون بند ہوتا تھا آخر کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بموجب فرمانے آنحضرت
 کے ایک کرا پورئی کا جلا کر اوس زخم میں بہر دیا اوسوقت خون بند ہو گیا علاج
 برائی در دسر شقیہ وغیرہ و برای نسا د خون بخاری اور سلم میں آیا ہی اور

مضمون اس حدیث کا یہ ہی کہ پچھنی لگوائی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دو نمونہ ہون
 اور گدی میں اور بعضی روایت میں آیا ہی کہ پچھنی لگوائی اپنی سر میں اس واسطے کہ سر میں
 اذکے دروہتا اور بعضی روایت میں شقیقہ کی جہت سی آیا ہی اور ایک روایت میں
 آیا ہی بہتر دواؤں میں پچھنی لگوانا ہی اور فرمایا حضرت نبی کہ معراج کی رات میں نہ گزرا
 میں کسی فرشتہ پر مگر کہا اوسنے کہ اسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم حکم کو اپنی است کو کہ پچھنی
 لگوایا کہین و شہادہ عبدالحی دہلوی نے لکھا ہی کہ مراد یہاں کے خون کا نکلوانا ہے
 پچھنے سے ہو یا قصہ اور ب اطبا قابل ہیں اس بات کے کہ گرم شہر و زمین پچھنی افضل
 ہیں قصہ سے غرض یہاں سے معلوم ہوا کہ امراض دوسو کو خون نکلوانا بہت مفید ہی اور
 صمدی اور شقیقہ کو نہایت فائدہ کرتا ہی شقیقہ کہتے ہیں آدمی سر کے درد کو اور سارے
 سر میں ہوتو دار البیضہ کہتی ہیں اور جالینوس نے لکھا ہی کہ جس شخص نے چالیس ترک غلگی
 عادت کئی ہو تو بعد اوسکے عادت غلگی نکرے اور شریعہ الاسلام میں لکھا ہی کہ خون
 نکلوانا سنت ہے اور نفع دیتا ہی ہر مرض کو اور ہمارے موبہ خون لینے میں بہت شفا ہی
 اور پیٹ بہری پر بہت ضرر کرتا ہی اور کستان میں لکھا ہی کہ بہت گرمی میں خون لینا چاہا
 نہیں ہی اور اس طرح بہت سردی میں خون لینا چاہا نہیں اور بہتر فضل خون لینے میں موسم
 بریج کا ہی اور ضرور کو ہر وقت مناسب ہے اور تیار ہے ہفہم اور نوز دم اور بت دیکھ بہتر
 ہی اور دو نمونہ پچھنی اور دو شنبہ اور شنبہ خوب ہی اور اگر کوئی شخص شنبہ اور چار شنبہ
 کو خون لیوے اور اوسے کچھ مرض ہو جاوی تو طاعت نکرے مگر اپنی نہیں اور
 بعضی کتابوں میں دیکھا ہی کہ خون این دنوں میں جو شش میں ہوتا ہے

اسی جہت سی رحمۃ للعالمین نے اپنی امت کو منع کیا ہی اور اگر تاریخ اور دن موافق حدیث
 کے برابر آئے تو سال ہر کی چار یونکو فائدہ ہوتا ہی اور شرعۃ الاسلام میں کہا ہی کہ بچہ
 سر پر لگو انا شفا ہی سات امراض سے جنوں سے اور جذام سے اور برص سے اور دہک
 سے اور دانوئے درد سے اور اکھونکے عیار سے اور سر کے درد سے و عظام کہا ہی
 کہ سر کا درد کہی ہوتا ہی خلط حار سے اور خلط بارد سے اور کہی بخار کے چڑھنے سے
 اور کہی صحبت دار سی اور کہی استغراق سی اور کہی بہت کلام کرنے سے و ان سب باتوں کو
 خون لینا مفید ہی ابو داؤد میں آیا ہی کہ بچے لکائے بغیر صلہ احمد علیہ وسلم نے اپنی سرین
 مبارک پر چوٹ کے سبب سے اس حدیث سی معلوم ہوا کہ ضرورت کیواسطے ستر کو بھی
 درست ہی کیونکہ سرین سرین داخل ہی اور اطلبائے کہ بچے صدیقین پر لگو انا فائدہ دے
 میں سر کے مرض کو اور کانوں کے مرض کو اور سوز اور ناک کے مرض کو اور دانوئے مرض کو
 اور اکھونکے مرض کو اور بعد خون نکلو ان کے تین روز جماع اور حمام کرے اور مطالعہ
 کرنے اور پڑھنے اور سوار ہونے سے اور حرکت زیادہ کرے اور غم کھائے پر میز کری
 اور حدیث شریف میں آیا ہی کہ جو شخص بچہ لگو اسے شنبہ اور چار شنبہ کو ہو جاوے
 او سکوبرص تو طامت کری مگر اپنی تین ف اور جانا چاہیے جو رگین ہاتھ کی قابل
 فصد کے ہیں وہ چہ میں ایک قیال ہی کہ کنارہ دست پر ہوا کرتی ہی کیونکہ قیال
 یونانی زبان میں کہتے ہیں کنارہ کو سونا ہتھ کے کنارہ پر جو یہ رگ واقع ہوئی ہی اسطرح
 او سکو قیال کہتے ہیں اور دوسری اکھل یہ رگ بازو کی یخ میں اونچے
 طرف کو ہوتی ہی اکھل یونانی زبان میں کہتے ہیں ملی ہوئے چیسر کو

سویہ رگ یصال اور باسلیق سے ملی ہوئی بن اس واسطے اسکو اکھلی کہتے ہیں اور قیس سے
باسلیق کہیہ رگ جگر سے ملی رہتی ہی اور اسکی نصدا اعضای ریشہ کو فایده کرتی ہی
باسلیق یونانی زبان میں بادشاہ عالیشان کو کہتے ہیں اور چوتھی ابلی ہی کہ بغل کے تلے
وہ رگ آئی ہی اور پانچویں حیل الذراع ہی کہ اوپر فیصل کے واقع ہی اور چھٹی اسلم
کہ درمیان حضرا و بضر کے طہر ہی اور پاؤں کی رگین تین بن ایک مایض کہ زانو کی تلے
ہوتی ہی دوسری عرق النساء اور تیسری سافن غرض تحقیق ان رگوں کی جسکو منظور ہو وہ طبع
کتاب میں دیکھ لیوے سب طول کے اسکا ذکر ہو رہا ہی اور دوسریہ کہ اگر بان الکا پورا
کرتی تو طب یونانی میں کتاب ہو جاتی طب نبوی نہایتی علاج برای عرق النساء سفر النعم
میں روایت کی ہی اس بن مالک سی کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ایک کرو تم
عرق النساء کی عربی بکری کے ساتھ کہ پکائی جاوے پھر حصہ کی جادے ہر روز ایک
حصہ ہمار موہنے پیا جادے **ف** یعنی عربی بکری کے سرین کا گوشت یکر اسکی
بخنی پکاوے اور تین دن ہمار موہنے او سکوپا کوے افشار اللہ تھا اوس درد کو
فایده بہت ہو و یگا عرق النساء نام ہی ایک رگ کا کہ وہ سرین سے کہتہ
طول ہو جاتی ہی اور اسکا درد آدمی کو بہت حیران کرتا ہی بہانک کہ سب کچھ بھول
جاتا ہی سو اس واسطے اسکو عرق النساء کہتے ہیں کہ وہ اپنی سب چیز کو بھول جاتا ہی علاج برای دفع
قبض سفر السعاده میں آیا ہی کہ آنحضرت نے پوچھا اسما بنت عیس سے کہ تو اہمال طبیعت کا
کس چیز سے کیا کرتی ہی کہا اوسنے کہ شرم سے فرمایا کہ یہ تو نہایت گم ہی اوسنی عرض کی کہ
بہر اہمال طبیعت کا سنا کرتی ہوں فرمایا حضرت کہ اگر کوئی چیز موت کی وارد ہوتی

موسنابی ہوتی مضمون حدیث کا تمام ہوا **ف** شہرم ایک کہاں ہی ملک حجاز میں کہ
 جو تہی درجہ میں گرم ہی ایسی چیز ہے ہی اسہال کرنا خوب نہیں ہی اور ایک حدیث میں آیا
 ہی کہ احتیاج کر دای رگو سننا کو اور سنوب کو اسلئے کہ ان دونوں شفا ہی ہر بیماری مگر مت
 سی نہیں سنوت میں آہہ قول ہیں صحیح یہی کہ شہد کو کہتے ہیں کیونکہ شہد اور سنا طبیعت
 کے اسہال کر کے واسطے یہ دونوں طبیعتیں شہد کے فوائد اور پر بیان ہو چکی ہیں مگر سنا
 بہتر ہو کرتی ہی مکہ کی اسہال کرتی ہی بلغم اور سودا کو اور فائدہ کرتی ہی اخلاط سوختہ کو
 اور پاک کرتی ہی دماغ کو اور جلا کرتی ہی جلد کو اور دفع کرتی ہی امراض بلغمی کو اور مفید
 ہوتی ہی مرض ہودا کو اور نفع کرتی ہی جنون کو اور دور کرتی ہی صرع کو یعنی مرگی کو اور دفع
 کرتی ہی شقیقہ کو اور سارے سر کے درد کو اور تقویت دیتی ہی جرم قلب کو علاج برائی دفع
 امراض بدن مسلم نے ابو ہریرہ رضی عنہ سے روایت کی ہی کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم
 نے کہ ہر بیماری کے واسطے دوا ہی کلو بخ میں مگر موت کی نہیں ہی مضمون حدیث کا تمام ہوا
ف جالیوس نے کہا ہی کہ کلو بخ تحلیل کرتی ہی نفخ کو اور جب ہا دے اسکو پیٹ
 کی کر تو کو قتل کرتی ہی اور جوش کر کے اسکو سر بر لگا دے تو زکام دفع ہو جاتا ہی اور
 بدن سے اگر خشکی کی جہت سے چھلکے اور تر تے ہوں تو کھانا اسکا بہت فائدہ کرتا ہی
 اور اگر بدن بر تل نکلے ہوں تو لگانا اسکا بد کو صاف کرتا ہی اور بند ہوئی حویض کو
 کھول دیتا ہی اور ضداد اسکا سر کے درد کو فائدہ کرتا ہی اور پھوڑوں کو توڑ دیتا ہی اور
 سر کو میں اگر ملا کر کہا دے اسکو تو درم بلغمی دور کرتا ہی اور اسکو ملا کر روغن ایرسا میں سکھائی تو
 انہر کے درد کو مفید ہوتا ہی اور کھانا اسکا دم جرمی کو فائدہ بخشتا ہی اور کلی اسکی دانوں

کہ در کو کہو دیتی ہی اور کھانا اسکا بول کو جاری کرتا ہی اور اگر گہرین اسکی دھونی کرن
 تو پھر اور کھیل دور ہو جاتے ہیں اور بعضی علما نے کہا ہی کہ خاصیت اوسین مہی کہ بلغمی اور
 سوداوی بخار کو دور کرتا ہی اور کہ دواز کو قتل کرتا ہی اور اسکی بڑی باندہ کہ زکام واسے
 کے کلیمین ڈال دیوین تو زکام کو مفید ہوتا ہی اور چوتھی دنتے بخار کو فائدہ بخشتا اور اگر کسی
 عورت کا دودھ خشک ہو گیا ہو تو اسکا کھانا درد کو جاری کرتا ہی اور معدہ کی رطوبت کو
 خشک کرتا ہی اور اسکا کھانا دیتا ہی اور بچی کو پیٹ سی گرا دیتا ہی اور فو لنج ریچی کو فائدہ دیتا
 ہی اور در د سینہ اور کھانسی کو کہو دیتا ہی اور تسلی اور تی کو دفع کرتا ہی اور استقا او طحال
 کو فائدہ بخشتا ہی اور مداومت اسکی روغن زیتونے ساتھ رنگ کو سرج کرتی ہی اور
 چہرہ کو صاف کرتی ہی اور اگر سر کے ساتھ اسکو کھایا کری تو گرم شکم کی مر جاتی ہیں
 اور اسکو سکینجیں کے ساتھ کھاوے تو چوتھی دنتے بخار اور بلغمی بخار کو مفید ہوتا ہی
 اور اگر اسکو شہد کے ساتھ کھاوے تو سنگ گردہ کو دور کرتا ہی اور اگر کلونجی کو جلا کر
 کھاوے تو بواسیر کو فائدہ ہوتا ہی اور اگر دم سخت ہووے تو شیر خورے
 لڑیکے بول میں ملا کر کلونجی کو صفا کرے تو درم خلیل ہو جاتا ہی اور اگر سر کے میں ملا کر
 برص پر لگا دے تو برص اچھا ہو جاتا ہی اور اگر خصیہ سوج گیا ہو تو کر کے میں اسکو پی اسکا
 صفا دے مفید ہی اور اگر اندر این کے بانی میں اسکو ملا کر ناف پر لگا دے تو کہ دواز پیٹ کے
 مرجلتے ہیں اور اگر کسیکے بال بودی ہو جاوین اور ہر روز نو نا کرین تو اسکو
 خا میں ملا کر لگاوے تو بال مضبوط ہوتے ہیں اور اگر گلاب میں ملا کر
 لگا دے تو سوداوی زخم کے واسطے بہت محبوب ہی اور اگر اسکو

روغن زیتون یا کر قصب پر لگاوی تو توت باد زیادہ ہوتی ہی اور قنادہ نہ کہا ہی کہ
 جو کوئی کلو بخج اکس دن ایک کڑہین باندہ کرانی میں جوش کری اور پہلی روز دہنی ٹہنی میں
 دو نضرہ چکادی ایمین میں ایک قطرہ اور دوسرے روز بائین میں دو قطرے اور دہنی
 ٹہنی میں ایک قطرہ اور تیسری روز پھر دہنی ٹہنی میں در قطری اور بائین میں ایک قطرہ
 اسطرح سے تین دن تک اس عمل کو جو شخص کری تو دماغ کی بیماری امن میں رہی گا اس واسطے
 فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی کلو بخج سو اسوٹ کے ہر مرض کی دوا ہی علاج از جانب
 خدا تعالیٰ برای دفع امراض بدن صاحب جامع کیر نے لکھا ہی ایک حدیث کہ فرمایا نبیؐ کی کہ
 چار چیز کو برا بھانا کرو واسطے چار چیز کے ایک تو آنکھ کا دیکھنا برا بھانا کرو اسلئے کہ آنکھ
 کا دیکھنا باز رکھنا ہی اندھا ہونے اور دوسرے زکام کا ہونا برا بھانا کرو کہ وہ جذام کے
 روگ کا ثلثا ہی اور تیسری کہانسی کا ہونا برا بھانا کرو کہ وہ فالج کے روگ کو کاٹا کرتی
 ہی اور چوتھی پھوڑی پہنے کو برا بھانا کرو کیونکہ وہ کاٹا کرتا ہی برص کے ف یعنی اگر کہی
 کہی تکو یہ چار بیماریاں ہو اگرین تو او کو برا بھانا کرو اس واسطے کہ انکی ہونے جو ہلکے چار
 ہیں وہ دفع ہو اگر تی بن علاج برای دفع امراض بدن جمع الجوامع من جلال الدین سیوطی
 نے ایک حدیث کہی ہی دیملی سے کہ اس حدیث کو دیملی نے روایت کی ہی حضرت علی علیہ
 السلام کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لہسن کہا یا کرو ای لوگو اور دوا کیا کرو اس کے
 ساتھ سو اس واسطے کہ اس میں شفا ہی بہت بیماریوں سے مضمون حدیث کا تمام ہوا ف
 اس حدیث کی صحت میں اگرچہ گفتگو ہی علما کو مکر اطباء کے نزدیک لہسن میں فایدہ ہی بہت
 ہیں درم کو تحلیل کرتا ہی اور حیض کو کھول دیتا ہی اور بول کو ادرا کر تا ہی اور عرق

بہنیں جاری کرتا ہی اور سد و نگو کہول دینا ہی اور بومدہ کی دفع کرتا ہی اور عمدہ کو جلا
 کرتا ہی اور رطوبت زایدہ کو عمدہ کی خشک کرتا ہی اور خون کو رقیق کرتا ہی اور دہا ہوا
 عمدہ کے دور کرتا ہی اور آواز کو صاف کرتا ہی اور اخلاط غلیظہ کو منقطع کرتا ہی اور قوی
 ریحی کو مفید ہی اور رسیان کو دفع کرتا ہی اور طحال کو فائدہ کرتا ہی اور کمر کے در کو جو ریح سی ہو
 تو مفید ہی اور مرطوب مزاج و ایک قوت باہ پیدا کرتا ہی اور سنی کو زیادہ کرتا ہی اور گرم مزاج
 و ایک سنی کو خشک کرتا ہی اور در عمدہ کو مفید ہی اور در مفاصل کو بہت فائدہ کرتا ہی
 اور شکم کی گرمی کو دفع کرتا ہی اور چوبیس کہ بغم کے سبب ہو تو لو سکو مارتا ہی اور رزہ
 کو صاف کرتا ہی اور ضیق النفس کو مفید ہی اور فالج اور عرشہ کو فائدہ کرتا ہی اور سنگ گردہ
 کو دفع کرتا ہی اور اگر اسکو جوش کر کے کلی کرین تو دانت مضبوط ہو جاتے ہیں لیکن نثر
 اسکی خون کو جلا دیتی ہی اور بواسیر کو ضرر کرتا ہی اور حاملہ عورت کو خلل کرتا ہی اور صفرا
 پیدا کرتا ہی اور نگاہ کو ضعیف کرتا ہی اور ضداد اسکا دو دین ملا کر دہیل کو کہول دینا ہی
 اور اگر نشار کے ساتھ ملا کر برص پر لگا دے تو برص دور ہو جاتا ہی اور اسطرح خضید
 سوجھی ہوئی کو ضداد اسکا فائدہ کرتا ہی مگر بہ ضرورت کے کہا نا اسکا خوب نہیں ایسے
 کہ فرشتہ کو اسکی بوسہ نفرت ہی اسواسطے آنحضرت نے منع کیا ہی کہ اسکو کچا کہا کر
 مسجد میں آیا نا و علاج بر آدفع برص سیوطی نے نقل کیا ہی کہ کہا عرض نے کہ ہانا نکرو
 دہو کے گرم پانی سے اسواسطے کہید وارث کر دینا ہی برص کو علاج بر آدفع خارش
 کہ از کربن ہوام باشد بخاری اور سلم نے روایت کی ہی النس ابن مالک سے کہ کہا
 النس نے کہ بھل پیدا ہوئے عبد الرحمن اور زبیر بن العوام کو ہانا نک

کہ اوس کے ہاں چیت نبی سوخت دی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کرشمی کرنا پسنا
 کرین اور سلم کی بعض روایت بن آباہی کہ انہوں نے جون کی کسی جگہ میں شکایت
 کی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پس حضرت دی حضرت فی رشمی گرتے ہیں یکے بضمون حدیث
 کا نام ہوا ف جانا چاہی کہ اس حدیث میں دو بات معلوم ہوں ایک تو یہ کہ کرشمی کرا
 مرد کو استعمال کرنا حرام ہی کیونکہ لفظ حضرت کا دلالت کرتا ہی اوس کے حرام ہونے پر
 اگر نہ تو نہ حضرت کی کیا حاجت تھی اور دوسرے یہ کہ ضرورت کیواسطے منع چیز ہی درست
 ہو جانی ہی اور یہ معلوم ہو کہ کرشمی کرا خارش کو فائدہ کرتا ہی کیونکہ کرشم قوت دیتا ہے
 قلب کو اور فروت میں لانا ہی لکھو اور دفع کرتا ہی امراض سودا و بکھو اور مزہ جز میں کھا
 ہی کہ کرشم کرم ہی اور فروت دینے والا ہی اور پسنا اسکا دفع کرتا ہی قمل کو یعنی
 جن کو علاج برای دفع ذات الجنب نرغدی نے فرید میں آرقم سے روایت کی ہی کہ فرمایا
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دو کردای لوگو ذات الجنب کے قسط بھری اور زیت کی
 ساتھ شنب جانا چاہی کہ قسط دو قسم ہی ایک شیریں اور دوسرا تلخ شیریں سفید
 ہوتا ہی اور تلخ سیاہ ہوتا ہی اور ذات الجنب کی دو قسم ہیں ایک تو درم ہوتا ہی
 سببہ میں گروہ درم عقیدت میں پیدا ہو کر تا ہی پہر باطن سے ظاہر میں آ جاتا ہی
 سو یہ قسم نہایت برا ہوتا ہی اور علامت اسکے یہ ہی کہ بخار اور کھانسی اور ضیق
 النفس اس سے ہو کر تا ہی اور ذات حسن بہت ہوتا ہی اور پیاس کا غلبہ رہتا ہی اور
 ذہن مغلط ہوتا ہی اور دوسرے قسم ذات الجنب کی یہ ہی کہ ریح کے بند ہونے
 سے سلسلہ زنا ایک دھوتا ہی سو قسط بھری علاج کراں ہو یہو اور دوسری زیت میں کرا اوس رو

جگہ پر بل دیوی اور او سین سے تہوڑا سا کٹی باز چاٹ ہی بلوی تو اس کے کوہید علاج اسرار
 تعالیٰ فائدہ کر لیا اور اگر پہلی قسم کو جو اوپر بیان ہوئی ہے بلغم کے سبب ورم ہوتا ہی تو یہ
 علاج اوکو مفید ہی اور اگر وہ ورم صفراوی یا دھنوی لگا تو یہ علاج فائدہ نکر لگا اور
 ایک حدیث میں آیا ہے کہ حاصل اسکا یہ ہے کہ حضرت صلعم ایک بار بیمار ہوئے گھر کے لوگوں نے
 جانا کہ اگر کو ذاب الجنب ہی یہ سمجھ کر قسط اور روغن زیت اونی موہدین ڈالنی تے حضرت نے
 اشارہ سے منع کیا مگر کہیں نہ مانا پھر جب حضرت ہوشیار ہوئے تو پوچھا کہ یہ کیا تھا انہوں نے کہا
 کہ قسط تھا اور زیت لوگ ذات الجنب اس مرض کو سمجھتے تھے فرمایا کہ حق اس مرض سے منجوب چاہیے
 اور فرمایا کہ جسے یر موہدین دوا ڈالی ہی اس کے موہدین ہی بہود دوا ڈالی جاوے گی
ف اس حدیث میں معلوم ہوا کہ جس کی سیکو طب میں دخل نہ ہو وی تو وہ ہرگز علاج نہ کری
 کیونکہ اگر کسی کو ضرر ہو جاوے گا تو ضمانت لازم آوے گی اور سفر السعاده دلچسپ و رفو
 روایت کی ہی عمرو بن العاص سے کہ جو شخص نادانی سے طبابت کری اور علاج سے وفات
 ہووے تو وہ ضامن ہی **ف** علما لکھا ہے کہ جو شخص نادانی سے کسی کا علاج کرے اور
 وہ درین ہلا ہو جاوے تو اس پر ضمانت لازم آوے گی اور کسی کا علاج کرنے کا واسطہ
 دو حکم جمع ہو جاتے ہیں تو حضرت نے فرمایا تھا کہ جو عاذق ہو تمہارے ہج میں
 وہ اس مرض کا علاج کرے یعنی اگر نادانی سے علاج کر لیا تو اس پر
 ضمانت لازم کی جاوی کی امام مالک نے نو خطا میں اس حدیث کو بیان
 کیا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ جو بیان ہو چکا ہے جسکو منظور ہو موطن میں
 اس حدیث کو دیکھو اسے علاج برای در دسرا میں ماجہ میں آیا ہے کہ جب

سرین درد ہوا کرتا تباہی صلاۃ علیہ وسلم کے تولیپ کیا کرتے تھے اپنی سر پر ہدی کا اور
 فرمایا کرتے تھے کہ بٹک یہ فائدہ کر یکی اس کے حکم سے حاصل اس حدیث کا تمام ہوا
 یہ علاج ہی اوس درد کا کہ جو بادی ہو اور اگر بادی ہو خون کے سبب تو اس کا علاج
 حجامت بن یعنی چھنی کا لگوانا چنانچہ ابوداؤد میں آیا ہی کہ جسے سگڑہ کیا نزدیک سول
 صلاۃ علیہ وسلم کے اپنے درد سر کا تو اس کو فرمایا حجامت کر اور جسے سگڑہ کیا اپنے
 پیٹ کے درد کا اس کو بھی فرمایا ہی کہ ہنڈیا کا لیپ کر اور جامع ترمذی میں ام رافع سے روای
 کی ہی کہ جب بنی کو پھوڑا یا پھنسی ہوتا تھا یا کوئی کانٹا لگتا تھا تو اس پر ہنڈی لگا یا کرتے
 تھے ف اٹھانے لگا ہی کہ ہنڈی سدو نکو اور روگنی منہ کھول دیتی ہی اس واسطے خست
 صلعم نے پیٹ کے درد کو اس کا لیپ کیا ہی اور خاصیت اس میں یہ ہی کہ رطوبت زیادہ کو
 خشک کرتی ہی اور اگر سات مثقال سگر کے ساتھ اس کو کھاوے تو ابتداء کے جذام کو بہت
 فائدہ کرتی ہی اور مضمون لکھا ہی کہ اگر ایک ہنڈی اس کو کھاوے اور اوپر ہی ابتداء کا
 جذام بخاوی تو پھر کسی علاج کے قابل نہیں ہی اور اگر کسی کے ناخن جاتے رہی ہوں
 تو بانی اس کا تھار کر دس مثقال دس وزنگ یا کری تو ناخن اصلی پیدا ہو جائیں گے
 اور لیپ اس کا بند بول کو کھول دیا ہی اور اگر نیمہ مثقال سوا کر اس کو پیوی تو قلعہ کو
 دفع کرتا ہی اور سنگ گردہ اور سنگ مشاء کو بھی فائدہ کرتا ہی اور اگر آبلہ پر لگاوی
 تو آبلہ بہوٹ جاتا ہی اور اگر موہنہ میں قرع ہو جاوی تو مضمضہ اس کا بہت فائدہ کرتا ہی
 اور درد زانو کو لیپ اس کا بہت مجرب ہی علاج برائے عذرہ کہ طفلان امی شود عذرہ
 ایک بیماری ہی کہ شیرخوارہ لڑکے کے حلق میں ہوا کرتی ہی اور اس بیماری کے نزدیک سب

یہی کہ دانی جو اوٹلی حلق میں ڈال کر زور سے گلا دباتی ہی تو اوس جہت سے
 یہ مرض ہو کرتا ہی اور بعض وقت خون کی جہت بھی یہ مرض ہو کرتا ہی اور عکالت
 اوسکی یہی کہ لڑکیکے منہ سے اور ناک سے خون بہت جاتا ہی سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 منع کیا عورتوں کو کہ لڑکیکے حلق کو بہت دبایا کریں اور اوس جگہ کا علاج ایس طرح سی فرمایا کہ
 چنانچہ امام احمد حنبل نے اپنی مستدرک میں لکھا ہی کہ داخل ہوی بول اسد عایشہ کے گہر میں
 اور نزدیک عایشہ کے ایک لڑکا تھا کہ اوسکے نٹھونے خون جاتا تھا فرمایا حضرت کہ کیا
 ہوا اسکو کہ خون اسکے نٹھونے جاتا ہی لوگوں نے کہا کہ اسکو عذرہ ہی اور اسکی ہرین دردی
 فرمایا کہ وای ہی تم کو قتل کیا کہ واپنی اولاد کو معنی حلق اتانہ دبایا کہ کہ لڑکی کی سیرت
 پہونچی پہر فرمایا کہ جس لڑکیکو عذرہ ہو تو پس چاہی اوس عورت کو لیوی ہو رہا
 قسط بحر ی پر پانی میں حل کری اوسکو اور ڈال دیوی لڑکیکی ناک میں پہر عایشہ صدیقہ نے
 بتایا یہ علاج اوس عورت کو غرض وہ لڑکا اچھا ہو گیا حاصل حدیث کا تمام ہوا
 اہلنا لکھا ہی کہ قسط بحر ی اور ار کرتا ہی بول کو اہر حوض کو اور جذب کرتا ہی ماو دیکو
 اندر سے اور سدہ جگر کو کہول دیتا ہی اور درم رحم کو اور در دسینہ کو مفید ہی اور معدہ
 کو قوی کرتا ہی اور اخلاط غلیظ کو قطع کرتا ہی اور قوت باہ کو زیادہ کرتا ہی اور معدہ
 کی کہ مونو قتل کرتا ہی اور دماغ میں جو ہمیشہ درد رہی تو اوسکو دور کرتا ہی اور درد
 مفاصل کو فائدہ کرتا ہی اور ریاح کو تخیل کرتا ہی اور سنگین کے ساتھ ملا کر
 کوئی جائے تو چوتھے دن کے بخار کو فائدہ کرتا ہی اور اگر شہد کے
 ساتھ جائے مودام حرہ نے اور برانی کہا سی کو فائدہ کرتا ہی اور طحال کو

کہو لا دینا ہی اور غشہ کو بھی کہو لا دینا ہی اور دھونی اسکی دبا اور کٹام کو مفید ہی اور معناد
 اسی کا حکم ہے کہ فائدہ کرنا ہی اور عرق انسا کو بہت مفید ہی اور روغن زیتون کے ساتھ کاٹنا
 درد کو فائدہ بخشنا ہی اور اگر سر کے ارد کے واسطے اسکو پسوا کر سوٹھا کرے تو درد جاتا رہتا
 ہی اور جانا چاہی کہ اگر کوی حکیم اغراض کری اور کہی قسط بحری تو گرم ہی اور عذرہ ہی گرمی
 پیدا ہوتا ہی تو بہر کیونکر اس چار کو فائدہ ہوگا جواب اسکا یہ ہی کہ عذرہ ہی پیدا ہوتا ہی خوشی
 اور بلغم سی ملکر مکر بلغم زیادہ ہوتا ہی اور خون کم ہوتا ہی سو قسط بحری گرمی کو بلغم کی رطوبت
 جذب کرتی ہی پس اس واسطے یہ دوا بجا کر فائدہ کرے کہ کئی ی اور بعضے علمائے جواب دیا ہی کہ یہ سحڑہ
 حضرت کنابہی اسمین کلام کرنا محض نادانی ہی علاج برادفع درد دل آلودہ روایت کی
 اس سحڑہ کہ ایک بار ہوا میں سو آئی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری خبر کو پس رکھا بہتہ کیا
 ابنا میری سینہ پر بھانٹک کہ سردی باپی سینے اپنے دل پر فرمایا کہ تیری دلیں درد ہی سو
 جاتو ارث بن کٹدہ کے پاس اس واسطے کہ وہ علاج کیا کرتا ہی لوگوں کے پہر لبوی عارث شا
 کچورین دینہ کی کچور وینین سے پہر اسکو کہلی سمیت کوٹ ڈالی پہر بچے کہلا دے مضمون
 حدیث کا تمام ہوا ف علمائے کہا ہی کہ دینہ کی کچور وینین حق تعالیٰ نے خاصیت
 رکھی ہی کہ دیکے درد کو فائدہ کیا کریں اور یہ جو فرمایا کہ سات کچورین لبوی سو اس
 گنتی کے معنی کی خاصیت کو اسہ اور رسول کے سو اکوئی ہین جانتا اس جگہ ب
 حکیمون کی حکمت عاجز ہی کیونکہ دسچی خوب جانتا ہی دسہ اکوئی کیا جانے
 یہ حکمت عداقہ کہتی ہی وحی سے اور بعضی حدیث میں آیا ہی کہ جو کوئی صبح
 کو سات کچورین کھایا کرے تو اسکو نہ ہر اور جادو کہی اثر کرے گا

مضمون حدیث کا نام ہوا ف اس جگہ ہی عقل حکیم کی عاجزی کوئی ہرگز معلوم نہیں
 کر سکتا ہی کہ کیا حکمت ہی کیونکہ جادو میں اور کجور کے کہانی میں عقل کے نزدیک ہرگز
 علاقہ معلوم نہیں ہوتا ہی مگر اس جگہ اعتقاد قوی چاہی جیسا اعتقاد اسے اور رسول پر
 ہو و یگانہ مافائدہ ہی ظاہر ہو دیکھا اس واسطے اپنی اوپر ذکر دیا ہی کہ جو علاج کر چاہے
 نبی کے ساتھ مطوز ہو وہ اول اپنی اعتقاد کو درست کری اور اعتقاد درست کرنے کے
 یہ معنی ہیں کہ اوٹھک اور خوف ان علاجوں کی کہ نہیں ہرگز آدے اگرچہ کوئی حکیم ہی ہو
 منع کری تو یہ جانی کہ ان حکیموں کی علم غنی ہیں اور رسول کا علم یقینی ہی ظن اور یقین کو نہ کر
 برابر ہو سکتا ہی اور اگر حکیم بہ درجہ یقین کا حاصل نہ تو اس کو چاہیے کہ علاج انہیں حکیموں کا
 کہے کیونکہ کہ اس میں ایمان چاہیگا خوف نہیں ہی اور جانا چاہیے یہ بات کہ علاج کرنا
 ہی دماغ پر نیز کرنا ہی سنت ہی کوئی یہ بخانی کہ پر نیز کرنا مخالف شرع کی ہی کیونکہ
 پر نیز کرنا ثابت ہوتا ہی قرآن سے جیسا فرمایا ہی حق تعالیٰ نے کہ اگر تم مریض ہو تو
 تیمم کرو اور حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صہیبؓ کے کہ تو کجور میں نہ کہا اس نے
 کہ نبی اکہد دگتھی ہی رومی اور اسی رسالہ میں اوپر بیان ہو چکا ہی کہ حضرت علی رضی
 اللہ عنہ حضرت نے کجور کہا نے سے منع کیا اور فرمایا کہ اس کو کہا کیونکہ کہ تو نقاہت
 رکھتا ہی اور اکہد دگتھی ہی اور خود ہی قریب سے پر نیز کرنے تھے اس کا بیان
 ہی اوپر ہم کر آئے ہیں سوانہ دلیلون سے معلوم ہوا کہ بیمار میں آدمی کو پر نیز کرنا ہی
 ضروری حکیم حاذق دیندار جو اس کو کہی اس کے کہنے سے عدول نہ کری مگر نبی ضرورت
 اگر کوئی چیز حرام کہلا دی تو اس کا کہنا ماننے کیونکہ معلوم ہوا کہ وہ حکیم دیندار

نبین ہی اور سوفت اور سکا کہنا قبول نہ کری اور تندرستی کا پروسا اپنی رب سی رکھے
 علاج برآ دفع مہرجانا چاہی کہ حذر اور سبب یار کو کہتے ہیں کہ آدمی کے بدن میں
 کسی سبب سے حس و حرکت نہ رہی اور گرمی اور سردی اور کے بدین ہرگز معلوم نہ ہو
 علاج اور سکا یہ ہی سفر السعاده میں لکھا ہے کہ کئی آدمی ایک درخت کے پاس
 گئی اور او میں نے مانتہ توڑ کر کہا گئی فی الفور اس جگہ پر اکڑ گئی اور حس و حرکت اپنے
 ذرہ نہ رہی سو حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بٹنہ اکڑ پانی کو منگ میں پھر چرو
 او پھر دو اذان یکے بچھن یعنی مابین فجر کی اذان اور تکبیر کے اس پانی کو او پھر چڑک دو یہ
 علاج طلب یونانی کی بھی موافق ہی اس واسطے کہ جسکو غش یا جانی ہی تو اس کے موہنے پر پانی تھنہ
 چڑھا کر تے ہیں علاج برای بُزہ جانا چاہیے کہ بُزہ کہتے ہیں ہندی زبان میں پھوڑی کو
 علاج اسکا یہ سفر السعاده میں لکھا ہے کہ کہا کسی بی بی نے حضرت کی بی بیوں کے آئی بری
 ان رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور میری اونٹنی میں نکلا تبا پھوڑا پس فرمایا کہ تھوڑا تیری پہا
 ذریہ ہی میں نے عرض کیا کہ ہی فرمایا کہ لگا دی اسکو مضمون حدیث کا تمام جو اہم
ذریہ کہتے ہیں نصب الذریہ کے میدہ کو منی نصب الذریہ جیسا کہ جانا
 تو اس کے اندر سے ایک چیز مانند گھن کے نکلتی ہی اسکو ذریہ کہتے ہیں اور جانوس
 نی لکھا ہے کہ ذریہ کو پانی میں پس کر اگر پھوڑی پر لگا دی تو اچھا ہو جاتا ہے علاج
 برای خوشدل کردن مریض بتمنان غش آئندہ یعنی اچھی باتیں شیریں کری
 مریض کے رو برو یہ بھی مرض کو دفع کرتے ہیں سفر السعاده میں
 روایت کی ہے ابو سعید سے کہ جب داخل ہونم اوپر مریض کے ڈھیل بان کر د

عمر کی مدت میں اس واسطی کہ کہنا مال نہیں دیتا ہی کسی چیز کو لیکن خوش کرتا ہی مریض کے
 ف یعنی جب بیمار کی خبر کو جایا کر دوں گا کہ وہ کم غم کہنا یا کہ عمر تمہاری بہت ہی
 انشاء اللہ کتاب تم جلدی تندرست ہو جاؤ گے سو یہ کہنا تمہارا تقدیر کو نہیں مالتا مگر
 فائدہ اس میں یہی کہ بیمار کا دل خوش ہو جائے ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مریض کے روبرو
 خوشی کی باتیں کہی کر مریض کا دل ہلکا ہوتا ہی مگر آنا لحاظ کیا جائے کہ جو بڑے قصہ اور
 کہانی کہنا کی کیونکہ اس میں خود بھی گھسکار ہو دینگا اور اس مریض کو گھسکار کر دینگا ایسی وقت
 میں بیمار کو چاہیے کہ ہر وقت توبہ و استغفار کری اور اپنی رب کے طرف ہر دم رجوع کرے
 یہ وقت کہانیوں اور قصوں کا نہیں ہی مگر کوئی شخص بطور مزاح کے کہ جسمیں فحش ہنودنی کہی
 کہی مریض کی دل کو خوش کیا کری تو کچھ مضائقہ نہیں ہی کیونکہ اس میں مرض کو تخفیف ہو آرتی
 ہی مگر استہزا انگری استہزا ایک مرض روحانی ہی کہ آدمی واسطی طبع دنیا کے اپنی عزت کو
 امیر و غنی پائے اور سردار و زمین کہوتا پھرتا ہی اور امیر و لگ اس کو مسخرہ جانتا اور اس سے ہمیشہ
 ہنسے اور تہنہا کرتی ہیں سو ایسا شخص نزدیک حق تعالیٰ کے بدترین خلائق ہی اور اس کی صحبت
 سے دل کو تو زنگ لگتا ہی سو علاج اس مرض کا یہ ہی کہ طبع اور حرص کو اپنی بیخ میں سے
 دفع کری اور قناعت کو اپنا شیوہ گرد آئے بلکہ ذلت کا بدلہ عزت حاصل ہو جاوے علاج
 برای دفع غضب یعنی غصہ جانا چاہیے کہ غضب ہی ایک مرض ہی امراض نفسانی میں
 سے کہ ضرر اس کا اپنی شین ہی ہوتا ہی اور غبر کو بھی ہوتا ہی اور صفرا جو شش
 کرتا ہی اور بعضی وقت اس کی زیادتی سے روح اور حرارت غریزی باہر آ جاتی ہی اور
 پھر اس سبب سے آ جاتی ہی اور درد سر اور خفقان اور عشی اور سوا

اسکی پیاریان طرح طرح کی پیدا ہوتی ہیں اور آخر کو کلمات کفر کے ہنہ سی کالنی لگائی
 اور عزت اور وقار اکٹھو نہیں لوگوں کی کم ہو جاتا ہی اور سطح خند کر نوا ایک دشمن بہت ہو
 جاتی ہیں اور دوست کم ہوا کرتے ہیں اور حسد اور کینہ اور بغض اور عداوت یہ جتنی اور
 ہیں اسکی پیدا ہوا کرتے ہیں اور اگر قدرت ہکٹائی تو دوستوں کو ضرر پہونچاتا ہی اور
 اگر عاجز ہوتا ہی تو مثل شہسوری کہ غصہ درویش بجان درویش وہ خود اپنی جان کو ہلاک
 کرتا ہی اور کالیان اپنی آئین دینے لگتا ہی اور اپنی کپڑی پہاڑ داتا ہی اور کبھی ایسا
 ہوتا ہی کہ اپنی تین تلوار سے یا کسی اور تیار سے قتل کر ڈالتا ہی سیو اسے حضرت صلی
 علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ ای لوگو غصہ ایک چنگاری ہی کہ وہ ٹلگائی جاتی ہی آدمی
 کے دلمین سیو اسے اکٹھن اس کے سنج ہو جاتے ہیں اور گردن کی رگین پھل جاتی ہیں
 یعنی دیل اس کے اگ ہونے کی یہی کر رنگ اسکا متغیر ہو جاتا ہی اور سار جسم خوش
 ہوتا ہی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ غصہ ایک آگ ہی کہ دلمین پیدا ہوتا ہی
 بہر بعد اس کے بدن بڑھا ہو جاتا ہی سو آدمی کے تین چاہی ہی کہ اپنی تین اس سی کہ ہر آگ
 ہی بچا دے اور اگر آجا دے تو علاج اسکا حدیث شریف میں تین طرح سے آریابی سخن
 وقت تو فرمایا ہی کہ سرد پانی پیو سے اور آوس سے وضو کری یہ علاج اطباء کی ہی
 موافق ہی چنانچہ حکیم علی شیرازی نے قانون کی شرح میں لکھا ہی کہ اسوقت روح اور
 حرارت غریزی آدمی کی حرکت میں ہوتی ہی ایسے وقت میں سرد پانی پینے سے اور
 بدن بردالنی سے نفع کلی حاصل ہوتا ہی اور بعضی وقت علاج اسکا یون فرمایا ہی کہ اگر
 اسکو غصہ آوی اگر کھڑا ہو تو چہرہ جاوی اور نہا ہو تو لیٹ جاؤ ف بعضی علما نے کہا

کہ لیٹ جائیے حضرت کو مراد یہ ہے کہ عاجزی کرنے لگے اور نفس کو اپنی سمجھاؤ
 کہ تو شی سے پیدا ہوا ہی تو اگ کی کیوں ریس کرتا ہی زمین کو دیکھ کہ اسپر لگ بول دو براز
 کرتے ہیں اور تھوکتی ہیں اپنی اوپر سب چیزوں کو انگریزی ہی بجھو بی جا ہی کہ جس چیز سے تو
 بنا ہی اور پھر کی ریس کر تجھی اگ سے کیا کام ہی کیونکہ یہی اگ ابلیس میں بھڑکی تھی کہ آخر کو
 کافر ہو گیا اور حق تعالیٰ کی جناب میں سے نکالا گیا واسطہ علم باسرارہ واسرار رسولہ اور
 تیسرا علاج حضرت نے یہ فرمایا ہی کہ جب سیکو غصہ آدمی خود بڑی اور حق تعالیٰ کو یاد
 کرنی لگی یعنی غصہ کے وقت **اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ** کہی کیونکہ غصہ کربنت
 ہی شیطان راہی گئی کی اس لئی حضرت آدم پر اول غصہ شیطان ہی نی کیا تھا سو اس کے
 حال کو یاد کر کے اپنی غصہ کو دفع کری اور یہ جو فرمایا کہ حق تعالیٰ کو یاد کری یعنی اپنی
 نفس کو سمجھاؤ کہ دن بہر تو خدا تعالیٰ کے بہت کناہ کرتا ہی اور وہ باوجود اس قدرت کے
 تجھی ہر کام میں عفو کرتا ہی اور تو تو عاجز ہی بجھو لازم ہی کہ اس کے بند و سنی ہر وقت خفو
 کیا کری تا کہ قیامت کے دن تیری گناہ معاف کنی جاوین علاج برائے دفع حزن
سَعْرُ السَّعَادَةِ میں لکھا ہی کہ جب حضرت کے گھر میں لوگوں کا کوئی رشتہ دار حضرت
 عائشہ کا کوئی رشتہ دار جاتا تھا تو قبیلہ بکوا یا کرتے تھے اور اس کو خرید کے ساتھ
 خرید پر ڈال کر کہتے تھے گھر کے لوگوں کو کہاؤ تم اس کو اسٹیلے کہ اس میں شفا ہی اور حضرت
 عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے سنا ہی رسول سے کہ فرمایا کرتے تھے کہ قبیلہ رشتہ
 ہی دیکھی چار لکھو اور کہو دیتا ہی بعض نمکو اور بعض حدیث میں آیا ہی کہ جب کوئی کہتا
 تھا رسول صلعم ہی کہ فلاں شخص چار لکھ سب کے کھانا ہائیں کھاتا ہی تو فرماتی تھی کہ قبیلہ پلاؤ

اوسکو قسم ہی اوس فرات پاک کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ میں ہی مقرر تینہ دھو ڈالتا
 ہی سگم نکو جیسا کوئی دھوتا ہی موبہ اپنا میل سے حاصل حدیث کا نام ہوا ف
 جانا چاہی کہ تینہ ایک چیز ہی رقیق کہ اوسکو پیا کرتے ہیں اور ترکیب اسکے بنانی کی یہ
 ہی کہ جو کا آنا خیر چنا لیکر اوسکو شیر میں پکاتی ہیں پھر جب بکٹی پر آتو اوس میں تھوڑا
 سا شہد ملا دیتی ہیں پھر تھنڈا کر کے اوسکو پیا کرتے ہیں اور بعضے وقت فرید میں ملا کر اوسکو
 کھایا کرتی ہیں اور زرد کا ذکر اور پرہو چکا ہی جسکو منظور ہو اوسیکہ دیکھ لیو سو یہ غذا
 قوت دماغ اور قوت قلب کے واسطے بہت فائدہ کرتی ہی اور شکم کی آلا کو دفع کرتی ہی اور
 سحرہ کو جلا کرتی ہی اور غم کے واسطے نہایت مفید ہی اور جانا چاہی اسیا نکو کہ طیب
 بنوی میں ایسا ہی کہ جیسے طب یونانی میں آتش جو اس واسطے جالینوس نے لکھا ہی کہ جو برابر کوئی چیز
 پیدا نہیں ہوتی ہی کیونکہ یہ غذا اندر ستو کنی ہی کام آتی ہی اور بیمار کو کنی ہی کام آتی ہی
 اسی واسطے بیمار کو آتش جو جلاتی میں آتش گندم نہیں جلاتے کیونکہ جو پیاس کو مارتا ہی
 اور خون کے جوش کو شامای اور صفرا کو دور کرنا ہی اور شکم کو جلا کر نا ہی اور ستو اوسکے
 شیریں کر کے کھا دے تو بہت ہی خوب غذا ہی اور بعضے علمانی لکھا ہی کہ جو کنی بہتر
 ہو کنی دلیل یہ ہی کہ جمیع انبیاء علیہم السلام اکثر اسکو کھاتے رہی ہیں پس مسلمان کے واسطے
 اسکے بہتر ہو کنی دلیل کافی ہی جالینوس اور بقراط وغیرہ کہیں یا کہنیں غسالج
 برای دفع زہر سحر السعاده میں لکھا ہی کہ ایک عورت یہودیہ نے گوشت میں
 زہر ملا کر پکایا اور پھر حضرت سکے پاس لائے پھر حضرت نے اوس میں تھوڑا سا
 کھایا اوس گوشت کو حق تعالیٰ نے زبان بخشی اور وہ گوشت پکا ہوا بولا کہ میں زہر

آلودہ ہوں آپ کہا بنا سو قوت کرین پھر حضرت نے اوس غورت سی پوچھا کہ تو نے
 اسمین زہر کیوں ڈالیا تھا اوسنے جواب دیا کہ میں نے تمہارے آرنائی کو ڈالیا تھا اس واسطی کہ اگر تم
 بنی ہو تو نکلو خلل کچھ نہیں کر لگا غرض اوس وقت سجزہ ظاہر ہوئے واسطی کہ خلل ظاہر نہ ہوا مگر
 باطن میں وہ زہر تاثیر کر گیا اس واسطی جب اس کا خلل معلوم ہوتا تھا تو پچھنی اپنی مونہ سی پر کلور
 گردن پر لگوایا کرتی تھی اس مقدمہ کے بعد حضرت تین برس زندہ رہی تھی آخر کو انتقال کے
 وقت فرمایا تھا کہ وہ جو میں نے زہر کہا یا تھا اس وقت اوسنی مری سینہ کی رگوں کو توڑ ڈالا
 غرض اسی حال میں انتقال فرمایا یا اسی جگہ سے علما کہتی ہیں کہ حضرت کو بھی شہادت نصیب
 ہوئی ہی حق تعالیٰ نے اس تہہ سی ہی خالی نہیں رکھا ہی اور جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 جادو کیا یہودیوں نے تو حضرت نے جب ہی اپنی سر مبارک پر پچھنی لگوائی تھی اور اوجادو
 ہونی کا بیان ادویات طبعی میں مناسب نہیں ہی ادویات الہی میں اس کا بیان کیا
 جادو یگا ف جانا چاہی کہ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ خون نکلوانا جادو کو بھی فائدہ
 کرنا ہی اس جگہ بعضی محدثین کہ جنکو ذرہ ہی ایمان سے حصہ نہیں ملا ہی وہ لوگ طعن
 کرتی ہیں کہ خون نکلوانا نہیں اور جادو میں کچھ ہی مناسب نہیں ہی فقط اپنی انحل سے
 اپنا علاج کیا کرتے تھے اور دوسرا کو اسطرح سے بتایا کیا کرتی تھے طب میں اونکو
 ہرگز دخل نہیں تھا جو آپ ایسا کہہ ہی کہ اسطرح طایس اور جالیسوس اگر اس
 علاج کو بیان کرتے تو یہ طعن کرنوالے ہرگز یہ اعتراض نہ کرتے اور یہ کہتے
 کہ یہ لوگ عقل کے پتے تھے اونکو کہیں سے یہ علاج معلوم ہوا ہوگا جسکو
 عقل دُور انا اس میں کچھ ضرور نہیں ہی یہی جواب اگر رسول کے مقدمہ میں

ہی رہتی اور کہتی کہ یہ علاج وحی سے متعلق ہی عقل کو اس میں کیا دخل ہی تو اس کے
 حقیقین کیا خوب ہوتا اور دوسرا جواب اسکا یہ ہی کہ جادو یا اثر کیا کرتا ہی بدن میں اور
 روح حیوانی میں اور روح حیوانی پیدا ہوتی ہی خون سے جس حکیم روحانی نے اس خون کو
 کہ جو مادہ تھا روح حیوانی کا خارج کرنا ہر ایک کو کہ خون کے نکلنے سے روح حیوانی ضعیف
 ہو جاتی ہی سو اس واسطے حضرت نے اس علاج کو تجویز کیا اور دوسرا علاج کہ جس سے جادو
 بالکل دفع ہو گیا تھا اسکا بیان انشا راہہ تعالیٰ اور دہات الہی میں بیان کیا جاوے گا و
 اعلم باسراہ علاج برآتی مشکوٰۃ وغیرہ میں روایت آئی ہی ابو داؤد سی کرتی کی بنی
 صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وضو کیا اس حدیث معلوم ہوا کہ حضرت بعضی وقت
 کے ساتھ ہی علاج کیا کرتے ہی اس واسطے اچانک لکھا ہی کرتی کے ساتھ دماغ پاک ہوتا ہی
 اور مدہ کو صفائی حاصل ہوتی ہی اور مدہ کی رطوبت خشک ہو جاتی ہی بقراط نے لکھا
 ہی کہ آدمی کو چاہی کہ سینہ میں دو بار ترقی کیا کرے تو پہلی بار کچھ رگیا ہو تو دوسری بار میں
 بالکل نکل جاوے مگر بہت عادت فی کی کرے اس سے سینہ میں اور مدہ میں درد پیدا ہوتا
 ہی جالینوس نے لکھا ہی کہ فی بالحق صیغہ مضغ مدہ ہی اور آتی ہوئی تی کو روکی نہیں
 کیونکہ اس سے آخر کہ امراض سخت پیدا ہوتے ہیں اور مضغ بڑا ہو جاتا ہی اور جانا چاہی
 کہ سنخ الریس نے کہا ہی کہ اگر اندر سے مدہ جوش کری اور جقدر جوش کری اور قدر
 نکل آدی تو اس سوئی کتے ہیں اور اگر قدری قلیل نکلے تو اسکو بتوج کہتے ہیں اور
 اگر جی متلاوے اور کچھ نہ نکلے تو اسکو غشیان کہتے ہیں اس جگہ سے معلوم ہوا
 کہ تمام اس حقیقہ کے نزدیک وضو جاتا ہی کہ جب سی موندہ ہر کر آوی کیونکہ قی نام

دسی کا ہی کہ جس قدر اندر سی گری اسی قدر باہر آوی اور اگر اس قدر نہ نکلے تو اس کا
 نام تنوع ہی فی نہیں علاج برآ دفع ہوئی ب یعنی نول سفر اسعادۃ من نقل کی جی نیز
 شریعت اور اوستی روایت کی ہی ابن مسعودؓ کہ زنا ماحول صلی اللہ علیہ وسلم نے
 کہ جو شخص مولیٰ کہا ہی اور اس کو خوف ہو وی اس کی بو کا تو جا ہی کہ یاد کری مجھ کو
 اور بعضی روایت میں آیا ہی کہ زنا باور و دیہی مجھ پر مضمون حدیث کا نام ہوا ف
 بعضی نے کہا ہی یہ حدیث منقطع ہی یعنی قول ابن مسعود کا ہی اور بعضی راوی چھو ل ہیں
 مگر بعضی علمائی کہا ہی کہ اس کا ترجمہ یعنی کیا ہی مقرر ہو کم ہو جاتی ہی واسطہ اسلم
 اور نواید اس کے یہ ہیں کہ اشتہا پیدا کرتی ہی اور آواز صاف کرتی ہی اور امراض
 خلق کو دفع کرتی ہی اور بواسیر کو مٹھ جاتی ہی اور سنگ گردہ کو فایده کرتی ہی اور
 ملک اسکا بول کی گول دیتا ہی اور اگر بعد کہا ہیچ چائی تو ریاح کو فایده کرتا ہی اور چہرہ
 کی رنگ کو صاف کرتا ہی اور بیٹھ کہا نا اسکا گری بالو کو نکالتا ہی اور عرق اسکا پٹ
 سد و نکو کہول دیتا ہی علاج جامع گیر میں کہا ہی کہ ہر شفا ہی ہر بیماری کی اور فایده
 مٹے یہ ہیں کہ جلا کرتی ہی منہ کو اور تحلیل کرتی ہی ریاح کو اور درار کرتی ہی ٹول کو
 در برائی ہی دودہ کو اور کہول دیتی ہی حبض کو اور دفع کرتی ہی سنگ گردہ کو اور
 سہال کرتی ہی ملغم کو اور کہول دیتی ہی سد و نکو اور فایده دیتی ہی بواسیر کو اور با
 اسکا قوت دیتا ہی باہ کو غسل علاج جامع گیر میں کہا ہی کہ کوفس کو کدیا
 کرد اسلی کو وہ زیادہ کرتا ہی عقل کو اور سو نکھا کو و تر گس کو اسدہ کہ
 نام کی ساتھ اگر چہ دن بہر میں کہا ہو یا مہینہ میں ایک یا سال میں ایک

فوائد کرسکے یہ ہیں کہ شکم کو قرض کرنا ہی اور ہول کو پیدا کرنا ہی اور دلو کو قوت دینا ہی اور
 جعہم کے فساد کو دور کرنا ہی اور منی کو زیادہ کرنا ہی اور شکم کی گرمی کو قتل کرنا ہی اور اوسکی
 کہانی سے جی کا متلا نامہ تر جانا ہی لیکن شکم میں سوزش پیدا کرنا ہی اور ذہن کو تیز کرنا ہی اور
 فوائد کرسکے یہ ہیں کہ جذب کرتی ہی مواد کو اور قتل کرتی ہی شکم کی گرمی کو اور غلیل کرتی ہے
 ریاہ کو اور اوسکی جڑ پانی میں چکا کر پیوی توفی آجاتی ہی اور پاک کرتی ہی رحم کو اور گرا
 دیتی ہی بچہ کو اور جو مواد مدہ میں جمع ہو تو اوسکو نکال دیتی ہی اور زخم کو بہر لاتی ہی اور
 اوسکو اگر پیس کر بند میں ملا کر درد مفاصل پر ملی تو بہت فائدہ ہوتا ہی اور اگر قصبہ پر
 اسکا مناد کرین تو سخت ہو جاتا ہی اور ٹوٹی ہوئی عضو کو لپ اسکا جوڑ دیتا ہی اور
 درد اعضا کو ساکن کرنا ہی اور غول جراحت کو بند کرنا ہی اور جڑ کے موسم میں سونگھنا
 اسکا نزلہ کو منع کرنا ہی علاج اور یہی کہانا دفع کرنا ہی دل کی غلٹ کو اور خواہ
 یہی کہ یہ ہیں کہ کہانا اسکا بول کو اور ار کرنا ہی اور مدہ کو قوت دینا ہی اور دلو کو اور دماغ کو
 قوی کرنا ہی اور روح جیوا ایکو قوت میں لانا ہی اور کہانا اسکا سستی اور دوسو اس کے دفع کرنا ہی
 اور اسہال کو بند کرنا ہی اور سونگھنا اسکا روح کو طاق بختنا ہی اور عورت کی پٹ کرنا ہی
 تمام رکھنا ہی اور ضیف جگر کو فائدہ کرنا ہی اور نزلہ کو بند کرنا ہی اور دلو کو جلا کرنا ہی اور
 فائدہ لوہی کا یہی کہ باہ کو حرکت دینا ہی اور منی کو پیدا کرنا ہی اور دود کو عورت
 کے بڑا کرنا ہی اور بول کو اور ار کرنا ہی اور بند حیض کو کھول دینا ہی اور بدن کو
 سونا کر ہی اور درد کمر کو اور درد گردہ کو فائدہ کرنا ہی لیکن در بعض ہی اور
 نفع کرنا ہی اور خلط غلیظ اس کے پیدا ہوتا ہی مصلح اسکا خردل اور نجیل ہے

اور اگر حل میں لوبیا کھایا کری تو لڑکا عاقل پیدا ہوتا ہی اور فائدہ خرچہ کا اگر حاملہ
 عورت کھایا کری تو لڑکا خوبصورت پیدا ہوتا ہی **ف** اور نوچیزین ہن کر ادنیٰ نسیان
 پیدا ہوتا ہی ایک تو پیر کھانا دوسرے موش کا جھوپا پینا تیسری سب ترش استعمال کرنا
 چوتھی ہری دہنی کی کثرت کرنا پانچویں اکثر گلاب پر پکینی لگوانا چھٹی دودھ تو نین چلنا
 ساتویں مطلوب کی طرت نظر کرنا آٹھویں کھٹل اور بوز کو زندہ چھوڑ دینا نوین قرآن سرفہمیشہ
 قبرستان میں بڑھنا اور ہمارے موندہ کچور کھانا قتل کرنا ہی شکم کی گرمی کو اور جو شخص ارادہ کری
 حفظ کا چاہی اوسکو کہ اکثر شہد کھایا کری روایتیں یہ سب جامع گیر میں لکھی ہیں **ع** اسلم
علاج صاحب صغیر یہ روایت کی ہی سمت بن اگوع سی کہ ملا کرتی تھی رسول صلی اللہ علیہ وسلم
 مشک اپنی سر کو اور اپنی ریش مبارک کو **ف** عکما کھایا کہ حکمت اس میں یہی کہ مشک زہا کو
 صاف کرتا ہی اور قوت دیتا ہی دیکو اور دماغ کو اور تقویٰ کرتا ہی باہ کو اور وحشت اور غم کو
 دفع کرتا ہی اور خفقان باری کو دفع کرتا ہی اور سد و نکو بول دیتا ہی اور اخلاط کو تحلیل
 کرتا ہی اور سوکھنا اسکا نزلہ باری کو اور صداع باری کو منخ کرتا ہی اور ضحاک کا باہ کو
 حرکت دیتا ہی اور اگر کسی اکھ میں غبار ہو وی یا سفیدی ہو تو اسکو اکھ میں **و**
 بہت فائدہ حاصل ہو دیکا اور غشی کو اسکا سوکھنا بہت فائدہ کرتا ہی اور اگر کسی کا
 بدن سن ہو جادی تو مٹا اسکا بدن سن حس و حرکت پیدا کرتا ہی اور فالج اور لقوہ کو
 فائدہ کرتا ہی اور عرش اور سیانکو معینہ ہوتا ہی اور ابوداؤد کی بعضی روایت میں
 لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک شنگہ تھا کہ اوس میں سے خوشبو
 لیا کرتی تھی **ف** جانا چاہی کہ شنگہ اسکو کتنی ہیں کہ چند چیزیں خوشبودار

ایسے اور انکو پانی میں خوب غسل کر کے پھر ہنوار سا خوشبودار تیل اور عین دودھ یا گلاب
 اس سے مشک ملا کر چار گھنٹہ خوب غسل کر کے پھر جبے خشک کر کے برآجادی تو اسکی ترقی ناہیون
 بہر جبے خشک ہو جاوے تو پھر عین سورج کی ایک مار بنا کر عین جب اسکی خوشبو سنی ہو دل
 جانی تہا تین لیکر سو لکھا کرے اور عین عمانی لکھا ہی کہ وقت قربت کی اگر کوئی اسکو اپنی کلین
 ہنکاری تو قوت باد بڑی غالب ہو جاتی ہے اسے علم آس جگہ ایک بات اور یہی جانا چاہی
 کہ حضرت کو خوشبو کی کچھ حاجت نہ تھی کہو کہ اوکھی ذات کی خوشبو ایسی تھی کہ دوسری خوشبو ہرگز
 براری نہ کر سکتی تھی چنانچہ اس میں مالک لکھا ہی کہ جو خوشبو حضرت کی عین میں تھی جسے
 کسی عطر اور مشک میں اور عطر میں ورنہ خوشبو نہیں ہو سکتی ہی اور کہا ہی اس میں مالک نے
 کہ جس کلین حضرت گذرتی تھی ایسی خوشبو ہوتی ہی اور یہیل بڑی تھی کہ لوگ جانتی ہے
 کہ حضرت اس کلین گذری ہیں اور ام سلمہ حضرت کا عرق لیکر عطر میں ملا یا کرتی تھیں اس
 کہ وہ عطر ب عطر و نسی زیادہ خوشبو ہوتا تھا اور عتبہ بن وقصہ کے بدن پر ایک من
 پیدا ہوا تھا حضرت اس کے بدن پر اپنا ہاتھ پیرا س بدن اسکا خوشبودار ہو گیا ہمار
 کہ اس کے چار عورتیں تھیں اور ہر روز وہ عورتیں خوشبو لکھا یا کرتی تھیں مگر عتبہ کی
 بدن کی خوشبو کو کوئی خوشبو پہنچ نہ سکتی تھی چنانچہ طبرانی نے معجم معبر میں اس
 قصہ کو لکھا ہی **خسلاج** ابو داؤد نے روایت کی ہی کہ حکم کیا حضرت
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خوشبودار کا سونے وقت یعنی فریاد کو وقت
 سونے کے سرمہ لکھا یا کر **وقت** بعضی علما نے لکھا ہی خوشبودار سے
 مراد اس جگہ وہ سرمہ ہی کہ عین مشک ہوا ہو اور ابن ماجہ میں روایت آئی ہی

کہ سب سر موغین بہتر سر اٹھدی کر روشن کرتا ہی نگاہ کو اور اگلا تا ہی بلکو نکو نرندی کی شرح
 میں لکھا ہی کہ اٹھ کھٹے میں سر اصفہانیکو اور بعضی حدیث میں آیا ہی کہ جو شخص سر سر
 لگاوی پس چاہی کہ طاق لگاوی و علامت لکھا ہی کہ سر نہ یکے تین طور میں ایک طور
 نویسی ہی کہ دو سلائی داہنی آنکھ میں دیوی اور دو سلائی بائیں آنکھ میں پہر ایک سلائی
 داہنی آنکھ میں لگاوی اور دوسرا طریقہ یہی کہ تین سلائی داہنی آنکھ میں لگاوی اور دو
 سلائی بائیں آنکھ میں دیوی اور غیر اطر یہی کہ تین سلائی دونوں آنکھوں میں لگاوی علاج
 سفر السعاده میں لکھا ہی کہ کوئی شخص آنحضرت صلا اللہ علیہ وسلم کو خوشبو دیتا تھا تو رد
 نمی تھے اور فرماتے تھے کہ اگر کوئی نکو خوشبو دی تو رد نہ کر و علامت لکھا ہی کہ حکمت
 اس میں یہی کہ خوشبو لگانا اور سو کہنی سے اور مکان کو بہتر کہنے سے بد کو صحت بہت
 حاصل ہوا کرتی ہی اور یہ عمل تقویت قلب کے واسطے بہت فائدہ کرتا ہی اور خوشبو اور
 سہدای سے مکان کو طبیعت کو فروخت حاصل ہوتی ہی چنانچہ مسند بزار میں آیا ہی کہ
 فرمایا حضرت کہ مقرر اسہ پاک ہی اور پاک کو دوست رکھتا ہی اور سہدائی رکھنی والیکو
 دوست رکھتا ہی اور کریم ہی کریم کو دوست رکھتا ہی اور بخشش والا ہی بخشش کرنے والا کو دوست
 رکھتا ہی سوسہدای رکھا کر داپنی گروغین اور صحنو کو اور دلیرو کو اور یہودیوں کی
 طرح نہو جاؤ کہ وہ جمع کیا کرتے تھے کوڑا اور کھوڑا اپنے صحنوں میں باندھ
 تے تھے بقراط نے لکھا ہی کہ بدبو سے آدمی کو بیماری پیدا ہو جاتی ہے
 چاہئے کہ بدبو اپنے سے دور رکھے اور اپنے میں بدبو سے بچاؤ سے
 اور دور رکھے غرض حاصل کلام یہی کہ آدمی کو چاہئے کہ اپنی تین اعتدال کے

رتبہ سی اگی قدم نہ بڑا دی اور اعتدال میں گہی کہ افراط و تفریط ہر امین بری ہی تو
 مختل کی طرح ہر وقت بنا و سنگار کیا کرین اور نہ جاہل فقیر و غنی طرح بنانا دہونا چھوڑ دین
 اور بہوت ملکہ اور سر پرشین رکھو اگر اپنی تین بی غسل کر دوین کیونکہ دو باہی خفیہ
 کرتی ہی کہ تہ دہ دو اخذ انہو جگہ اور بعضی نملی کبائی کہ آدمی کو جاہی کرتی
 سکا نہ نین شہر پوست کا فرش نہ کہین اسلی کہ اسے وحشت پیدا ہوتی ہی اور خفقان پیدا
 ہوتی ہی اور صلوحہ مسعود میں لکھا ہی کہ شہر کو چار دینی محتاجی آتی ہی اور ابو اللیث
 نے بتائین لکھا ہی کہ جو شخص چار دینا کرے تو آخر کو محتاج ہو جاوے گا و اما علم
 علاج صاحب سفر السعادت لکھا ہی کہ ہر گز جمع کرتے رسول صلی اللہ علیہ وسلم چلی اور
 دودہ کو اور جمع کرتے تھی ترشی اور دودہ کو اور ہر گز جمع کرتی تھی و غذا اگر کم کو اور
 ہر گز جمع کرتی تھے دو غذا سرد کو اور جمع کرتے تھی دو قابض کو اور جمع کرتی تھی دو سہل کو
 اور جمع کرتی تھے اسچکہ مراد یہ سی کہ مدہ میں جمع کرتی تھے یعنی کبھی ایسا اتفاق نہیں
 ہوا ہی کہ حضرت لمبی چلی ہی کبائی ہو اور بغیر ہضم ہوئی اسکے اور دودہ بی لیا
 ہو یہ معنی میں ایک جگہ جمع ہوئے پس اس سطح سے بنے ہیں اور جانا جاہی کہ حضرت
 دودہ اور اندہ کو جمع کرتے تھے اور گوشت اور دودہ کو بھی جمع نہ کرتی تھی یعنی بغیر ہضم
 ہوئی ایک کے دوسری چیز نہائی تھی اور دیگر مختلف کو بھی جمع کرتے تھے بنے قابض
 اور سہل اور سیر علی البضم اور بلی البضم اور گوشت کھاوا اور ہونا ہوا
 ہی جمع کرتے تھے اور تازہ گوشت اور باسی گوشت کھاوا بھی نہاتے
 تھے کیونکہ مدہ کو مختلف دینے کا ہضم کرنا شکل ہی اور بانا جاہی اسباب کو

کہ حفظ بدنکی واسطی حرکت بہت فائدہ کرتی ہے چنانچہ فرمایا بنی معلوم نے کہ مہضم کو دیکھنا ایک
 ذکر اور نماز کے ساتھ اور بعد کھانے کے اسی وقت سوچنا یا کر داسے دل تمہارا سخت
 ہو جاوی گا **ف** مواہب میں آیا ہے کہ جسی تندرستی اپنی منظور ہو سکے تو بعد
 کھانے رات کے صد و پنجاہ قدم ہر اکرے اور شیخ وغیرہ اکثر اچھا کہتی ہیں کہ حرکت
 زیادہ نہ کری اسلئے کہ حرارت عزیز کی تحلیل ہو جاتی ہے اور قوت ضعیف ہو جاتی ہے
 اور بعضوں نے کہا ہے کہ زیادہ حرکت جو اس کو کمر کرتے ہی مگر سکون ہی زیادہ نسبتاً
 کرے کیونکہ اس کے بردت بہت ہو جاتی ہے اور آدمی کو سست کرتی ہے اور حرارت
 عزیز کی ضعیف ہو جاتی ہے قانون کی شرح میں لکھا ہے کہ حرکت اور سکون یہ دونوں
 سرد مزاج ہیں یعنی دونوں کا مزاج بار دہی اس واسطی حرکت رطوبت کو اور حرارت کو
 تحلیل کرتی ہے اور سکون فضلات اور رطوبات کو پیدا کرتا ہے اور اعتدال ان دونوں کا زیادہ
 کرتا ہے حرارت عزیز کی کو اور مہضم کرتا ہے لہذا کو اور تیز کرتا ہے جو کس کو اور بہت کرتا ہے
 اشتہا کو اور جلا کرتا ہے قوی کو اور اس طرح واسطی محافظت بدن کے ایک علاج سفر کرتا ہے
 چنانچہ ابو نعیم نے کتاب الطب میں ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ
 سلم نے سفر کو تندرستی پاؤ گے روزی دینی جاؤ گے **ف** اس حدیث کی علما کی طرح
 معنی کہتی ہیں مگر یہاں اس بقدر جانا چاہیے کہ سفر کر دیکھو کہ اس میں تفریح طبع حاصل ہوتی
 ہے اور ہر جگہ کی ہوا میں حق تعالیٰ نے جڑے فادے اور تازہ پیدا کئی ہیں اگر
 کوئی ہوتا تھا اسے بدن کو موافق آ جاوے گی تو تم بوجہ حسن تندرست ہو جاؤ گے
 یعنی ہر طرح کی غذا کھایا کر دے گے غرض اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نقل مکان

کرنا واسطے جاری کی کچھ مضائقہ نہیں ہی کیونکہ شاید کسی جگہ کی ہوا مرین کو موافق
 آجائے اور اوستے تندرستی ہو جائے مگر منحوس جانکر اوس مکان کو چھوڑی کیونکہ
 اس میں بو شرک کی آئی ہی ہر جگہ پر بہرہ دسا اپنی رب پر رہی اور ہر کسی کے کھنے سے دہم
 میں گرفتار نہ ہو وادہ اعلم اسرارہ علاج طبرانی نے بکھائی مجھ اوسط میں میں عباس
 سی مرفوعہ روایت کی ہی کہ مسواک پاک کرتی ہی موندہ کو اور خوش کرتی ہی ابوالعالمین
 کو اور دشمن کرتی ہی موندہ کو اور نگاہ کو اور جامع گیر میں بکھائی کہ مسواک زیادہ
 کئی ہی فصاحت کو اور پاک کرتے ہی موندہ کو اور راضی کرتی ہی رب کو اور صاف
 کرتے ہی دانتوں کو اور خوشبودار کرتی ہی موندہ کو اور مضبوط کرتی ہی مشورہ کو اور
 صاف کرتی ہی حلق کو بلغم سے اور قطع کرتی ہی رطوبت کو اور تیز کرتی ہی نگاہ کو اور دیرین
 لاتی ہی بڑاپی کو اور سیدہ رکبتی ہی پشت کو اور مضاعف کرتی ہی اجر کو اور آسان کرتی
 ہی نزع کو اور یاد دلاتی ہی موت کی وقت کلر شہادت کو اور ہضم کرتی ہی طعام کو اور سیابی
 کا ٹیکا لگاتی ہی شیطان کے اور وسیع کرتی ہی روزیکو اور دور کرتی ہی دانتوں کی میل
 کو اور درد نہ انکو اور قوی کرتی ہی مدہ کو اور زیادہ کرتی ہی عقل کو اور پاک کرتی
 ہی دلو اور نرانی کرتی ہی موندہ کو اور قوت دیتی ہی دلو اور بدلو اور شفا کرتی ہی ہر
 بیمار کو علاج جانا چاہی کہ بد کنی علاجنین خواب ہی یعنی سورہنا ہی ایک علاج ہی چنانچہ
 حق تعالیٰ نے فرمایا ہی قرآن شریف میں کہ اللہ یا ہی کہ مقرر کیا واسطی تمہاری رات کو
 تاکہ تم آرام کرو سچ اوسکے یعنی آرام کو ورات کو تاکہ دن بہرے کا ماند گے تمہاری اور برائی
 اور تندرستی تمہاری بنی رہی تاکہ عبادت میں اپنی رب کی مشغول رہو حق سبحانہ

جالبہ سنے کہا ہی کہ جسکو تحلیل کرنا کہا کینچا منظور ہو اور اپنا سواد شکمی تو چاہی اوسکو
 کہ وہ سو رہی مگر اعتدال کے رتبہ کو اس میں ہی نگاہ رکھے کیونکہ بہت سونا ہی آدمی کو
 ضعیف کرتا ہی اور ست کڑا تا ہی اور قیامت کے دن مفلسو میں آدمی کا جانچ
 حضرت سلیمانؑ والدہ نے حضرت سلیمان کو کہا کہ اسی لئے قیمت سو یا نہ کر کیونکہ بہت
 سونا قیامت کو مفلس کر کر ادھار دیکھا ف علانی لکھا ہی کہ آدمی جا وقت سونا
 نوری ایک تو صبح کو اور ایک چاشت کو اور ایک بعد ظہر کے اور ایک بدھ کو
 شیخ الریس نے لکھا ہی کہ سونا صبح کا ضعیف کرتا ہی بدھ کو اور برنگدہ کرتا ہی جس کو مگر قیامت
 کے عین دوپہر کے وقت کو کہتی ہیں سو وہ سونا سنت ہی اور دماغ کو قوت کرتا ہی اور عقل کو
 زیادہ کرتا ہی اور جانا چاہی کہ سونا چار طرح ہی ایک جہت دوسرا ہنی کر دہنی کر دہنی
 بائیں کر دہنی پر چوٹی اوڈھا سو جہت سونا کام انبیا علیہم السلام کامی اور دہنی کر دہنی
 پر سونا کام اولیا اور علما کا ہی اور بائیں کر دہنی پر سونا کام ہی ان غنا کا کیونکہ بائیں
 کر دہنی پر سونے سے کہا نا خوب ہضم ہوتا ہی اور اوڈھا سونا کام شہرہ ناما ہی اور چوٹی
 کہا نا کہا دس گم بہر تو لایق ہی اوسکو کہ تھوڑی سی دیر اول دہنی کر دہنی پر دہنی پر دہنی
 اوسکے بہر جا دہنی کر دہنی پر سطح کا سونا خوب ہضم کرتا ہی کہا نیگو اور سخا
 نے کہا ہی کہ دنگو بہت سو یا نہ کرے کیونکہ بہت سونا دن کا سوتی مرض کو جگاتا ہی اور
 طحال میں سختی ایسے پیدا ہوتی ہی اور رنگ سیاہ ہو جاتا ہی مگر قبلہ کا صفات
 نہیں ہی کیونکہ اس کے دماغ کو عقل کو قوت پیدا ہوتی ہی اور جانا چاہی کہ تا ہی
 رات کا جاگتا ہی بدھ یعنی کرتا ہی اور دماغ کو ضعیف کرتا ہی اور بدھ کو خشک کرتا ہی

بلکہ آخر کو دیوانہ کر چھوڑنا ہی اس واسطے حضرت فی عثمان بن مطعون کو نام رات کی جاگنی
 سی منع فرمایا ہی اور کہا ہی تیری نغصہ کا ہی بچہ حق ہی اور تمام رات کا سونا ہی خوب
 نہیں ہی بلکہ صبح ہو سکی پہلے پٹھا کری کیونکہ ساری رات سونی سی شیطان کا مین
 موت جاتا ہی باقی احوال خواب کا انشاء اللہ تعالیٰ اذیات الہی میں غصہ قرب بیان کیا
 جاویگا علاج روایت ہی جزئی حصہ حصین میں کہ آب زرم شفا ہی واسطے ہر
 چیز کے پس اگر پیوی تو اسکو شفا ہی جائے تو شفا دیگا جگہ اسے اور اگر پیوی تو اسکو نہ
 جائے نہ دیگا جگہ اسے اور اگر پیوی تو اسکو واسطے دفع ہونی یا سنے دفع کرے گا اسکو
 اسے اور ابن عباس جب بیا کرتی تھی آب زرم کو نور ہا کرتی تھے اس دعا کو اَللّٰهُمَّ رَاقِیْ
 اَسْلُکْ عَلَیْنا فَا وَرِزْقًا وَاسْعًا وَشِفَاءً مِنْ کُلِّ دَاءٍ یعنی اے اللہ سوال کرنا نہیں
 تجھے علم نفع دینی والا اور رزق وسعت دینی والا اور شفا ہر بیماری سی علاج جامع کبریا
 ابو ہریرہ روایت کی ہی کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب بیا کر تو مہانی کو توڑ پیا
 کر داسکو ایک دم میں اسواسطے کہ اسطرحکا پانی پیاسینہ میں درویدہ اگر تباہی اور ابو حاتم
 فی اس بن مالک سی روایت کی ہی کہ دم بیا کرتی تھی رسول صلی اللہ علیہ وسلم پانی مہنی میں بار
 اور فرماتی تھی کہ مقرر یہ خوب پیاس بھانائی اور خوب پچائی کہانا اور بہت تندرست رہتا ہی اور
 بعضی حدیث میں کہڑی ہو کر پانی پیاسی منع آیا ہی چنانچہ زہدی وغیرہ فی اس بن مالک
 رضی اللہ عنہ سی روایت کی ہی کہ منع کیا حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نہا
 ہو کر پانی پیوی کوئی شخص کہڑا ہو کر اور بعضے اطباء نے لکھا ہی کہ کہڑی ہو کر پانی مہنی سے
 شکم میں درد پیدا ہوتا ہی اور بعضے علمائی لکھا ہی کہ تین پانی کپڑے ہو کر

پنا جائز ہی ایک آب وضو دوسری آب سبیل میسرے آب زخرم مگر بعضی حدیث میں تنگ
 ہی کٹری ہو کر پنا درست نہ معلوم ہوتا ہی اور بعضی اطبا کہتی ہیں کٹری ہو کر پانی پنا یا
 لیٹ کر پانی پنی ہی ضعیف ہوتا ہی معده اور اعصاب میں ضعف پیدا ہوتا ہی اور بعضی حدیث
 میں آیا ہی کہ پانی شیرین اور تہند حضرت کو بہت پیارا تھا چنانچہ ابوداؤدنی حضرت عائشہ
 رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہی کہ سگنکوا یا جاتا تھا پانی شیرین واسطہ بنی صلہ اللہ علیہ وسلم کے
 سقاکی کو میں سے سقیانام ایک منزل کا ہی کہ مدینہ سے دودن کی راہ ہی فاشخ
 الریس نے کہا ہی کہ پانی شیرین بہتر ہی سب پانیوں سے اور بہتر وقت دم ہی اوکے پنی کا کہ
 جب کھانا ہضم ہوتا ہو اور اگر بعد ہضم کے چوی تو بہت مفید ہی اور بعضی اطبا پانی لکھا ہی کہ
 پانی پنا پہلے کھا مینی چھانا ہی حرارت معده کو اور بعد ہضم کھانیکے گرمی پیدا کرتا ہی
 معده میں اور سونا کرتا ہی یدنکو اور بقراط نے کہا ہی کہ پانی پنا کھانی پر برہائی اور ہار
 موہنہ بکار کرتا ہی ؛ صند کو اور بعد کھانیکے ہضم کرتا ہی غذا کو اور احیاء العلوم میں کہا
 ہی غزالی رحمہ نے کہ نہ پاک و تم پانی بعد سونے کے اس واسطے کہ حرارت غریزی کو چھانا
 ہی اور جانا چاہیے کہ بعد حمام کے پانی پنا منع ہی اور بعد قرب کے ہی ہرگز نہ پنا
 چاہی ہی اس کے رخشہ پیدا ہوتا ہی اور بعد میوہ کھانیکے ہی پانی پنا خوب نہیں کیونکہ اس
 سے زبان میں زخم پیدا ہوتا ہی اور جانا چاہیے کہ سب سے بہتر پانی مینہ کا ہی بعد
 اسکے آب جگر کہ مشرق سے مغرب کی طرف یا مغرب سے مشرق کی طرف
 یا شمال سے جنوب کی طرف بہتا ہو اور سوا اسکے اور بھی بہتر ہیں چکا ہی چاہی
 طب کی کتابوں میں دیکھ لیوی اور آب جاہ اور آب نہر کو جمع کر کے پنا خوب نہیں

ہی کہو نکو اس سے امراض سخت پیدا ہوتے ہیں **ف** اور جانا چاہی کہ صاحب نفع الخ
 فی لکھا ہی کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دھانک دیا کرو برتنو نکو اور بند کر دیا کرو
 مشکو کی موبندہ کو اس واسطے کہ سال میں ایک ات آیا کرتی ہی کہ نازل ہوتی ہی اوس
 میں دبا اور بنین گذرتی ہی کسی کھلی برتن پر اور نہ کھلی ہوشک پر مگر گر بڑتی ہی بج آو
 یعنی بانی کے برتن رات کو کھلی رکھا کرو کیونکہ سال بہر میں ایک ات آتی ہی کہ اوس میں بیمار
 نازل ہوتی ہی جو برتن بانی کا کھلا پانی ہی اوس میں گرا کرتی ہی اور جانا چاہی کہ بعضی
 وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دودھ میں پانی ملا کر کھاتی تھی اس واسطے کہ تازہ دودھ
 میں ایک نوع کی گرمی ہوتی ہی بانی کے ملائیے معتدل ہو جاتا ہی اور اس طرح بعضی وقت
 شہد میں سرد پانی ہی ملا کر پیا کرتی تھے تاکہ رتبہ اعتدال کا اوس میں آجائے اور بعضی وقت
 کھجور کو بانی میں بنگو کر ایک ات اور کبھی دورات بعد اوس کے اوسکا عرق تھار کر پیا
 کرتے تھے **ف** علمائے لکھا ہی کہ یہ علاج قوت باہ اور قوت دل اور دماغ کو بہت
 فائدہ کرتا ہی لیکن کوئی شخص لہو و لعب کے واسطے پیوی تو اوس کے حق میں اسکا پینا حرام
 ہی مگر عبادت کر نیکے واسطے کبھی کبھی پیوے تو اوس کے حق میں درست ہی و اللہ اعلم
ف جانا چاہی اس بات کو کہ ادویات کی دو قسم ہیں ایک تو ادویات طبعی
 اور دوسرے ادویات الہی اور ادویات روحانی ہی اسی کہتے ہیں اس سالہ میں سو
 ادویات طبعی کہ جسمین اطبا ہی مشترک ہیں بیان اوس کا ہو چکا ہی مگر اب
 ادویات الہی کہ جو سوا انبیاء علیہم السلام کے کوئی نہیں جانتا ہی اوس کا
 بیان شروع کیا جاتا ہی **وَبِاللّٰهِ التَّوْفِیْقُ** مگر ادویات الہی کے

ساتھ علاج کرنا کسی طرح سی آی ای کہی تو آیات قرآنی سی کیا کرتی ہیں اور یہی اسمانی
 الہی کے ساتھ اور یہی دعا سے اور یہی رنہ سے کہ جسی فارسی میں افنون اور مندر
 زبانیں منتر کہتی ہیں مگر مشرودہ درست ہی کہ جو قرآن شریف کی آیات کی ساتھ مود
 یا اسماء الہی کے ساتھ اور معنی اسکے معلوم ہو دین اس واسطے کہ کہیں شراب اور کفرین
 اگر قاتل ہو جاوے اس واسطے حضرت کا معمول تھا کہ جو کوئی منتر کرے کافو می پوچھا کرتا تو اپنی
 روبرو اسکو پڑھوایا کرتی تھی اور کس طرح کا شرک نہ پایا جاتا تھا تو اس شخص کو اجازت
 دیتی تھی اور فرماتی تھی وکر دے کو اور فایہ پہنچا د اپنی بہا یو کو اور آبداد و دیگرہ میں
 ابن مسعود سی روایت ہے کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رنہ اور تمام اور طرہ شرک
 ہی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ بعض منتر ہی شرک میں سو شرک اور منتر میں
 ہی کہ جو منتر قرآن اور اسماء الہی سے ہو دین اور معنی اسکے معلوم ہو دین اور منتر قرآن
 حدیث کی موافق ہوں تو اسکا کرنا کچھ مضائقہ نہیں ہی **ف** تمام جمع رحمہ کے
 ہی اور رحمہ کہتے ہیں خرہرہ کو اور شیر کے آخر دیگرہ ہی اوس میں داخل ہیں غرض
 کے لوگ اپنی لڑکوں کے کلی میں خطر کے خوف سی خرہرہ وغیرہ ڈال دیا کرتی
 تھے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو شرک فرمایا ہی اور جانا جائیے
 کہ گندہ اور تعویذ اس طرح کہ جبین آیات قرآنی اور آیات الہی
 ہو دین اسماء الہی کے ساتھ دوسروں کے بھی نام سو کلمات
 الہی کے ہوتے ہوں اس طرح کا ہی تعویذ اور گندہ نہ کہنا درست نہیں ہی
 اس جگہ سے معلوم ہوا کہ لڑکوں کو کسیکے نام کا کلیمین طوق یا کانین

بندہ یا پادشہن پیری بھی ہنسا نا لایق نہیں ہی کیونکہ یہ ہی رسم تمام میں داخل ہیں
 دلیل اسپر یہ ہی کہ فقط خرچہ دیا شیر کی ناخن کو گلی میں ڈالنا شرک نہیں ہی کیونکہ اس میں
 کوئی صورت شرک کی پائی نہیں جاتی ہی مگر شرک اس میں یہ ہی کہ وہ شخص جانتا ہی کہ اگر
 پیری لڑکی کی محافظت یہ کی اور اس کو کسی کی نظر نہیں لگنی کی سو ہی نیت طوق اور
 پیری ہنسا تی میں ہی ہوا کرتی ہی واسطہ اعلم اور قولہ ایک ٹوٹکا ہی کہ عورتیں کیا کرتی
 ہیں اپنی خاندون پر محبت کی واسطے سو حضرت نے ان سے بڑا تو کو شرک فرمایا اور منع
 کیا کہ یہ باتیں نہ کیا کریں اور جانا چاہی کہ جو منتر ایسا ہو کہ اس کے معلوم نہ ہوں مگر
 حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر اس کو جائز رکھا ہو تو اس منتر کے کرنا کچھ نقصان
 نہیں ہی کیونکہ اگر اس میں شرک ہوتا تو حضرت اس کو منع کر دیتی اس جگہ سی علمانی
 کہا ہی کہ سکوٹ شائع کا دلیل ہی اس فعل کے جائز ہونے پر اور اس بات کو جانا چاہی
 کہ اگر علاج کرنا ادویات روحانی کے ساتھ ہی کہ منظر ہو تو پہلی اپنی عقیدہ کو خوب طرحی
 صاف کریں نہیں تو فائدہ سے محروم رہیں گا اور سوقت طاعت مکاری کی سکو مگر اپنی
 جان کو کیونکہ وہ ابھی جب فائدہ کرتی ہی کہ تباہہ درست ہو اور جب تباہہ بالکل تباہ
 ہو جاوی تو اس وقت وہ ابھی فائدہ کچھ نہیں کرتی ہی کیونکہ کڑی پر رنگ جب چڑی
 کا کہ جب وہ کڑی مضبوط اور صاف ہو اور بالکل بوسیدہ ہو جاوی کیونکہ بوسیدہ
 کڑی پر رنگ اچھی طرح نہیں چڑھتا ہی سو اس جگہ تصور کڑی کا ہی رنگ پر نہیں
 ہے اس طرح عقیدہ کا حال ہے کہ دو اور روحانی بغیر عقیدہ کے فائدہ
 نہیں کرتی ہی مگر بعض وقت عقیدہ اچھا ہوتا ہی لیکن وہ علاج فائدہ

جن کرنا ہی سوا کا سبب یہ ہے کہ یا تو وہ شخص غفلت کی سہتہ اوس دعا کو پڑھا کرتا ہے
 یا حرام وغیرہ سی پرہیز نہیں کرتا ہی اور کبھی یوں ہوتا ہی کہ دعا اوس کی کہ جس میں کلمہ واسطے
 پڑھی تھی اوسکی بدلی کوئی اور بلا آتی ہوئی کو اس پر مال دیتی ہی اور آدمی اپنی نادانی سی
 جانتا ہی کہ میری دعا قبول نہیں ہوتی ہی چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہی کہ دعا اور ملا
 آجین کشتی ہو اگر تھی بلا جانتی ہی کہ میں اس پر گردن اور دعا اوس کو گنی نہیں دیتی
 ہی ہناکت کردہ و تویاست تک لڑا کنی بن غرض ادویات روحانی ساتھ علاج کر دانا ہر کسی سے
 خوب نہیں سی مگر عالم متقی دین دار سی اس علاج کو دایا کہ بن کیو کہ یکو کنی زبان میں ہی
 حق تعالیٰ ذی الکریم علی علاج ہما الہی تاثیر رکھی ہے

علاج ہما الہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم مشکوٰۃ وغیرہ میں آیا ہی کہ جب کو بخار آو تو یہ دعا اس پر پڑھ کر دم
 کرے یا وہ خود پڑھ کر اپنی اوپر دم کری دعائے بِسْمِ اللّٰهِ الْکَبْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ
 مِنْ شَرِّ کُلِّ عَرَقٍ نَّعَارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ اَنَارٍ علاج جزئی نکلیا ہی حصن حصین میں
 کہ جسکی اکھنیں ڈبکتی ہوں تو یہ دعا پڑھا کر دم کری اللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِبَصَرِیْ
 وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ وَارِثِیْ فِی الْعَدُوِّ ثَارِیْ وَانصُرْنِیْ عَلٰی مَا مَنَیْ
 ظَلَمْتَنِیْ علاج سفر السعاده میں ابو داؤد سے روایت کی ہی کہ سنائی

رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ جو شخص بارہوی تو جائی اوس کو یہ دعا پڑھا
 کرے رَبَّنَا اللّٰهُ الَّذِیْ تَقْدَسُ اِسْمُکَ اَمْرُکَ فِی السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ
 کَمَا حَسْبُکَ فِی السَّمَاۗءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَکَ فِی الْاَرْضِ وَاعْفِرْ لَنَا حَوْنًا وَنَارًا

وَبِالنَّبِيِّينَ أَنْزَلَ دَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ وَشِفَاءً مِنْ شِفَائِكَ عَلَى هَذَا الرَّجْعِ بَعْدَ
فرمایا کہ جب بڑا کرگیا اسکو اچھا ہو جاوے گا اس کے حکم سی اور اگر کسی کو شک کردہ ہو جاوے یا کسی کا
بول بند ہو جاوے تو اسکو یہی یہ دعا بہت فائدہ کرنا ہی علاج گردن مار سنم نی روایت ہے
یہ ابو سعید خدری سی کہ حاصل اسکا یہ ہی کہ کئی صحابی ایک مکان پر گئی ہوئی تھے انھوں نے
اور کئی دیکھا کہ ایک بکٹ لٹا گیا تھا اون لوگوں نے اونسی کہا علاج کو انہوں نے کہا کہ
صاحب اجاں جاؤ تو تم بھوکو کیا دو گے غرض کہ ایک کلمہ بکریوں کا اونسی مقرر فرما
اور بعضی اس میں آیا ہی کہ تیس بکریاں تین آخر اون صحابیوں میں سے ایک شخص
نی جا کر سورہ فاتحہ کو پڑھ کر اوپر دم کر دیا اسی وقت وہ سردار اچھا ہو گیا بہر حال
انہی حضرت صلعم سی یہ قصہ تمام بیان کیا حضرت نی فرمایا تمی خوب کیا لیکن تمی کہو کہ
جانا کہ یہ سورہ شری بہر فرمایا کہ ان بکریوں کو آہستہ تقسیم کر دو اور ایک حصہ ہمارا ہی
اس میں مقرر کر دو حاصل حدیث کا تمام ہوا فت جاننا چاہی کہ اس سے معلوم ہوا کہ جو
بہر علاج قرآن اور حدیث میں آیا ہی اگر اوپر اجرت لیکر کری تو کچھ مضائقہ نہیں ہی
اور وہ اجرت اس کے حق میں حلال ہے اور طیب کیونکہ جبکہ حضرت نی فرمایا کہ ایک حصہ
میرا ہی مقرر کر دو اس سے معلوم ہوا کہ اس اجرت میں ذرہ ہر شک نہیں ہی کیونکہ اگر اس
اجرت میں شک ہوتی تو حضرت اپنی اوپر ادھکا ہا ناہر گز جائز نہ کہتی اور اس حدیث
ایک بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ اگر کوئی طبیب اجرت لیکر علاج کیا کری تو وہ اجرت اس کے
حق میں حرام نہیں ہی مگر شرط اس میں یہ ہی کہ ایک تو حرام چیز سے علاج نہ کری اور
دوسرے قریب کرے بلکہ علم طب سے اگر واقف نہ ہو تو وہ اجرت حرام ہے

چنانچہ ابو بکر صدیق رحمہ اللہ کا غلام اسطیح علاج کے مقدمہ میں فریب کر کر کوئی چیز لایا تھا صدیق
 رحمہ کو بعد کہا نیکی معلوم ہوا کہ یہ علاج سے واقف نہیں تھا فریب کر کر لایا ہی اوسیت
 اوٹھلی اپنی حلق میں ڈال کر قی کر ڈالی اور اوس کیا نیکو اپنے شکم سے نکالا پس اس فقہ
 سی معلوم ہوا کہ اس فریب سے کیسا کہا دی علاج کر کر تو اوسکی اجرت اوسبر حرام ہی تھا
 ہایت دی فال اور کنہہ والو نیکو کہ اپنی غدا کو اور پوشاک کو حرام کیا کہین کہو نہ کہو
 میں آیا ہی کہ حرام کہانی سے دعا قبول نہیں ہوتی ہی اور جانا چاہی اس نیکو کہ قرآن فایہ
 کرنا ہی امراض جسمانی کو ہی اور امراض روحانی کو ہی چنانچہ ابن ماجہ وغیرہ میں حدیث
 نقل کی ہی حضرت علی کہ اسہ وجہ سے کہ بہتر دو قرآن ہی اور یہ بھی نے روایت کی
 ہی واثمہ بن اسقع سی کہ شکوہ کیا ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حلق کے درد کا
 فرمایا کہ اختیار کر قرآن کے پڑھنے کو اور ابن ماجہ اور ابن مردویہ نے بیان کیا ہی ابو سعید
 خدری سی کہ شکوہ کیا ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے سینہ درد کا فرمایا
 حضرت نبی کہ قرآن پڑھا کہین کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی قرآن شفا سی واسطے اوس بیماری
 کے کہ جو سینہ میں ہے مضمون حدیث کا نام ہوا اور جانا چاہی کہ سورہ فاتحہ سر مرض کو مفید
 ہی چنانچہ بعض حدیث میں آیا ہی کہ سورہ فاتحہ سو امیرت کے ہر بیماری کی دوا ہی اور یہ بھی نے
 ابو سعید خدری سے نقل کی ہی کہ سورہ فاتحہ دوا ہی زہر کی اور زہرانی انس بن مالک سے
 حدیث روایت کی ہی کہ فرمایا مجھ کو حضرت نے کہ جب تم سونیکا قصد کرو تو پڑھا کہ سورہ فاتحہ اور
 قل ہو اللہ احد کو سوا ہی موت کی امن میں رہیکا تو ہر بلا سی اور جزری فی کہا ہی اپنی کتاب
 میں کہ جب کو جنون ہو جاوے تو چاہی اوپر تین دن تک صبح اشام تین بار سورہ فاتحہ کہ

برہ کر دم باز رہا علاج برای دفع جنون صاحب آفتاب نے حدیث نقل کی ہے ابی
 بن کعب سے کہ حاصل اسکا یہ ہے کہ کہا ابی بن کعب نے کہ ایک روز جہا تھا میں پاس
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اتنی میں آیا ایک اعرابی اور کہا اوسنے کہ یا رسول اللہ یہاں سے
 یہاں ہی رہا یا کہ کیا بیماری ہے اور اسکو اوسنی کہا کہ اسکو جنون ہے کہ دیوانہ ہو گیا ہے فرمایا کہ
 بس تو یہ پاس بکر لادو جا کر اسکو بکر لایا پھر حضرت نے اسکو دروایتی نہایا پھر
 یہاں سے اسکو سورہ فاتحہ کو اور چار آیت اول سورہ بقرہ کی غلجوں تک و اہکم اگر وہ
 ایک آیت اتری اور تین آیتیں آخر سورہ بقرہ کی اور ایک آیت سورہ آل عمران
 کی تہد اس سے ختم تک اور ایک آیت سورہ اعراف کی ان ربکم اللہ سے
 رب العالمین تک اور ایک آیت سورہ مؤمنون کی فَنَقَّالَ اللّٰهُ الْمَلٰٓئِکَۃَ الْحَقِّ اور
 ایک آیت سورہ جن کی وَاِنَّهٗ يُعَلِّیْ جَدْرَیْنٰمَا تَخٰذَ صَاحِبَہٗ وَاَوَّلَ کَدَّاهِ او
 در آیتیں اول و صفات کی عَذَابٌ وَاِصْبَٰتٌ تک اور تین آیتیں آخر سورہ حشر کی
 اور قتل ہوا وہ اور سو دین پس بکرا ہو گیا وہ شخص اچھا ہو کر گیا یا رب کمی نہیں ہوا تھا
 علاج برای درد دندان خیزی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ جس کی دلد ہوئی تو چاہی
 اسکو کہ دہنا ہاتھ رکھی درد کی جگہ پر اور پڑھی اس دعا کو سات بار اور ہر بار رُہ
 کر اِنَّہٗ وَاَنَا لَمَوْیٌّ بِسْمِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِعِزَّتِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا لَجِدُ
 زَنْدِ وَحْمِہٖ اَلذَّافَ برای دفع جمیع امراض بعضی حدیث میں آیا ہے کہ حضرت معلم
 جب بیمار ہوتے تو جبریل علیہ السلام اس وقتہ کو یعنی اس منتر کو پڑھ کر کرتی تھی بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْکَ
 مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُّؤْذِیْکَ وَ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِزٍّ اَوْ حَاسِدٍ اللّٰهُ یَشْفِیْکَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْکَ

علاج گردن عقرب ابن ابی شیبہ کی سند رک میں روایت آئی ہی عبد اللہ بن
 مسعود سے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی میں ٹنک مارا ایک بچہ نے نماز
 میں پس جب نماز سے فراغت پائی تو فرمایا لعنت کری اے بچہ کو کہ نہ بنی کو چھوڑی
 نہ کسی دوسرے کو است میں سی ہر ایک برتن میں نمک کو بانی میں کہو لکر اونٹنی اوہین
 رکھ دی پھر قل ہوا نہ اور عوذ میں کو پڑھنا شروع کیا یہاں تک کہ درد جاتا رہا اور بعضی
 روایت میں اسکا علاج سورہ فاتحہ کا پڑھنا ہی سات بار آیا ہی اور بعضی حدیث میں آیا
 ہی کہ کسی صحابی نے عرض کی کہ مجھ کو چھو کا منتر آتا ہی حضرت نے اوسکو سنکر فرمایا کہ اسکو
 کیا کرو اور نفع لوگوں کو پہنچا یا کرو اور وہ منتر یہ ہی لَبِّمِ اللّٰهُ شَيْخَةً دُونِيَّةً مَّحَلَّةً
 بِحَسْرَةٍ قَطُّ اُکْرِيْ بَارِ اسکو پڑھ کر اوسپر پہونک ی ف جانا چاہی اچھکے اگرچہ اس
 منتر کے معنی یہ کہ معلوم نہیں ہیں مگر جب حضرت نے سنکر جائز رکھا تو معلوم ہوا کہ اسکے کرنا
 کچھ مضائقہ نہیں ہی کیونکہ اگر اس میں شرک ہوتا تو حضرت اس منتر کو پڑھنی کی اجازت
 نہ دیتی علاج برادفع جراحات و قروح جس کیسے پوڑا یا پھنسی یا کوئی طرح کا زخم ہوگا
 تو چاہی اوسکو کہ اول اونٹنی شہادت کی رکبی زمین پر اور پھر اٹھار او پھری
 بر رکے اور اس دعا کو پڑھے لَبِّمِ اللّٰهُ تَرَبَةً اَرْضَنَا
 بِرَيْقَةٍ بَعْضُنَا يَشْفِي سَقَيْنَا بِاَذْنِ رَبِّنَا ہر روز اس طرح کیا کری
 اللہ کے حکم سے آخر کو اچھا ہو جاوی گا چنانچہ مسلم وغیرہ نے اس حدیث کو ماثیہ
 رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہی اور بعض حدیث میں آیا ہی کہ حضرت کے پاس ایک شخص
 آیا اور آہنی کہا کہ جسے میں مسلمان ہوا ہوں تب سے میرے بدن میں درد رہا ہی فرمایا کہ ہاتھ

اور کچھ پر کچھ تین بار کہنا کر نسیم اللہ اور سات بار کہنا کر اَعُوْذُ بِاللّٰهِ فَقَدْ اَتَمَمْتُ مَشْرَافَ
 مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ ف اس حدیث سی معلوم ہوا کہ آدمی جب اچھی راہ اختیار
 کرتا ہی تو بعضی وقت شیطان بیماری کی شکل بن کر اس کے بدن میں گھس جاتا ہی کہ وہ
 شخص پہر اوس طرح کا فر ہو جاوے مگر اسے صاحب نے اوس کو بچا لیا ایسے وہم سے
 ہزاروں مسلمان دین کو چھوڑ دیتے ہین اور اپنی دل میں کہتی ہین کہ دین اختیار کرنے
 سے ہم تنگی آیا کرتی ہی علاج برائے دفعہ بعض حدیثوں میں آیا ہی کہ فرمایا
 حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کطا عون ایک عذاب ہی کہ بھیجا گیا ہی اوپر گروہ بنی
 اسرائیل کے اور اوپر اونس کے جو تم سے پہلے تھے پہر جو وقت سنو تم اس بیماری کو کسی زمین پر
 پس نہ داخل ہو پنج اونس زمین کے اور جو واقع ہوئی اور زمین میں کہ جس میں تم ہو پہر
 محل نجاو اوس تک سی ہاگ رفت طاعون سی مراد اس جگہ وبا ہی کہ صراط استقیم میں
 اللہ ہی حاصل اس حدیث کا یہ ہی کہ وبا ہی ایک طرح کا عذاب ہی حق تعالیٰ جل شانہ
 نازل ہون کے سبب سے اس عذاب کو بھیجا کرتا ہی جو جس شہر میں تم سنو کہ زبان
 وبا ہی قصہ نکر و جانی کا کیونکہ قصد اہلاکت میں دانا اپنی تین درت نہیں ہی اور
 اگر اوس شہر میں طاعون آوے جس میں تم ہو تو اوس شہر سے بھاگو ہی نہیں کیونکہ
 تقدیر الہی سے بھاگنا خوب نہیں ہی بلکہ بعض حدیث میں آیا ہی کہ طاعون
 شہادت ہی واسطے ہر مسلمان کے ف اگر صبر کرے اور ہاگ
 نہیں اوس شہر سے تو درجہ شہادت کا ہی یعنی اگر اوس وبا میں
 مرجاوے تو شہید مرے اور بعضی حدیث میں آیا ہی کہ طاعون وبا کو نجا ہے

جنون کا یعنی جن لوگ کو بچا دیا کرتی ہیں آدمی کے بدن اور سبب جسم میں آدمی کے زہر
پہیل جانا ہی اور ہر آدمی مرنے لگتا ہی ف اس حدیث جانا چاہی کہ نزدیک حکموں کے
حقیقت و باکی یہی کہ ہوا فاسد ہو جاتی ہی یہاں تک کہ اس کے سبب سے آدمی کی
جسم میں زہر پہیل جانا ہی پیدا ہو کر اس سبب کے اکثر لوگ مرجاتی ہیں سو بعضی علمائے
حدیث میں اور حکموں کے قول میں مطابقت اور موافقت کی ہی اس طرح سے کہ شاید وہا
کہی تو آتی ہو دی جنوں کی کو بچنے سے اور کہی پہیلی سے و نحو اسکے ذرا ہے مگر حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے جو سبب عقل میں سما سکتا تھا اور کو بیان فرمایا کیونکہ ہر حکیم معلوم کر سکتا
ہی کہ یہ فساد ہوا کا ہی اور جو بات وحی کی متعلق تھی اور عقل اسی ہرگز پاسکتی تھی
اور کو بیان فرما دیا کہ جنوں کے سبب یہی وہا آیا کرتی ہی واسے علم اور بعضی علمائی جواب
دیاہی کہ اگر وہا ہوا کی فساد ہی ہوتی تو کوئی چرند اور پرند اور آدمی ہی ہرگز جیتا نہ رہتا کیونکہ
ہوا ایسی چیز نہیں ہی کہ کسی کو لگے اور کسی کو نہ لگی پس جب ہمیں دیکھا کہ کوئی مرتا ہی اور کوئی
نہیں مرتا ہی اس کے ہوا کہ فساد ہوا کا نہیں ہی بلکہ حق وہی ہی کہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
سلم نے فرمایا یعنی جنوں کا کو بچا باذن اللہ ہی کہ اس کے سبب بدین زہر پہیل جانا ہی اور
اگر کوئی کہی کہ اس میں کیا حکمت ہی کہ وہا لائے واسطے جنوں کو مقرر کیا ہی اور کوئے
دوسری چیز مقرر فرمائی تو اس کا جواب یہی کہ وہا جو آیا کرتی ہی تو اکثر گناہوں کی
جست سی آتی ہی خصوصاً حرام کاری اور زنا کاری کے سبب سے بہت آیا کرتی ہی اور
آدمی کا معمول ہی کہ حرام چپ کرے گناہ ہی اس گناہ کو بازار اور محلہ میں میں کرے ت
پرہیز کرتا ہی سو حکمت الہی نے تعاضد کیا کہ اوپر دشمن ہی پہلی مسلط کیجے

ما کہ جس گناہ کی سزا چھپی ہو وہی مٹ کر ہی کہی کہ حرام تو نہیں بلکہ کیا کرتی ہیں۔ سری شہر پر
 دبا کیون آتی تو اس کا جواب یہ ہے کہ کشتہ کر ایک ہی آدمی اور ساتا ہی مگر اس کے ساتھ
 بکے کشتی ہی تو بجاتی ہی اس جواب سے یہ معلوم ہوا کہ جیسا کشتی پڑے وہ ایک سو اہل
 کشتی منع کیا کرتے ہیں وہاں ہر قوم کو اور اہل محلہ کو لازم ہے کہ حرام کار کو منع کیا کریں
 حرام ہی اور کہیں کہ ہم اور تو ایک کشتی میں سوار ہیں یعنی ایک بنی کی امت میں اپنی ساتھ ہو
 ہی دیکھا اور یہ جو فرمایا کہ جان باری وہاں نجاؤ اور جس شہر میں تم ہو وہاں با
 پڑی تو ہا گو ہی نہیں اگر کوئی کہی کہ اس منع کرنے کی کیا حکمت ہے تو جواب اس کا یہ ہے کہ
 جان بوجہ کہ ابھی جگہ جانا گویا اپنی جائیگو آپسی ہلاکت میں ڈالنا ہی اور حق تعالیٰ نے منع فرمایا
 ہی اپنی تین ہلاکت میں دانی سے چنانچہ قرآن شریف میں آیا ہی وَلَا تَلْقُوا يَا اٰیْدِیْكُمْ
 اِلَی الْتَهْلُکَ یعنی نہ آؤ اپنی ہاتھوں کو ہلاکت میں سواں جہت سے حضرت نے منع فرمایا ہی چاہے
 ہی اور یہ جو فرمایا کہ جان باری وہاں نجاؤ اپنی ہاتھوں کو نہیں تو اس میں حکمت یہ ہے کہ وہاں کی مرضی
 میں اکثر لوگ گرفتار ہو کر ہی ہیں لہذا اگر شروع میں نکل جانا درست ہوتا تو درست لوگ
 سب یہ سن کر نکل جایا کرتے اور یہاں پہنچ کر اونکی تباہ ہوا کرتے کیونکہ مذمت کرنے والے
 اونکا کوئی بانی نہ ہوتا اور دوسری حکمت اس میں یہ ہے کہ نوکل اور صبر کرنے والے کو
 عادت ہو جاوی جب بلا کوئی آجایا کرے تو اس پر صبر کیا کرے اور میری
 حکمت اس میں یہ ہے کہ اگر آدمی وہاں سے ہلاک کر دے شہر میں جا رہتا اور اتفاقاً
 ان پہنچ جاتا تو اس کو بھی یقین ہوتا کہ اگر میں وہاں سے نہ نکل آتا تو اونکی ساتھ
 میں نہ آ جاتا اس عقیدہ سے ہر کفر خفی میں ہی گرفتار ہوتا اور اسے صاحب نے فرمایا

ہی کہ جان کہیں ہوگی موت نکو آگیریگی پس معلوم ہوا کہ ہاگنی سی دبا کی کچھ نایدہ نہیں ہے
اور بعض عامی کہا ہی کہ نخل جانا حضرت نی اس واسطے منع کیا ہی کہ دبا میں حرکت کرنا ہی
خوب نہیں ہی کیونکہ یہ منع کرنا حضرت کا واسطہ تھا جس حکمت کی ہی بنا پر انہیں منع کیا ہی کہ
کیونکہ دبا پر بیٹھ کر نا منظور ہودی تو چاہی اوسکو کہ اون دنو میں غذا کم کھاوے اور
رطوبت زایدہ کو کسی تدبیر سی اپنی بدن میں خشک کیا کری اور ریاضت اور حمام کرنی
سی پر بیٹھ کیا کری کیونکہ فضلات رو یہ اسے جوش کرتی ہن اور لازم ہی اون دنو میں کہ
آرام اور سکون اور آسائش کو اختیار کرن تاکہ اخلاط جو شہین اکثر دبا داخل ہن سو اس واسطے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا اور فرمایا کہ دوسر شہین دبا کی جہت نخل بنجاوے کیونکہ
حرکت کے سبب کہیں اخلاط جو شہین اکثر نکو دبا میں مگر قمار نکو دیون پس اس تقریری
معلوم ہوا کہ منع کرنا حضرت کا نخلی سی یہ ہی دبا کی علاج میں ایک علاج ہی کیونکہ آرام کرنا
اس مرض میں لازم ہی گویا اس حدیث میں دونو علاج فرمائی روحانی ہی اور جسمانی ہی
روحانی علاج تو میرا در توکل ہی اور جسمانی آرام اور سکون کرنا ہی کیونکہ نخلنا منع ہی وہ
اعلم اور جانا چاہی کہ دبا میں درجہ شہادت کا واسطہ ہی کہ یہ ہی جہاد ہی کفار جنوں
کیونکہ حضرت فرمایا ہی کہ دبا کو بنجائی تھاری دشمن کفار جنوں سی پس اس حدیث سی معلوم ہوا
کہ دبا الہی پر شیطا طین مقدر ہن اور جو لوگ جنو میں مسلمان ہن وہ لوگ ہن میں ہن
جو جیسا ہن کفار ہن ہی جہاد میں ہاگنی کا حکم نہیں ہی دبا کی کفار جنوں سی ہاگنی
کو منع فرمایا اور یہ جانتی ہن کہ جہاد میں روحانی سی درجہ شہادت کا ہن سو اس طرح
دبا میں ہی اگر جہاد لگا تو درجہ شہادت کا پایا جاوے گا اور جانا چاہی کہ دبا کفار جنوں

بہت سی ہوا کرتی ہی اور گناہ آدمیوں کی شیاطین کو دیا کرتی ہیں سو بادل لنی پر بھی
 شیاطین ہی کو مقرر کیا تاکہ جسکے جسکے گناہ کرتے ہیں انہیں کچھ باتوں سے اونکو مروایا ہی جائے
 تاکہ وہ سو دل خوش کیسے کہنے سے گناہ کرتی ہیں اپنی رب کا اور اونکو اپنا دوست جانکر
 اونکا انسانی ترقی قالی اونکو اوپر سلا کر تباہی پہانک کر اونکو اونکے ہاتھوں سے
 جاکر دیتا ہی اور جانا چاہی کہ غرض اس بیان میں یہ ہے کہ دبا جو پڑتی ہی تو گناہوں کے
 جہت پڑتی ہی پس اسکو چاہی کہ گناہوں سے پرہیز کری خصوصاً حرام سے اپنی تین بہت
 بچاؤ حدیث میں آیا ہی کہ جس قوم میں جب زنا ظاہر ہوتا ہی تو اس قوم میں جنگ
 موت پڑا کرتی ہی پس اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بڑا علاج دبا کے دفع کرنے کا یہ ہی
 کہ آدمی توبہ اور استغفار کو اپنی اوپر لازم کرے اور بجائی سکجین اور گلاب کے شربت
 دعا کا یہاں کری کیونکہ حدیث میں آیا ہی کہ جو کوئی استغفار اپنی اوپر لازم کری تو حق تعالیٰ
 اسکو شرف اور دیکھ سی نجات دیتا ہی اور بعضی حدیث میں آیا ہی کہ دعا فائدہ کرتی ہی اور
 بلا کہ جو نازل ہوئی ہی اور اس بلا کو جو ابھی نازل نہیں ہوا اور چاہی آدمی کو کہ ان
 دنوں میں خیرات بہت سی کیا کری حدیث میں آیا ہی کہ خیرات کرنا بچا دینا ہی حق تعالیٰ کے
 غضب سے اور بچا دینا ہی غصہ کو اور چاہیے کہ ان دنوں میں اونکو بخارا کے
 دانوں کی جگہ سبحان اللہ کے دانوں کو موہنے میں رکھا کرے کیونکہ حدیث میں آیا ہی کہ سبحان
 کہنا دفع کرتا ہی عذاب خدا کو اور جانا چاہی کہ اطباء کہتی ہیں کہ دبا میں عطر اور عنبر اور مشک
 وغیرہ کو نہ کہنا بہت فائدہ کرتا ہی مگر علمانی لکھا ہی کہ عطریات وغیرہ کی جگہ درود کو اندون
 بنی اوپر پڑھنا اختیار کری تو بہت خوب ہی اسکی حق میں کیونکہ حدیث میں آیا ہی کہ پڑھنا

درد کا کفایت کر آئی غم کو اور جانا چاہی کہ لازم پکڑی ان دونوں اپنی اور لاجول
 کو کیونکہ حدیث میں آیہی کہ لاجول دواہی ایک کم سو بیماری کی اور چاہی کہ ان دونوں
 میں نماز کی ہر میں غوطہ لگایا کرے کیونکہ حدیث میں آیہی کہ جب حضرت پر کوے
 غم آتا تھا تو نماز پڑھ کر تے تھے اور چاہی ان دونوں کہ کافور کی جگہ تقویٰ کی ہو کہ نہ نما
 کرے کیونکہ تقویٰ کی برکت سے آدمی کو حق تعالیٰ ہر بلا سے نجات دیتا ہی آپ حاما
 چاہیے اس بات کو کہ علاج روحانی و باکے بیان ہو چکے مگر علاج جسمانی ہی موافق
 طب کے ہو اسباب بیان کیا جاتا ہی چاہی آدمی کو کہ ان دونوں سایہ دار کھانن
 بہت رہا کرے اور خوشبو یا تمانہ کافور اور مشک اور عنبر اور عود اور عطر وغیرہ
 کو سونگھا کرے اور سرکہ اور لیون اور سلجین اکثر کھایا کرے اور کافور اور عود وغیرہ
 کو اپنی گہر میں سلگایا کرے اور سرکہ اور گلاب ہر گوشہ میں چھڑکا کرے اور یاز
 کہ فتنہ گہر کے طاوینن کھایا کرے اور ہو امین بہت پھرا کرے اور کہیں جانا ضرور
 ہو تو کان اور ناک اپنی کو کپڑے لپیٹ لیا کرے اور عطر کو اپنی ساتھ رستی
 میں ضرور رکھا کرے واسطہ علم اور ترکاریاں جو اس فضل کی پیدا ہوئی ہوں ہرگز
 نہ کھا دے اور گوشت سی ہی پڑھ کر نا لازم جانے علاج برای دفع بحر
 حدیث میں آیہی کہ لبید بن عاصم یہودی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو
 کیا اور حضرت اوسکے سبب بیمار ہو گئے اور بعض کہتے ہیں کہ جب میرے پاس
 غصہ ہانک ہوا کہ قوت زایل ہونے لگی اتفاقاً اگر دوزخواب میں رہا کہ دوزخشی
 آئی ہیں اور ایک نئی دوسریسے پہنچا کر اس رسوا کو کیا بیماری ہی دوسنی جوان

کہ اسکو جادو ہو اسی پہر اوس پہلے نے پوچھا کہ سپر جادو کسنی کہا ہی اوسنی کہا لید
 بن عاصم نے بہر دوسری نی کہا کہ کس چیز میں کہا ہی اوسنی کہا کہ اسکی باونین اور کھلی کے دندون
 میں کمانکی زہ کیسی بارہ گرہ دیکر اور کچھ کی غلاف میں دیکر دزدانکی چاہ میں پتھر کی علی دفن
 کیا ہی بہر جیب صبح ہوئی تو حضرت اوس نے وزیر پر کسی اور دو یا حضرت کی اوس کنوین میں
 اوزی لور اوس جادو کو کمال لائی اور بعضی کہتی ہیں کہ وہ دو حضرت علی اور حضرت عمارتی
 اور فتح ابابعد میں کہا ہی کہ جب اوس جادو کو کال لائو اوسکی اند حضرت کی صورت نکلی بنی ہوئی
 سوم کی اور لوسین سو بیان جیسی ہوین تہین چون سوئی اوسمین نکالتی ہی حضرت کو
 آرام ہوتا جانا تا غرض وہ بارہ گرہ ہرگز کہل سکتی تہین پس اسواسطی حضرت جبریل مؤذن
 کو پیکر نازل ہوئی اور کہا کہ ان دو سورتوں کی بارہ آیتیں ہیں اوکھوڑہ اسپر دم کرد اسکی برکت سی
 سید بارگہ کھلی و سنی حاصل حدیث کا نام ہوا اور بعضی روایت میں آیا ہی کہ کب اخبار کہا کرتی
 ہی کہ اگر کہا کرتا میں صبح اور شام ان کلمات کو تو یہودی اپنی جادوسی مجھو گتا یا کہ باندہ الہی
 ف یعنی یہودی میری مسلمان ہونیکے سبب ایسی دشمن ہو گئی ہی کہ اگر میں صبح و شام
 اس دعا کو پڑھا کرتا تو یہودی مجھو آدمیت سی کہو دیتی مگر حق تعالیٰ نے مجھو اسکی برکت سی
 اوکھلی شری بچار کہا ہی دعا یہی اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يَخْلُودُ
 عَنْ رُؤُوسِهَا فَاحِرٌ وَاَعُوذُ بِوَجْهِ اللَّهِ الْعَظِيمِ بِالْحَبْلِ الَّذِي لَا
 يَنْقُصُ جَاوِدُهُ الَّذِي يَمْلِكُ السَّمَاءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا
 بِاِذْنِهِ مِنْ شَرِّ النَّفَّاثَةِ وَالْمَاسْمَةِ وَعَنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْاَرْضِ
 وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا

وَمِنْ شَرِّهَا ذُرَّاءُ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ اخِذْنَا صَيِّمَتَهَا إِنْ دَرَيْتَ عَلَى صِرَاطِ
 مُسْتَقِيمٍ اس دعا کو صبح و شام پڑھ لیا کری تو جادوسی امن میں رہی گا **ف** اگر
 کوئی کہی کہ حضرت پر حق تعالیٰ جادو کو کیوں ہونی دیا اور او کو اس کی اثر سی کیوں بچا رہا
 تو اس کا جواب یہی کہ اکثر لوگ اذ کو جادو گر جانتی تھی اور معمول یوں ہی کہ جادو گر پر جادو
 کا اثر نہیں ہوا کرتا ہی پس حکمت الہی نے تقاضا کیا اس بات پر کہ بنی پر جادو اثر
 کر جادی تاکہ سب معلوم کریں کہ یہ شخص جادو گر نہیں ہی اگر جادو گر ہوتا تو جادو اس پر
 اثر کرتا و اے اعلم با سرارہ علاج دفع غدا جانا چاہیسی کہ غدا ایک پہوڑ کا نام ہی کہ وہ
 آدمی کے پہلو میں ہوا کرتا ہی اور آدمی جانتا ہی کہ گویا او میں چوٹیاں بہر رہی ہیں
 سو علاج اس کا یہ ہی کہ ابودودین آیا ہی روایت شفا بت عبد اللہ سی کہ کہا او سنی
 کہ ایک دل شریف لای رسول اللہ صلی علیہ وسلم گہر میں اور میں حصہ کے پس
 بیٹی تھی پس فرمایا کیوں نہیں سکھاتی ہی تو اس کو یعنی حصہ کو منتر غدا کا جیسا کہ
 ثقی لکھا غرض منتر یہ ہی بِسْمِ اللّٰهِ صَلَّاتٌ حَتَّى تَقُوْدَ مِنْ اَفْوَاهِهَا
 اَللّٰهُمَّ اَكْثِفِ الْبَاسَ دَبَّ النَّاسِ تَرْكِبِ اسکی یہ ہی کہ اس دعا کو کسی
 چوب پر پڑھی پھر سر کر نیز یک ایک پتھر پر اس چوب کو اس سر کر میں سودہ کر کر اس
 پہوڑی پر طلا کر دیوی **ف** جانا چاہیسی اس حدیث سی معلوم ہوا کہ عورت کو لکھنا سکھانا
 کچھ کردہ نہیں لیکن ہوا دینی اور عورت کو کر دہ ہی اے اعلم علاج برای دفع نقصان
 اگر کسی کا کچھ نقصان ہو جادی تو یہ کلمات کہی حق تعالیٰ اس کی بلی اس بہتر چیز
 دیوگا دعا یہی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ اَللّٰمَّ اجْعَلْنِي مِنْ مُصِيبَتِي

وَأَخْلَفَ لِي خَيْرًا مِنْهَا فَابُوسْلَمَ كَبْهَلًا خَاوَنَدَنِي أَمِ سَلَمَ كَاجِبَةً اِشْقَالَ رُكْنًا
 تَوَحَّشَتْ صِلَةُ السَّعْدِيَّةِ وَسَلَمَ نَعْمَ أَمِ سَلَمَ كَوَيْدَةً غَاكِبَهَانِي اَوْفَرَمَايَا كَبْهَلًا نَقْصَانًا
 هُوَ بَكَادُ اَوْرَدَهُ اَسَدُ غَاكِبَرِي تَوْحِي تَعَالَى اَدُسْكَ عَوْنُ بَهْتَرِ جِزْرِ اَدُسْكَ دِيوِي كَا اَمِ سَلَمَ كَسِي
 كَرَمِيْنِ اِبْنِي دَلْمِيْنِ كَهْتِي تَهِي كَبُوسْلَمَ سِي مَجْلُو بَهْتَرِ خَاوَنَدَنِي كَا اِبْسَ جَنْدَرُزْ كَسَبَدِ رَسُوْل
 صِلَةُ اَسَدِ عَلِيَّةِ وَسَلَمَ نِي مَجْهَدِي نَخَاجْ كَرَلِيَا سُو اَوْ سَوْفَتِ مِيْنِ بَلَا جَانَا كَبِيدَا اَوْ سَكِي بَرَكْتِ
 هِي اَوْرَا دَسْكَ اَبْ هَلُوْر هُوَا اَعْلَاجْ بَرَايِ دَفْعِ جَيْشِمْ زَحْمْ جَانَا چَاهِي كِي نَظَرِ اَيْكِ زَهْرَايِ كِي
 حَقِ تَعَالَى نَعْمَ بَعْضِيْ اَدَمِي كِي اَنُكْهُونِيْنِ اَسْكَوْر كَهَايِ جِيَا كِي بَهْكَوِي دُكْنِ اَوْرَا سَنَبْ كِي زَبَانِيْنِ
 زَهْرَايِ كِي گِي مِيْنِ اَوْرَا سِيْطَرِ حَسِيْ اَدَمِي كِي اَنُكْهِيْنِ مِيْنِ هِي مَقْرَرْ كِي گِي اَوْرَا مِيْجَانِي كِي نَظَرِ غِيْرْ كِي لَهْكَ
 كَرْتِي هِي اِبْنِي بَهْنِيْنِ لَهْكَتِي هِي بَعْضِيْ دَقْتِ بَنِيْ هِي لَهْكَ اَكْرَتِي هِي اَوْرَا مِيْجَانِي كِي لَهْكَ اَدَمِي هِي
 بَرَلَهْكَتِي هِي دُوسَرِيْ جِيْزِ بَرَبَهْنِيْنِ لَهْكَتِي هِي بَلَكُ لَهْكَ اَوْرَا جَاوَرَا اَوْرَا كِيْتِي اَوْرَا بَاغِ اَوْرَا دَوْلَتِ
 اَوْرَا سَبَابِ سَبْ جِيْزِ بَر نَظَرِ لَهْكَ اَكْرَتِي هِي سَوْحِ تَعَالَى نَعْمَ اَعْلَاجِ اَسْكَ اِبْنِي رَسُوْلِ كِي زَبَانِ
 كَرَايَا كِي خَلَقْتِ كُو فَايِدَه هُوِي چَانُچْ حَسَنِ بَصِيْرِي نِي كَهَايِ كِي اَكْرَا كُوِي شُخْصِ اِبْنِي اَوْبَرِ
 يَا اِبْنِي مَالِ بَر نَظَرِ لَهْكَتِي كَا دَهْمِ كَرَسِ تُوْدَه اَسْ اَيْتِ كُو جُو سُوْرَه نِيْنِ هِي پُرَه كِي مِيْنِ بَارِ
 دَهْمِ كَرِيَا كِي دَا نِيْكََا دَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَلَمْ اَوْرَا كَرَسِيْكَ كُوِي جِيْزِ سَبَدِ اَدَمِي اَوْرَه
 مَالِ بُوِيَا اَوْلَادِ يَزُوْجِ يَا مَكَانِ يَا بَاغِ هُوِيَا اَوْ سَكِي سُوَا اَوْرَا جِيْزِ هُو تُوَا دِي سَوْفَتِ كِيْ جَبْ
 اَنُكْهُونِ مِيْنِ وَهْ جِيْزِ اِهِيْ مَلِكِي مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَوْ سَكِي كَهْتِي سِي حَقِ تَعَالَى
 نَظَرِ كِي تَاثِيْرْ كُو هُوْنِيْنِ نِيْنِ اِيْتَايِ اَوْرَا اَكْرَا كُوِي جَانِي كِي سِيْرِيْ نَظَرِ بَرِيْ سَخْتِ
 هِي تُوَا جَاهِيْ اَوْ سَكِي كِي سِيْ كِيْ جِيْزِ كُو دِيْكََا لَهْكَ اَوْرَا اَكْرَا كِي سِيْ كِيْ جِيْزِ بَر نَظَرِ

پڑ جاوی تو کہی اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَيْهِ اس گلہ کی برکت سی نظر از ہنہن کرنیکی صراط المستقیم
 میں بکھٹائی کہ شیخ امام ابو القاسم قسیری نے کہا ہی کہ ایک بار لڑکا میرا بیمار ہوا بہانہ کہ
 کہ نزدیک قریب پہنچا اتفاقاً میں نے خواب میں دیکھا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بس شجارت کی
 میں نے اس کی بیماری فرمایا بلکہ کہ تو کیوں غافل ہو رہا ہی آیات شفا سی وہ یہ ہیں پہلی آیت
 وَشَفِیْ صُلْدُ قَوْمٍ مِّنْ مِّنِّیْنَ اَوْ رُوْیَ عَنْ شِفَآءِ لِمَا فِی الصُّدْرِ اَوْ سِیْرِ
 صَیْحٍ مِّنْ بَطْنِ اَشْرَآثٍ فَخَلَّتْ الْوَاۡنَةُ فِیْهِ شِفَآءٌ لِلنَّاسِ اَوْ رُوْیَ وَنَزَلَ
 مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ اَوْ رَآیَ بَحْرَیْنِ وَاِذَا مَرَّضْتُ نَفْسَیْ شِفِیْ
 اَوْ رَجِیْتُ قُلُوبَیْ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هُدًی وَشِفَآءٌ پس ان آیات کو لکھ کر اور پانی میں بھول کر
 اوس بیمار کو بلا یا میں نے اوسے شفا پانی کو یا کبھی بیماری اوسے ہوئی نہ ہی عبد اللہ
 ایک عالم ہیں کہتی ہیں کہ میں سفر میں تھا اور میرا اونٹ بہت تیز اور چلاک تھا اتفاقاً ایک کچھ
 برج اور تراکسینی کہا جیسی کہ اس جگہ ایک شخص ہی کہ نظر ٹھکانی میں نہ ہو ہی اور تہا را شتر
 بہت خوب ہی ایسا ہوا کہ کہیں نظر لگا جاوی اور تہا را اونٹ صباغ ہو جاوی میں نے
 کہا کہ میری اونٹ پر اس کی نظر ہنہن لگنی کی یہ خبر اس کو جو پہنچی تو اس نے اوسے
 وقت آکر میری اونٹ کو نگاہ بہر کر دیکھا اس کی دیکھتی ہی اونٹ گر پڑا اور
 مضطرب ہونے لگا لوگوں نے مجھے کہا کہ فلا نا شخص تمہارے اونٹ کو نظر
 لگا گیا ہی میں نے اس کو بلو کر اپنی رو برد اس کو بیٹھا یا اور یہ منتر پڑھا
 بِسْمِ اللّٰهِ جَنَسَ حَآبِیْ وَ شَجَرِ یَّابِیْ وَ شِفَآءُ
 قَآبِیْ رَدَدْتُ عَیْنَ الْعَاثِرِ عَلَیْهِ وَعَلَىٰ اَحِبِّ النَّاسِ اِلَیَّ

فَارْجِعْ الْبَصَرَ هَلْ تَرَىٰ مِنْ فُطُورٍ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ
 إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَهُوَ حَسِيرٌ ہر صورت پڑھیں اس ستر کو اوس وقت
 آگے اوسکی نکل پڑی اور اسے پیرا اچھا ہو گیا غرض اس نقل سے یہی کہ ستر ہی نظر کو بہت
 فائدہ کرتا ہی اگرچہ عین یعنی نظر کا نیو الا سامنی ہووے کیونکہ حق تعالیٰ کی نام میں بڑی
 تاثیر ہی جب جادو غائب ہو اور دور کی رہنی والی پرائز کر جادوی تو خدا کا نام کہو نہ اثر
 کرے گا و اسے اعلم علاج برای چشم زخم مالک نی کہا ہی کہ عامر بن بعبہ نے بانی ہوی د کہا
 سہیل بن جیف کو اور اوسکی بدین دیکھا کہ کسم ہی اسے کی ہنن دیکھا ایسا بدن کسی مرد کا
 اور نہ عورت کا سہیل اوس وقت یہوش ہو کر گر پڑا یہ خبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی
 حضرت ابی عامر پر غصہ کیا اور فرمایا کہ کیوں ہلاک کرتا ہی ایک ہمارا بھائی اپنی کو اور کیوں
 تیرکت کی دعا کی توئی یعنی جب توئی اوسکے بدن کی خوبصورتی دیکھی تو کیوں اس دعا کو کہا
 قُلِ اللَّهُمَّ يَارَبِّ الْعَالَمِينَ یعنی اگر تو اس دعا کو کہنا تو تیری نظر اوسکو نہ لگتی پھر فرمایا کہ دھو
 واسطے اوسکے اپنی احسان کو پس علم نے ایک برتن میں دھویا موندہ پانا اور ہاتھ اپنی اور
 کہنا اپنی گور پاؤں پانی اور جگہ استنجی کی اپنی پر ڈال دیا اور اوسکی منی سہیل کی پھر اوس وقت
 ہوشین آکر اٹھ کھڑا ہوا وہ حاصل حدیث کا تمام ہوا ف تریب دھونی کی جواب میں
 یون مکی ہی کہ ایک برتن میں پانی بوی پیرا اوس عائن سی کہی کہ داہنی ہاتھ میں پانی بیکر نکلی
 کری پیرا اوس برتن میں ڈال دی پھر بعد اسکے اوس برتن میں شہہ دھوی پیرا میں
 ہاتھ سی پانی بیکر داہنی ہاتھ کی کھنی دھوی اور داہنی ہاتھ سی پانی بیکر بائیں ہاتھ کی
 کھنی دھوی پیرا میں ہاتھ سی دھنا پاؤں دھوی پھر داہنی ہاتھ سی بائیں پاؤں کو دھو

بہر اپنی داخل ازاد ہو دی یعنی سنجہ کی جگہ کو لیکن برتن پانی کا زمین پر نہ کی بہر بہر اسکی
 اوس پانی کو نظر لگنی والی پر ڈالی انشاء اللہ تعالیٰ اوس وقت اچھا ہو جاوے گا حجت اس جگہ آدمی
 کو چاہیے کہ ایمان کی راہ پر چلی اور اپنی عقل کو دخل نہ دیو کیونکہ عقل اس حکیمہ عاجزی بہرگز نہیں
 معلوم کر سکتی ہی اسے اور رسول کے ہمد کو پس مسلمان کو چاہیے کہ یقین کو پورا
 کر کے یہی کہے کہ خدا تعالیٰ خوب جانتا ہی اپنے اور اپنے رسول کے ہمد کو
 اور اگر کوئی فلسفی اعتراض کرے اور کہی کہ یہ تو علاج عقل میں نہیں آتا ہی
 تو اوس کا جواب یہ ہے کہ دوائی الہی بعضی وقت بالخاصیت مفید ہو اکتی
 ہی اور فائدہ بالخاصیت اوسکا نام ہی کہ جو حکیم کی عقل میں آدمی نہیں پس جسے بعضی
 دوا کو بالخاصیت مفید جانتا ہی اور عقل کو دخل نہیں دینا ہی پس اس طرح اس علاج کو
 بالخاصیت مفید سمجھی اور موافق عقل کے گفتگو مری اور بعضی حدیث میں آیا ہی ہے کہ
 فی ام سلمہ کی گہر میں ایک لڑکی کو دیکھا اور وہ زرد ہو رہا تھا فرمایا کہ افسون کر دو اسے
 اسکی مقرر اسکو نظر ہوئی ہی یعنی جن کی نظر اسکو ہوئی ہی وہ اس حدیث سے معلوم
 ہوا کہ جسے آدمی کی نظر لگا کرتی ہی اوس طرح جن کی ہی نظر لگا کرتی ہی اور جانا چاہے
 کہ افسون چھو کا یا سائب کا یا نظر کا جب درست ہی کہ اوس میں نام اسے صاحب
 کا ہووے یا اوسکے معنی معلوم ہوں اور وہ جو افسون کہ حسین نام حق
 تعالیٰ کا ہووے اور اوسکے معنی ہی معلوم ہوں تو وہ افسون کرنا
 درست نہیں ہی کیونکہ خوف ہی اوس میں کفر کا اگر بعضے جاہل یہ
 کام کرتے ہیں کہ بعضی ناموں کو کہ جن ناموں کی معنی معلوم نہیں ہیں

حق تعالیٰ کا نام پاک ملا کر پڑا کرتی ہیں تاکہ لوگ جانیں کہ اسی بیدافسون اسد کی نام
 سی کیا ہی ہرگز اس طرح کا افسون مسلمانوں کو کرنا بچا ہی کیونکہ شیطان کا معمول ہی کہ
 بیمار کی شکل بنا کر آدمی کی بدین کہیں جاتا ہی اور بعضی وقت بچہ اور سانپ بکر کاٹ
 آگیا نام ہی پر جیسا و سکی نام کا افسون اور منتر پڑھی جاتی ہیں تو اس کے بدنی شکل جاتا ہی
 اور خوش ہوتا ہی اور کہتا ہی کہ بھلا میری نام کی ذکر کرنے والی ابھی چان میں ہیں اور
 یہ کمال بی مروتی ہی کہ وہ لوگ ہر وقت میرا نام چا کرین اور میری بہاٹ بنی رہیں اور
 میں اس وقت ہی اوکلی کہتی سے نہ ہٹ جاؤں پس احمق لوگ جانتی ہیں کہ فلاحی عامل
 سی اور اس کی افسون کرنے سے ہکو بڑا فائدہ ہوا ہی یہاں تک کہ ہماری جو روچی اچھی ہو
 میں غرض اعتقاد اور نگاہوں افسون گروں پر کامل ہو جاتا ہی یہاں تک کہ اوکو عامل
 اور بزرگ جانتی ہیں اور اہل حق کو باطل اور جھوٹا کہتی لگتی ہیں بلکہ بعضے وقت آسمن
 بیٹھ کر کہتے ہیں کہ یہ عالم لوگ ظالم کا علم پڑھنے والے ہیں اوکو علم باطن سے
 کیا علاقہ اسی حق تعالیٰ اس اعتقاد سی تو یہ نصیب کری مسلمانوں کو کیونکہ ہزاروں مسلمان
 اسی مرض میں اور اس طرح کے اہم میں گرفتار ہو رہی ہیں بلکہ یہاں تک درجہ پہونچا ہی کہ اگر
 بندہ دار نشی کہی کہ تم جاپ اور باٹ کر دم اچھی ہو جاؤ گی تو اس کی ہی کر نیو موجود ہیں اور
 بنی دین کہتی ہیں کہ کافر ہو دیکھا تو وہ کہنوالا ہو دیکھا میں کیا کام بھی بائہ اور
 یہ ہین سچتی ہیں کہ کفر کہنوالا اور کفر کروانے والا اور کفر پر راضی ہو نوالا یہ
 سب کفر میں برابر ہیں اور اس طرح بعضی لوگ نظر کے واسطے اور بیمار کے
 واسطے کلجی اور سری چور اسی میں اوتار کر کہواتی ہیں اور بعضی لوگ خشکا اور دی تڑپے

میں اوتار کر کہتی ہیں: "بعضی کالی کتی کو دھونڈ کر کھلاتی ہیں اور ایسی ہی طرح طرحی
 اور وہابیات کرتے ہیں پس مسلمانوں کو چاہیے کہ ان باتوں سے پرہیز کریں اور کسی بدین اور
 جاہل کے کہنی میں نہ آجاویں اور نظر وغیرہ کے واسطے وہی علاج کریں کہ جو شرع
 میں درست ہو عبد اللہ بن مسعود نے اپنی بی بی کے گلین کوئی گندہ دیکھا پھر اس سے چھا
 کر کھا گندہ ہی بی بی نے کھا کہ میری آنکھ میں دکھ رہتا ہے جس روز سی فلانی یہودی
 نے یہ کدہ بھی بنا دیا ہی اوس روز میری آنکھ اچھی رہا کئی ہی عبد اللہ نے کہا کہ
 شیطان تیری آنکھ میں کوچہ دیتا ہے جسے اوسنی شرک کروایا اوس روز سی
 تیری پاس نہیں آتا ہی پس لازم تھا تجھ کو کہ تودہ کہتی کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کہا کرتی تھی اَذْهَبِ الْبَاسَ رَبِّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ
 إِلَّا بِشِفَائِكَ لَا يَغَادِرُ سَقَمًا اس قول سے معلوم ہوا کہ آنکھ دکھنی کو یہی دعا
 فائدہ کرتی ہی علاج برای دفع چشم زخم جس کو نظر لگی ہو تو چاہیے اوس کو کہ یہ
 دعا پڑھی یَسْمِ اللّٰهُ اَذْهَبِ حُرَّهَا وَبَرْدَهَا وَوَصْبَهَا اور اگر کسی کو
 جانور وغیرہ سے نظر لگ جاوی تو اس دعا کو پڑھ کر چار بار اوسکی دہنی تہنی میں پونگ
 دی اور تین بار بائیں تہنی میں اور بعد اوسکی اس دعا کو بھی کہ لَا بَاسَ اَذْهَبِ
 الْبَاسَ رَبِّ النَّاسِ اَشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا يَكْشِفُ الضَّرَّ إِلَّا أَنْتَ
 علاج برای دفع جمیع بلیات و آفات جو شخص صبح اور شام اس دعا کو پڑھی تو ہر
 سی اس کے بٹا ہ اور امن میں رہی گا دعا یہی اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ
 إِلَّا أَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ مَا شَاءَ اللَّهُ

كَانَ وَمَا لَمْ يَسْأَلْ كُنْ أَعْلَمُ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَإِنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ
بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَلِيلَةٍ
أَنْتَ آخِذٌ بِهَا صَبْرًا إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ **ف** نقصی کر اورد
صحبی بی بین اوس کی سنی کہا کہ تمہاری گہر کو ان گلی کی اور وہ جل گیا ابوداؤد نے کہا
کہ میرا گہر عینی کا جنین کیوں کہ اسے عا کو حضرت علی اس علیہ وسلم سی صبی سنانی میں نے
اوس روز سی کہی ناغہ جنین کی میرا گہر کیوں کہ جل سکی کا غرض اوس کہہ کر دیکھا تو اطراف
اوسکی بل گئی تھی اور اوسکو ہرگز درہ آنت نہ پہونچی تھی علاج برای دفع غم وغیرہ مرابطہ استقام
میں لکھائی کہ جو کوی ملت اربعہ اور شام اسے عا کو پڑی تو سر غم سی خفتالی اوسکو نجات دہائی
حسبی اللہ لا اِلٰہَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ علاج برای نقصان
حاجات اگر کسی شخص کو کچھ حاجت ہو وہ بہرہ سود دفع ہو نہ تک اسے عا کو پڑی تو حق تعالیٰ
اوسکی حاجت روا کرنا ہی درود غایب یا بدیع العجایب بالخیر یا بدیع اس علاج کو
چنانچہ قول الجیس میں یہ کیا ہی علاج برای زمین لگ دیو انہ جس شخص کو دیوانہ گنا کاٹ
کہاوی تو ہر روز چالیس دن تک ایک روٹی کی گری پر اس آیت کو لکھ کر کہا جائیاری تو اوسکی
غری مقرر امن میں رہے گا آیت یہ ہی اُنہم یکیدون کیدا واکید کیدا انھل الکفرین
اُنھلہم زوید انا علاج برای محافظت طفلان اوس کتاب میں لکھائی کہ جو شخص
اس تعویذ کو ملکہ کر لے گا گلی میں دال تو حق تعالیٰ اوس کو اس میں رہنے کی اور وہ تعویذ
یہ ہی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ الثَّمَانَةِ مِنْ
شَرِّ شَیْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَعَيْنٍ لَا مَنَّةَ خَصَنْتُ بِحِضْنِ الْفَالِ الْاَحْوَلِ

وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ۝ علاج برای آسیب زدہ آوسی کتاب میں
 لکھا ہے کہ جو شخص اس توبہ کو لڑکے کھلمین باز ہی اور جس لڑکی کو شیطان ستاوی
 آسیب ہو جاوے تو اوسکی بائیں کانین سات بار اس آیت کو پڑھ کر پونہک دی وَلَقَدْ
 نَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَالْقَيْنَا عَلٰی كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابْنَا بِنَاہِ اور اگر اس سے بھی بجاوی
 تو سات بار اوسکی بائیں کانین اذان کہہ دیوی اور اگر اس سے بھی بجاوی تو آسیب پر سورہ فاتحہ
 اور سورتین اور آیۃ الکرسی اور سورہ طارق اور آخر سورہ حشر اور اول سورہ صافات تمام پڑھ کر
 دم کر دیا کری انشاء اللہ تعالیٰ اوسکی برکت سی وہ آسیب دفع ہو جاوے گا اور شیطان جل جلالہ بکا اور
 اگر شاید اس سے بھی بجاوی تو آیت اَلْحَسْبُ لَكَ اَخْرَجَ اوسکی کانین پڑھ دیا کری اور بانی کو
 ایک برتن میں یکرا اور سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور پانچ آیۃ سورہ جن پڑھ کر دم کر دیوی اور
 اوسکی مہند پر چھڑک دیا کری اس علاج سی اوسکو ہوش آ جاوے گا اور اگر کسی مکان پر جن کا اثر ہو
 تو اوس مکان میں اس بانیکو چھڑک دیا کری تو اوس مکان میں سی وہ جاتا رہی گا اور کوئی جن یا
 شیطان کسیکی گہر میں پتھر پیکتا ہو دی تو چار کیلین لمبی کی پیکر اس آیت کو پڑھ کر
 چاروں طرف گہر کے کاڑ دیوی تو پھر پتھر آنی موقوف ہو جاوے گی مگر ہر ایک کیل پر
 پچیس پچیس بار پڑھی وہ آیت یہی اِنَّهُمْ مَّكِيدُوْنَ كَيْدًا وَاَكِيدُ
 كَيْدًا فَنَقُلُ الْكَافِرِيْنَ اٰخِرُ سُوْرَةِ نَّكَ عِلَاج
 برای محافظت بدن ابو داؤد کی حدیث میں آباہی کہ حضرت
 صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی بیٹی کو یہ دعا سکھائی ہے اور
 سنا یا تھا کہ جو کوئی اس دعا کو صبح و شام پڑھی تو حق تعالیٰ

ای من ربی کا دعا یہ سن سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ
 إِنْ شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا كَانَ بِشَاءِ مَنْ يَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
 قَدِيرٌ إِنَّ اللَّهَ قَدَّاحٌ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ اے علّٰہ علاج برای داشتن قرض ابوداؤد
 فی ابوسعید خدری سی روایت کی ہے کہ ایک شخص آیا نزد یک رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کہ اور کہا کہ یا رسول اللہ مجھ کو غمون نے ستار کہا ہے اور دین نے کیا علاج
 کردن میں اسکا فرمایا کہ سبھا دو دن میں بجگو ایک کلام جو وقت تو کسی او سکو تو کیا
 حق تعالیٰ تیری غم کو اور ادا کری پیری قرض کو اوسنی کہا سبھا دو بجگو یا رسول اللہ فرمایا کہ
 بِرُصْبٍ أَوْ شَامٍ كَمَا كَرَّ اللَّهُمَّ إِلَيَّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَأَعُوذُ بِكَ
 مِنَ الْبُخْلِ وَالْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدِّينِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ
 اوس شخص نے کہا کہ میں اس دعا کو بڑا حق تعالیٰ فی دور کیا مجھی غم میرا اور ادا کیا
 مجھی قرض میرا علاج برای دفع غم فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی
 صبح اور شام اس دعا کو کہا کری تو حق تعالیٰ او سکا غم و اندوہ دور کر دی گا
 اوردعا یہ ہے اللَّهُمَّ مَا أَصْبَحْتُ مِنْكَ فِي غَمٍّ وَعَافِيَةٍ وَ
 سِتْرًا فَاتْمِمْ عَلَيَّ فَيْحَمِكَ وَسِتْرَكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
 اور ایک شخص آیا نزد یک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ اور کہا اوسنی کہ ہر وقت بلا
 اور آفت گیری ہمتی ہی بجگو فرمایا کہ ہر صبح کو یہ دعا پڑھا کر بِسْمِ اللَّهِ عَلَى نَفْسِي
 وَأَهْلِي وَمَالِي علاج برای دفع شیطان ابوداؤد دین آیا ہے کہ
 جو کوئی سچے دین افضل ہو تو یہ دعا کری تو شیطان کہتا ہے کہ یہ شخص آجکی دن میری شر سے

بِحِجَابِ دُعَائِهِ بِأَعُوذِ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ
 مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ **علاج** بر عافیت بدن جس کو منظور ہو وی کہ بدن میرا خیر
 عافیت سی رہی تو چاہی اوسکو کہ صبح اور شام اس دعا کو پڑھا کری **اللَّهُمَّ عَافِنِي**
فِي بَدَنِي اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي لَا إِلَهَ
إِلَّا أَنْتَ **علاج** برای دفع جمیع ضرر و جو کوئی چاہی کہ میں دُوبنی اور جل جانی اور دُوبنی
 جانی سی اور سب اور بھوک کی کاٹنی سی اور سوای اسی امن میں ہوں تو چاہی اوسکو کہ پڑھ
 اس دعا کو پڑھی **اللَّهُمَّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّي وَمِنَ الْغَرَقِ وَمِنَ الْحَرَقِ وَمِنَ**
الْهَدْمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ يَخْتَبِطَنِي الشَّيْطَانُ عَبْدَ الْمَوْتِ وَأَعُوذُ بِكَ
مِنْ أَنْ أَمُوتَ فِي سَبِيلِكَ مُدِيرًا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَمُوتَ
لِدُنْيَا اور فرمایا ہی حضرت صلی اس علیہ وسلم نے کہ جو کوئی صبح اور شام میں بار
 اس دعا کو پڑھی تو اوسکو تکلیف نہ پہنچی کی دعا یہی **بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي**
لَا يَضُرُّهُ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ
الْعَلِيمُ کہتے ہیں کہ اس حدیث کی راوی کو فالج ہو گیا تھا کیسنی کہا اونی کہ تم
 اس دعا کو ہر روز پڑھتی تھی مگر یہ مرض کیوں ہوا کہا کہ میں پڑھنا اسکو بھول گیا تھا
علاج برای دفع غم و الم حدیث میں آیا ہی کہ حضرت صلی اس علیہ السلام کو اگر غم
 آتا تو اس دعا کو کہا کرتے **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَكِيمُ الْكَرِيمُ** *
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبَّ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ اور جامع ترمذی میں آیا ہی کہ جب حضرت پڑھوی

وقت سخت آتا تھا تو یہ کلمہ کہا کرتی تھی یا سخی یا قوم برحمتک استغیث بعضی روایت
میں آیا ہے کہ بعضی وقت فرمایا کرتی تھی کہ نعم والی آدم کی مدد دعا یعنی جو کوئی غم میں
کرنے پر ہمدردی دعا کری اللہم برحمتک ارجو افلا تکلینی الی نفسی طرفہ عین
واصلح لی شئانی کلہ لا الہ الا انت اور ماہیت شمس کو فرمایا کہ کہا کرتا
بار اللہ ربی لا اشرك به شیئا اور فرمایا دعا یا انون دفع کرتی تھی ہر غم
اور دہکے کو یعنی لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین اور فرمایا ہے
کہ جو کوئی اخبار کری استغفار کو خوش حالی ہر شے میں اور سب نجات دہنہاں اور صغیر
کافیہ ہی استغفر اللہ الذی لا الہ الا هو الباقی القیہ واثوب الیک اور
فرمایا ہے کہ جس کو بہت غم اور دہکے کبری رہی تو چاہی اوسکو دہشت کہا کرے
لا حول ولا قوۃ الا باللہ اسلمی کہ یہ خزانہ ہی جنت کے حزانو میں سے علاج
برای دفع بلا سیوہی نے اتقان میں حدیث نقل کی ہے انس بن ملک سے
کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تو ارادہ کرے سونے کا نوڑنا کہ
الحمد اور قل هو اللہ احد امن میں رہی گا تو سو موت کے
برجیز سے اور سلم میں حدیث آئی ہے ابو ہریرہ سے کہ میں
داخل ہوتا ہے شیطان اوس پر کہ میں کہ جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی
جاوے اور دارمی نے روایت کی ہے ابن مسعود سے کہ وہ دعا جو کوئی
چار آیت سورہ بقرہ پڑھی اول سے منقول رکھا اور آیت المائدہ اللہ دن تک اور
امن الرسول آخر تک اوسکی پاس اور اوسکی اہل و خیال سے پس شیطان

اوس و زمین آتا اور زمین چونی کی برای و سطر اور اگر یہ آیتیں پڑھی جاویں کسی مجنون پر
 تو جنون اوسکا دور ہو جائیگا اور جانا چاہیے کہ ترکیب و عارذ و المنون کی پڑھنی کے
 بعد ہی کہ اول وضو کری اور ہر قبلہ کی طرف منہ کر کے اندھیری ٹکائیں یہی اور ایک
 کٹورہ پانی کا ہر کر اپنی پاس رکھ لیوی پھر اوس دنا کو تین سو بار پڑھی تین دن یا
 سات دن یا چالیس دن تک اسکو پڑھ کر اور لٹو اوس پانی میں نہا ہندو کر اپنی بدن
 میں اور موہند پر پیرا کر حق تعالیٰ اپنی کرم سی اوسکے غم کو دفع کر دیکھا علاج برائی
 امن محامل فی اپنی خواہد میں ابن مسعود سی روایت کی ہی کہ ایک شخص نے کہا رسول صلی
 علیہ وسلم کہتا دو جگہ کوئی ایسی چیز کہ نفع کر دی بھی خدا تعالیٰ اسکی برکت سی فرمایا پڑھ کر
 آیت الکرسی حق تعالیٰ نکاہائی کہ یکا تیری اور تیری اولاد کی اور نگاہ میں یہی کا تیری کبر کو بہا ہند
 کہ جو گھر پاس گھر تیرے ہو دے یعنی اوسکی برکت سی امن دیو کا جگہ اور ترس
 ہما بونکو علاج برای دفع نسیان دارمی نے روایت کی ہی عبد اللہ بن مسعود
 سی کہ جو کوئی اپنے بونی کے وقت دس آیتیں پڑھی سورہ بقرہ کی تو زمین
 ہو یعنی کا اوسکو قرآن چار آیتیں اول کی اور آیت الکرسی خالہ دن تک اور تین
 آیتیں آخر کے علاج برای ادای دین طہرائی نے روایت کی ہی صاحبین
 جیل سے فرمایا نبی صلی علیہ وسلم فی کہ سکھاؤ زمین بجگو ایسی دعا کہ اگر سنا
 تجھ پر قرض ہو دی تو ادا کرے اوسکو وہ تجھی اور وہ دعا یہی قل اللھم
 نالک الملک بعیر حساب تک اور بعد اس دھن الدنیا و
 آخرہ و رحیمہما تعطی من تشاء و تمنع من تشاء

اِرْحَمْنِي رَحْمَةً تَغْنِيْنِي بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ عِلَاجَ بَرَايَ دَفْعِ نَجْوَى
 جَارِ بِاِيَةِ يَهْقِي نَے اِن عِلَاسِی دَاوِیْت کِی ہِی کِجِی نَجْوِی پِنجی کِسی جَارِ بِاِیَیِی یعنی شوخی کِری اُو رُوکِو
 نڈی یا بوجہ نہ اُتھا دی تو پس جاہلی کہ اس آیت کو اوسکی کاغین پڑھ کر ہو مک دیا کری x
 اَفْتَرِدْتَنِ اللّٰهَ یَغْفِرُ وَلَهٗ اَسْلَمَ مِنْ نِّی السَّمٰوٰتِ وَاَلْاَرْضِ طَوْعًا
 وَکَرْهًا وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ اور طبرانی نے معجم اوسط میں لکھا ہی انس بن مالک سی دَیْت
 کِی ہِی کہ جبکہ لونڈی یا غلام شوخی کِری اور اپنی میاں کی تابعداری نہ کِری یا کسی کالر کا شوخ ہو
 تو اس آیت کو اوسکی کاغین پڑھ کر دم کر دیوی تو شوخی اوسکی دور ہو جاوی اور لونڈی غلام
 فرمان بردار ہو جاتی ہیں عِلَاجَ بَرَايَ دَفْعِ اَمْرَاضٍ یَهْقِي نَے حضرت علی علیہ السلام سی
 مرفوعہ روایت کی ہِی کہ جس بیمار پر سورہ اخلاص پڑھی جاوی تو حق تعالیٰ اوسکی برکت سی
 اوس بیمار کو شفا بخشے دینے سی عِلَاجَ بَرَايَ یَقْتَنِ اَمْنِ اَزْ غَرَقِ اِبْنِ کَسْنِی نَے روایت کی ہِی
 حسین بن علی علیہ السلام کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نِی اَمَانِ ہِی دَاوِی اَمْتِ کِی
 غَرَقِ بَیْزِی سی جَوَافِ رُوہ سوار ہو دین کشتی من تو یہ لکھا کرین بِسْمِ اللّٰهِ
 فَجَرِّهَا وَتُرْسِلُهَا اِنَّ رَبِّي لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ
 وَاَلَا رَحْمٰنٌ جَمِیْعًا اَنْضٰهُ یَوْمَ الْقِیْمَةِ مَطْرِبًا تَبْمِیْنِهٖ
 سُبْحٰنَہٗ وَنَعَالِیْ عَمَّا یُشْرَکُّوْنَ عِلَاجَ بَرَايَ دَفْعِ جَادُو اِبْنِ اَبِی
 حاتم نِی ایت سے روایت کی ہِی کہ بس کسی پر جادو ہو دی تو اِن آیتوں کو پانی پر
 پڑھ کر اوس بیمار پر نال دیا کرین اللہ چاہے آخر کو شفا ہی پس دو آیت سورہ نوح
 کِی فَلَمَّا اَلْقٰوْا حُجْرٰتُھُمْ تَمُوتُ تَمُکِ اور آیت سورہ اعراف کِی فَوَقَعَ الْحَقُّ

اسی رت موسیٰ و ہارون تک اور ایک آیہ سورہ طہ کی ایتام صغوا کید
 ساحر ولا یفلح الساجر حیث آتی علاج برادفع بلا یا حاکم فی ابو ہریرہ
 سی روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب بھی جھپٹنی آگئی ہے تو یہی کہا
 جبریل نے مجھ سے کہ یا محمد کہا کرتے تھے تو کلت علی الحی الذی لا یموت و الحمد
 لله الذی لم یخذ ولا ولم یکن له شریک فی الملک و لم یکن له ولی من
 الذل و کثرۃ نیکبدا علاج برای دفع زردی صاحب آفاقان فی ابن عباس رضی
 حدیث نقل کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قل ادعوا اللہ اذ ادعوا الرحمن
 ایا ما تدعوا آخر سورہ ملک اس میں ہے کہ چوری یعنی اسکو پڑھ کر تو اسکی گھر میں چوری
 اس رہی گا ف بعض کتابوں میں دیکھنی میں آیا ہی کہ رات کو اپنی گھر میں اسکو پڑھ کر نہونک
 دیا کری اور کوئی شخص کہیں سیال لاو یا کہیں بھیجی دوس آیت کو لکھ کر اوس میں رکھ دیا کری
 حق تعالیٰ اپنی فضل سی اوس مال کو چوری سے نگاہ میں رہی گا علاج برای یافتن شفا
 جو شخص بیمار ہے کہ کاٹن اس آیت کو پڑھ کر ہونک دیا کری تو آخر کو اوس بیماری شفا
 ہو جاوے گی اور وہ آیت یہ ہے اٰنحِیْبْتُمْ اِنَّمَا خَلَقْتُمْ اٰخِر سورہ تک میقے نے
 ابن مسعود سی روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر کوئی شخص اس آیت کو
 یقین کے ساتھ پڑھے تو بیمار بھی ابھی جگہ سے ایک دفعہ مل جاوے شفا
 یعنی بیماری مل جانے کو تو کیا حقیقت ہی اگر ہمارے یہ آیت پڑھی جاوے تو بیمار
 ہی اپنی جگہ سے مل جاوے علاج برای دفع سختی اس آیت کہ بین ابویہ محمد بن علی
 سی روایت ہے یعنی امام محمد باقر علیہ السلام سی کہ جو شخص پاؤں پانی دھو کر دیکھنی آگئی ہے

لی پروا ہو جادی اور رحم دلی اور شفقت خلقت پر اوسے بہترین نسی اور کسی طرح کی نصیحت
 اوسے اثر نکرے تو چاہیے اوسکو کہ ایک رکابی پر سورہ یس کو زعفران سے لکھ کر پی لیا
 کری اور جانا چاہیے اوسکو کہ ایک سورہ یس کی کئی طرح خاصیت آئی ہی اگر موت کے
 وقت پڑھی جاوے تو مرنا آسان ہو جاتا ہی اور اگر کسی حاجت کی واسطے پڑھی جاوے
 تو حاجت روا ہو جاتی ہی اور اگر کسی دیوانہ پر پڑھی جاوے تو اسکا دیوانہ بن جاتا رہتا
 ہی اور اگر کوئی اسکو صبح کو پڑھی تو شام تک اوسکو فرحت رہتی ہی عثمانی کہا ہی کہ نعت
 کی واسطے مہنی اسکو تریاق مجرب پایا ہی اور اسطرح جو مختصر صبح کو سورہ دخان پڑھی تو نما
 تک ملافتت الہی میں ہی گا اور دارمی نے روایت کی ہی کہ جو کوی پڑھی وقت صبح کے
 سورہ دخان کو تو شام تک سیطرہ کلمات اوسکو لاحق ہو دیگا علاج برای دفع
 فقر وفاقہ یہی ہے ابن سعد کے مرفوع روایت کی کہ جو شخص سورہ واقعہ کو ہر رات پڑھا کر
 تو اوسکو فاقہ کبھی ہو دیگا یعنی کہا ہے کہ یہ وہ تک ہو دیگا علاج برای آسانی پیدا شدن
 طفلان یہی ہے ابن سعد ہی مرفوع روایت کی ہی کہ جس عورت کی بچہ ہوتا ہو وہ سورہ
 کے سب سے جبرن ہو وی تو چاہیے کہ ان کلمات کو لکھ کر اوسکو دھو کر پلا دیوے
 وہ کلمات یہ ہیں بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ مَبْنٰی اَنْ اللّٰهُ
 وَتَعَالٰی رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ مُحَمَّدٌ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کَا تَمَّ یَوْمَ یَرَوْنَهَا لَمْ یَلْبَسُوْا
 اِلَّا عَشِیْمَةً اَوْ صَحْبًا کَا تَمَّ یَوْمَ یَرَوْنَ مَا یُوْعَدُوْنَ لَمْ یَلْبَسُوْا
 اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نِّصَارٍ سَلَاغٌ فَذَلْکَ اِلَّا الْقَوْمُ
 اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نِّصَارٍ سَلَاغٌ فَذَلْکَ اِلَّا الْقَوْمُ

علیہ السلام کا جن قریب پہنچتا تھا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم آید سورہ اعراف ان ربکم احد
 کورب العالمین تک اور معوذتین کہہ دیا کرتی تھے آسانی کو علاج برای دفع ہو جاوے
 الی ابن عباس روایت کی ہے کہ جب تو جاوی اپنی زمین کسی چیز کو بیس و سوسہ نو کہا کر ہو لاؤ
 وَلَا تَخْرُجُوا الظَّاهِرَ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُمْ شَيْءٌ عَلِيمٌ علاج برای
 یا قن گم شدہ جزئی نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے کہ جس کیسے چیز گم ہو جاوی یا لوٹی
 غلام بہاک جاوے تو چاہی کہ وضو کرے اور پھر دو رکعت نماز ادا کرے اور بعد اسکے ان کلمات
 کی ساتھ دعا کرے بِسْمِ اللَّهِ الضَّلَالِ هَادِيَ الضَّلَالِ وَرَادِ الضَّالِّينَ اُرْدُدْ
 عَلٰی صَالَتِي بِعَرَّتِكَ وَمُلْطَانِكَ فَإِنَّهَا مِنْ عَطَائِكَ وَفَضْلِكَ علاج
 برای دفع شر بازار جانا چاہی کہ بازار میں طرح طرح کی برائی ہوا کرتی ہے مسلمانوں کو جاکر
 کہ بازار میں ہرگز نہ نکلیں جب تک کہ جو علاج حضرت فی فرمایا اسکو نہ کریں سو جزئی نے
 روایت کی ہے کہ جو کوئی بازار میں جاوی تو پہلی کہہ یا کری بِسْمِ اللَّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
 اَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ هَذِهِ السُّوقِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُصِيبَ
 فِتْنًا يَّمِئِنًا فَاجْرَةً وَصَفْقَةً خَاسِرَةً اور اگر کسی بیمار کو دیکھ کر اس دعا کو پڑھ لیا
 کری تو خدا تعالیٰ اس بیمار سے اسکو بچا دے میں رکھتا ہوں اور وہ مرض اسی نہیں ہونی پاتا
 دعا یہی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ فَمَا ابْتَلاَکَ
 بِهِ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّنْ خَلْقٍ تَفْضِیْلًا اور بس کیسی زبان
 فاحشہ ہو جاوی تو علاج اسکا یہ ہے کہ اکثر استغفار پڑھے کہ چنانچہ
 حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاس ایک شخص فی عرض کیا کہ میری زبان میں

خوش بہت ہی فرمایا کہ استغفار کیون بنیں کرنا ہی تو میں ہر روز سو دفع استغفار کیا کرتا ہوں
 و ست سلیمان کو اس جگہ خور کرنا چاہی کہ معصوم ہو کر ہر روز سو دفع اللہ تعالیٰ سے تعفرت
 مانگے تو ہر گز بروقت مانگنا چاہئے علاج برای دفع و سو اس حدیث میں آیا ہی
 کہ جس کو دوسو سو آوی تو چاہی اوسکو کہ یہ کہا کری اَمْسَتْ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ اور بعضی
 روایت میں آیا ہی کہ اَللّٰهُ اَحْلَا لَللّٰهِ الصَّدَقَاتِ لِمَنْ يُّؤَدِّهَا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفْرًا
 اَحَدٌ اور بعضی حدیث میں آیا ہی جو شہ سلطان و سوسہ ڈالنا ہی نام اوسکا خیر ہی پس
 چاہی کہ اوسوقت اغوش پڑی اور اپنی بائیں طرف ہتھکاردیوی علاج برای زیادہ شد
 نعمت فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے درود خدا کا اوپر کہ حق تعالیٰ جب کوئی نعمت
 دیوی اپنی بندہ کو اور بندہ کسی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ تو خدا تعالیٰ دینا ہی اوسکو بہتر
 اوس کی جو دیا علاج برآ زیادہ شدن مال حدیث شریف میں آیا ہی کہ جس کو سیکو نظر
 ہو وی کہ میری مال کو زوال نہو اور برکت ہو تو کہا کری اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی
 وَرَثَتِكَ وَ عَلٰی الْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ عَلٰی الْمُسْلِمِينَ وَ الْمُسْلِمَاتِ
 و ست جانا چاہیے کہ خواہ درود کے بہت ہیں مگر جو احادیث صحیحہ اور روایات
 معتبرہ سے ثابت ہو ای اس جگہ بتوڑا سا بیان کیا جائیے تاکہ طب نبوی کا
 فائدہ حاصل ہو دے سو بڑا عمدہ فائدہ یہ ہی کہ کوئی ایک دفعہ اگر حضرت پر درود
 بھیجی تو خدا تعالیٰ اور فرشتی اوسکے اوپر دس دفعہ درود کہتی ہیں اور دس درجہ عروج
 بخند ہوتی ہیں اور دس نیکان اوسکی واسطے لکھی جاتی ہیں اور دس مہمان
 اوسکی محو ہو جاتی ہیں اور دعا اوسکی قبول ہوتی ہی اور شفا عین حضرت

صلے اللہ علیہ وسلم کی ادب و احباب ہو جاتی ہی اور قیامت کو حضرت کی پس
 جگہ ملی گی اور جنت میں حضرت کے پاس رہیگا اور سختی کے وقت قیامت کے
 روز حضرت اوسکے کام آدین گے اور پڑھنا درود کا دنیا میں سب حاجتوں کو
 روا کرتا ہی اور اوسکے پڑھنے سے حضرت گنا ہو نکلے ہوتی ہی اور پڑھنا اوسکا
 قایم مقام صدقہ کے ہو جاتا ہی اور ہر سختی اسکی برکت سے دور ہو جاتی ہے
 اور اوسکی پڑھنی سے بیمار کو شفا ہو جاتی ہی اور اوسکے پڑھنی سے دشمن پر فتح
 ہوتی ہی اور رضائی الہی حاصل ہوتی ہی اور اوسکے پڑھنی سے محبت اللہ اور رسول
 کی دلین پیدا ہوتی ہی اور تاکہ ہر وقت درود پڑھنی واسطے برکت پہنچا کر
 میں اور صفائی قلب کی حاصل ہوتی ہی اور مال اور گھر میں برکت ہوتی ہی اور
 درود پڑھنی والیکے کئی پشت میں برکت کا ظور ہوا جاتا ہی اور سکرات موت
 سے اوسکو نجات ہوتی ہی اور ہول قیامت سے امن میں رہیگا اور اوسکے پڑھنی
 والیکو دنیا میں نجات دیگی اور اوسکی برکت سے ہو لا ہو ا خواب یاد آ جانا
 ہی اور فقر دور ہو جاتا ہی اور پڑھنی والا اسکا بخیل نہیں کہلاتا ہی اور جس مجلس
 میں درود پڑا جاتا ہی تو تمام اہل مجلس کو رحمت خدا کی ڈھانک لیتی ہی اور اسکا
 پڑھنی والیکو واسطے بل صراط پر فور سے زیادہ ہوتا ہی اور اوسکی پڑھنی والیکو
 بل صراط پر قدم ہٹ جاوینگے اور طرفہ العین میں اوسپر سے گز جاوے گا سبحان
 اور حضرت کی مجلس میں نام اوسکا لیا جاتا ہی اور اوسکے پڑھنی والیکو حضرت
 سے محبت ہو جاتی ہی اور اوس سے حضرت کو محبت ہو جاتی ہی اور اوسکے

برہنی والے کو حضرت کی زیارت خواب میں میسر ہوتی ہی آورد و زیارت
 کی مصافحہ ہی حضرت کا اوسکو نصیب ہو و یکا آورد و رشتی قیامت کو مصافحہ ہی
 اوس سے کریں گے اور مر جا کہیں گے اور رشتی درود کو چاندی اور سونے کی قلم سے
 دفتر پر لکھتی ہیں اور پھر اوس کے واسطے حق تعالیٰ سے بہت نیکی چاہتی ہیں اور بہت
 معفرت طلب کرتی ہیں اور حضرت کی پاسبانوں کا درود پہنچاتے ہیں اسطرح کسی نہ
 غلامی شخص نے سکو سلام کہا ہی اور اگر کوئی قبر مبارک پر جا کر سلام کری تو حضرت
 ہی اوس سلام کرنے ہیں اور حضرت کا سلام کسی پر اگر ہو جاوے تو لا کہہ کر نماز سے
 اپنی حق میں بہتر سبھی اور خاصیت درود کی یہ ہی کہ اس کے پڑھنی والے کے گناہ میں
 ان کے تین گناہیں لکھتی ہیں اوس واسطے کہ شاید یہ توبہ کری تو گناہ میں توبہ ہو جاوے اور
 اوسکی برکت سی عرش کے سایہ میں کھڑا کیا جاوے گا اور قیامت کے دن اسکی پڑھنے
 والی کی ترازو دیاری ہو جاوے گی اور پاسبان سے اوسکو اوسلن امن ہو گا اور حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں بیٹھے بزرگن کا مونہ یہی جوم بایہی یعنی بوسہ
 یا سبب اسکے کہ وہ لوگ درود بہت پڑھا کرتے تھے اور جسکے کا میں شور و غل پڑتا
 ہو تو چاہی اوسکو کہ درود پڑھا کری بہت نور مجھ اوسکے یعنی درود کے یہ کلر کی

ذِکْرُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِّنْ ذِکْرِ نَبِيِّ

شجر طنبوی کہ بیت السلطنت لکھنؤ میں پنج مطبع سنگین کی طبع ہوا
 تمام ہوا جو کہ یہ نسخہ اصل نسخہ مصنف سی کم تھا اس فقیر نور الدین احمد نے
 تلاش کر کی انعام کو پہنچایا

علاج واسطی طلی ہوئی کی جس کا بدن آگ سی جلجلاوی تو ادھر اس منتر کو پڑھی
 اَذْهَبِ الْبَاسَ رَبِّ النَّاسِ اَشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا اِلهَ اِلَّا اَنْتَ
 اور اگر کہیں آگ لگی ہو تو علاج اوکا یہی کہ ادھر آگ کی سامنی کھڑا ہو کر پھر کہنا
 شروع کریں **ف** غلانی کہا ہی کہ یہ علاج بہت ہی خوب ہی جزیلی اپنی آیت
 میں اس علاج کو بیان کیا ہی علاج واسطی دفع دہم غوث کی جس کیکو دہم
 ادنیٰ بے گئی کا تو چاہیے اوکو کہ اوس وقت اس کلمہ کو کہ باری اَللّٰهُمَّ
 لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُكَ وَلَا طَيْرَ اِلَّا طَيْرُكَ وَلَا اِلَهَ غَيْرُكَ اور بعضی
 روایت میں آیا ہی کہ یہ کہی اَللّٰهُمَّ لَا بَاقِيَ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ
 وَلَا يَنْفَعُ بِالْسَيِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا اَهْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ
ف جانا چاہی کہ حدیث شریف میں آیا ہی کہ بے شک ہی ایک نوع
 کا شرک ہی مسلمانوں کو چاہی کہ اس سے بہت ہی پرہیز کریں اور اپنی اہل عیال
 کو بھی اس مرض سی بچاوی کیونکہ اس زمانہ میں اکثر لوگ گرفتار ہو رہی ہیں
 بعضی لوگ چھینک ہوئی سے کام نہیں کرتے ہیں اور بعضی لوگ جانوروں کے ساتھ
 سکون دیا کرتے ہیں کوئی بلی کے رستہ کاٹنی سے کھڑا ہو رہتا ہی اور کوئی
 صبح کو بذر اور بھٹی کے نام سے خفا ہوتا ہی اور کوئی تیتڑ کی بولی سی خوش
 ہو جاتا ہی اور کوئی لونڈی غلام اور بھڑکیو بد قدم جاتا ہی اور کوئی مکان کو
 منحوس سمجھتا ہی اور اسی طرح بعضی لوگ عیدین میں اور ماہ صفر میں کھاج کو
 برا جانتی ہیں اور حالانکہ حضرت عابثہ کا کھاج شوال ہی میں ہوا ہی اور

اس طرح کوئی بخوبی کے کہنی پر چلتا ہی اور کوئی خال کھلواتا پھر تباہی ہو حضرت نے
 ان سب باتوں کو باطل کیا اور فرمایا کہ اگر شیطان نکو دہم میں ڈالی اور دلمین
 اگر کہی کہ غلامی حیرین بد شکنی ہی اور غلامی ہرین نخوت ہی اور غلامی جانور
 یا کوئی غلام بد قدم ہی تو اس وقت اس کلمہ کو کہہ لیا کہ واسکی برکت سے
 دہم تھارا دفع ہو جاوے گا اور اگر بالفرض اس میں نخوت ہی ہو دیکھی تو خدا
 تعالیٰ اس کلمہ کے کہنی سے اسی دفع کر دیو کا غرض اس بیان سے یہی کہ اس
 مرض سے ہر مسلمان کو چاہیے کہ اپنی تین بچاؤں اور اپنی رب پر ہر کام میں
 پیر و سا کری اور اگر کسی کام میں اس کو شک پڑی اور معلوم نہ ہو کہ غلامی یا
 بری حق پہلی ہی یا بری تو خال و خیرہ کی بدلتے میں استخارہ اختیار کری اور
 چاہی کہ سات دفع متواتر ہر روز کیا کری چنانچہ ابن سنی نے روایت کی کہ
 انس ابن مالک سے کہ فرمایا حضرت نے کیا انس جب نیت کرے کسی کام کا تو
 استخارہ کر اپنی رب سے سات بار پھر دیکھ اوپر کلمہ کہ جو آئی تیری دلمین اسے
 کہ بھلائی اس میں ہی یعنی سات دفع کے بعد جو بات آجادی تیری دلمین تو جانور
 کہی ارادہ تو حق تعالیٰ کا اور اس میں بھلائی ہی برے واسطے اور جاننا
 چاہی کہ استخارہ چھوٹے چھوٹے کاموں میں کرنا خوب بہنیں ہی جیسے کہ بعضی
 لوگ کیا کرتے ہیں کہ آج کھانا کھائے یا کونسے حکیم کا علاج شروع کبھی بلکہ
 بعضی لوگ گناہ اور متناہی استخارہ دیکھ لیا کرتے ہیں سو اس کو دہم کہتی ہیں
 کہ برائی کاموں میں استخارہ کرنے کا مضائقہ بہنیں ہی جیسے علاج کرنا اور سفر کا

جانا اور کسی سے تجارت میں شراکت کرنا اور لڑائی پر جانا سوا طرح کے کاموں
 میں استخارہ کرنا خوب ہی اور ترکیب استخارہ کی یہی کہ جب قصد کری کسی کام کا
 تو اول وضو کری پھر دو رکعت نفل پڑھی پھر بعد اسکی یہ دعا کری اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
 اَسْتَعِیْزُ بِكَ بِعِلْمِکَ وَ اَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَ اَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ
 الْعَظِیْمِ فَانِّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ
 الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ کُنْتُ تَعْلَمُ اَنْ هَذَا اَمْرٌ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ
 وَ مَعَاشِیْ وَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَ اٰجِلِیْ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَ یَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَادِلْ
 لِیْ فِیْهِ وَ اِنْ کُنْتُ تَعْلَمُ اَنْ هَذَا اَمْرٌ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ
 وَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَ اٰجِلِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَ اَعْرِضْ بِنِعْمَتِکَ وَ اَقْدِرْ
 لِیْ الْخَیْرَ حَبِثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ ۝ پھر اس دعا کو پڑھ کر قبل کی طرف
 موہنے کے سورہی اور بعد اسکی کیسے بات نہ کری پھر صبح کو اس کے دل میں جو آجاو
 اسکو اپنی رب پر پھرو سا کر کمی کرنی لگی اور اگر کچھ معلوم ہو وی تو دوسری روز
 پھر اسکو کری اسی طرح سات دن تک ہر روز کیا کری آخر کو جو احوال ہو دیکھا
 وہ کھل جاوے گا و اسے علم باسرا رہ اور یہ جو استخارہ لوگوں نے نکالا ہی کہ کہیں
 شیخ کے دانوں پر کرتے ہیں اور کہیں اونٹنی پر کرتے ہیں سو یہ استخارہ بدعت
 ہی اور اسکا یقین کرنا بالابتدع ہی **علاج** واسطی دفع تکبر کے حدیث
 شریف میں آیا ہی کہ جب آدمی آئینہ دیکھی تو یہ دعا کر لیا کری اَللّٰهُمَّ
 کَمَا اَحْسَنْتَ خَلْقَیْ فَاحْسِنْ خَلْقَیْ وَ حَرِّمْ وَ جِہَنِّ عَلَی السَّارِ

اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ یہ کہی **الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي سَوَّى خَلْقِي وَاحْسَنَ**
صُورَتِي وَذَانِ مَتْنِي مَا شَأْنُ مِنْ غَيْرِي وَت جنسی علمانی کہا ہے
 کہ حکمت اس میں یہ ہے کہ شاید کسی کو اپنی صورت دیکھ کر کبراً جاوی تو اس کو چاہی
 کہ اس وقت اپنی خالق کی تعریف کرنی لگی اور کہی کہ میں اپنی تین آب بہن بنایا ہوں
 کہ میں کبر کروں بلکہ اس خالق نے بھی بنایا ہے کہ جسکی میں تعریف کرتا ہوں اسے
 اعلم باسراہ علاج واسطی دفع دانت و گوش جذری فی ابی کتاب میں
 سو تو فاروایت کی ہے کہ جو شخص اپنی چسپنی کے وقت کہی **الْحَمْدُ لِلَّهِ ذِي**
الْعِلْمِ عَلَى كُلِّ حَالٍ مَا كَانَ نَادِيكَ دانت کی درد کو کہی وَت یعنی
 جو کوئی چسپنہ کی وقت استعمال رکھی اس کلمہ کا تو اسکی کاین اور دانت میں
 درد کہی ہو و یگا علاج واسطی دفع شرماء کے جامع صغیر وغیرہ میں آیا
 ہے کہ جب دیکھا کرتے حضرت چاند کو تو اسے دعا کو پڑھا کرتے ہی **اللَّهُمَّ**
أَهْلَهُ عَلَيْنَا بِالْإِيمَانِ وَالْأَمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّي
وَذَبَكَ اللَّهُ وَت علمانی کہا ہے کہ اس دعا میں دو طرح کی حکمت ہے ایک
 تو مشرکین پر ردی کہو کہ وہ لوگ چاند کو پوجا کرتے ہیں سو حضرت نے جب کہا
 کہ اے بار خدا یا مبارک کہ دی ہمارے اس چاند کو تو انہوں نے جانا کہ یہ لوگ سوا
 اسے کے دوسرے نہیں مانگتی ہیں بلکہ سب کو اس کا محتاج جانتے ہیں اور دوسرے
 حکمت یہ ہے کہ اگر حق تعالیٰ نے اس میں کوئی برائی رکھی ہو دے تو اس
 دعا کی برکت سے وہ برائی بھی دفع ہو جاوی اس سوا حضرت عائشہ کو فرمایا

کرتی تھے کہ پناہ مانگ اے عایشہ اوسکی برائی سے اسیواسطی اپنی امت کو یہ دعا
 سکھائی تو کہ ہر چینی کے شرسی پناہ میں رہیں اور قدر و عترت کو تلاش نہ کریں
 اور کسی بخوی سے نخوت اور غر خوت کو دریافت نہ کریں پھرین کیونکہ اس دعا کرنی
 سی تمام ہینا اوسپر مبارک ہو گیا اب جو کام جس تاریخ میں چاہی اوس تاریخ
 میں کیا کری اور بخوی وغیرہ کا پوچھنا حوالہ شریکین کے کوئی علاج واسطی
 شرکوت کی جب جائد گھن اور سورج گھن ہو تو چاہی ہر سال کو کہ جب تک
 وہ صاف ہندی تب تک نماز پڑھی اور دعا کری اور بکیر میں مشغول ہوں نماز کو
 صدقہ دیوی کیونکہ ان سب کا بیان حدیث شریف میں آیا ہی اور حضرت کا یہی
 معمول بھی تھا کہ اوسکے صاف ہونی تک نماز پڑھا کرتی تھی اور فرمایا یہی ہے
 اپنی امت کو کہ جب دیکھو تم اسکو یعنی گھن کو تو دعا کیا کرو اور نماز پڑھا کر وہاں
 کہ وہ صاف ہو جاوی مگر سورج گھن میں جماعت کے ساتھ دو نفل پڑھی اور
 جائد گھن میں اکیلا اپنی گھر میں پڑھا کری اور ترکیب اس نماز کی یہی کہ عید گاہ
 میں یا مسجد جامع میں امام جمعہ کے ساتھ سب ملکر اس نماز کو پڑھا کریں مگر قرأت
 اسمین طویل پڑھی کیونکہ حضرت فی پہلی رکعتیں بقدر سورہ بقرہ کے اور دوسری
 رکعت میں بقدر سورہ آل عمران کے پڑھا ہی اور اگر نماز میں تخفیف کری تو دعا
 بڑی دیر تک کیا کرے یہاں تک کہ سورج روشن ہو جاوے اور جائد گھن میں
 ہر شخص اکیلا اکیلا پڑھا کری یہاں تک کہ گھن اوسکا چھٹ جاوے اور اسطرح اگر آذنی
 بہت آیا کری یا مہینہ ہمیشہ بڑے یا زلزلہ بہت ہو اری یا دنکو اندھیرا ہو جاوے

با و با بہت پھیل جاوی توان سب کا علاج ہی ہی کہ اکثر نماز نفل پڑھ کرے اور خیرات کیا
 کرے اور دعا میں ہر وقت مشغول رہے اور ذکر اسد کا زبان پر جاری رکھے اور گناہوں
 سے ہر دم توبہ کیا کرے کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ جب دیکھا کہ کسی چیز کو ان چیز دین سے
 تو کبیرا کر دوڑا کر و طرف نماز کے اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ یہ نہ انبان میں اسبل
 کی قدرت کی ڈرانا ہی ساتھ اون کے اپنی بند و نکو سوجب دیکھا کہ وہم او نکو تو کبیرا کر دوڑا
 کر و طرف اسد کے ذکر کے اور دعا کے اور استغفار کے اور بعضی روایت میں آیا ہے
 کہ جب دیکھو تم اسکو یعنی گھن کو تو دعا کیا کرو اور کبیرا کر د اور خیرات کیا کرو پس ان
 روایتوں سے معلوم ہوا کہ ایسی وقت ہو و لب میں مشغول ہونا مکمل حیا کی سب سے
 علاج واسطے دفع شر و بق کے ابن عمر سی روایت آئی ہے کہ حضرت جب بنا کرتے تھے
 اگر کب بجان تو کہا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تَقْلِبْ لَنَا
 بَعْدَ اِيَّاكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ و علما نے کہا ہے کہ جب بجلی بہت چمک کرے
 اور کرک بہت ہو کرے تو اس دعا کو پڑھا کرے اسکی برکت سی بجلی کے شر سے امن میں
 رہی کا اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ جو شخص بکے اس کلمہ کو تو بجلی کے شر سے حق تعالیٰ
 او سکو نگاہ میں رکھے گا اور وہ کلمہ یہی سُبْحَانَ الَّذِي سُبِّحَ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ
 وَ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ علاج واسطے شر ہوا کے ابو ہریرہ روایت آئی ہے کہ فرمایا
 حضرت فی کہ ہوا کبھی آتی ہی رحمت کی ساتھ اور کبھی آتی ہی عذاب کے ساتھ پس برا کہا
 کرو او سکو اور مانگا کرو اس سے او سکے بھلائی کو اور پناہ مانگا کرو او سکی برائی سے
 اور حضرت عایشہ سی روایت آئی ہے کہ جب آندھری چلا کرتی تھی تو حضرت یہ بنا کرتی تھے

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ
وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ رَافِقِهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ

بعضی روایت میں آیا ہے کہ یہ ہے اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا لِي سَكِينَةً
وَلَا تَجْعَلْهَا رُجْمًا اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَلَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا

اگر انہی کے ساتھ انہ میرا ہی ہو وی تو مودتین کو بھی پڑا کرے اور اگر سفر
میں منزل پر جا کر اتری اور یہ کلمہ کہے تو خدا تعالیٰ سفر کی جمیع آفات کے پناہ
میں رکھتا ہے اور وہ کلمہ یہی اَعُوذُ بِكَ كَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ
شَرِّ مَا خُلِقَ اور جانا چاہیے کہ حضرت کا معمول تھا کہ جب ابراتا تھا تو ب
کام چھوڑ دیتی تھے اور یہ دعا کیا کرتے تھے اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ
مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ پھر اگر حق تعالیٰ اوسکو کہول دیتا تھا تو کہل جاتا تھا اور اگر برستا
تھا تو پہلا پانی حضرت اپنی بدن مبارک پر پڑا کرتے تھے و علمانی کہا ہے
کہ حکمت اس میں یہ ہے کہ پہلا پانی برسات کا فایہ کرنا ہی صحت بد کو چنانچہ
جالیوس نے کہا ہے کہ پہلا پانی برسات کا سال بہر کی حرارت کو دور کرتا ہے اس
اعلم علاج واسطے دفع حاجات کی حدیث میں آیا ہے کہ جس کی کو حاجت
ہو وی اسے سی یا کسی آدمی سے تو چاہی اوسکو کہ پہلو وضو کرے خوب طرحی
بہر دور کھت بڑی پھر تعریف کری اس کی اور درود بھی اپنی بی بی اور بعد اسکے
کہی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اسْتَلْكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعِزِّ قُدْرَتِكَ

مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بَرْءٍ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِسْمٍ
لَا تَدْعُ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَتًّا إِلَّا فَرَجْتَهُ وَلَا حَاجَةً
هِيَ لَكَ رَضِي إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا رَحِمَ الرَّاحِمِينَ ۝ اور اگر قرضداری
ہو دی کسیکو یا کوئی بیمار ہو دی یا اور غم کسی طرح کا لاحق ہو دی تو حَسْبِيَ
اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ اس کے حق میں نریاق مجرب ہی اور اس فقرے اپنی
پرورش سی یعنی مولوی عبدالقادر صاحب کے سنہای کہ اگر کوئی عہد مہذب
کے پانچ سو دفعہ اسکو ہر روز پڑھا کری تو حاجت روائی کے واسطے بی نظیری
اور بعضی روایت میں آیا ہی کہ اگر کسی پر مشکل بڑی تو یہ کلمہ کہا کری اَللّٰهُمَّ
لَا سَهْلَ إِلَّا مَا جَعَلْتَهُ سَهْلًا وَ اَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ سَهْلًا اِذَا
شِئْتَ اور اگر خواب میں ڈری تو اس کلمہ کو کہا کری اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ
الَّتِيْ اَمَرَ مِنْ غَضَبِهِ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هُمْزَاتِ الشَّيْطَانِ
وَ اَنْ يَّحْضُرُوْكَ ۝ اور اگر کہیں جنگل میں رستہ بھول جا دی تو اس کا علاج
یہ ہی کہ آیت الکرسی پڑھنا شروع کری اسکی برکت سی رستہ مہیا دیگا علاج
واسطے رد ہونے دشمن کے اگر کوئی کسیکا دشمن ہو تو چاہی اسکو کہ یہ
دعا پڑھا کرے اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ حُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ
شُرُوْرِهِمْ ۝ بعضے علما نے کہا ہی کہ اسکے پڑھنی کے ترکیب یہ ہی کہ
کسی ایسی مکان میں پڑھ کر آکھنو کو بند کر لیوی اور اس دشمن کو اپنی تصور میں
سامنی رکھ کر دو سو دفعہ اس دعا کو پڑھی ہر بعد اسکے اسکی جانی پر ہونک

ہووی حق تعالیٰ کے کرم سے چند روز میں وہ دشمن رو ہو جاوے گا لیکن اگر وہ دشمن
 سلمان ہو تو اول و آخر اس دعا کے درود ہی پڑھے اور ہمیں تو فقط اسی دعا کو
 پڑھ کر ہی اور حدیث میں آیا ہی کہ جو کوئی غم میں گرفتار ہو و اس دعا کو پڑھے
 تو خدا تعالیٰ اس کی غم کو دور کرنا ہی اور اس کے غم کے بدلے خوشی کو مقرر فرماتا ہی دعا
 بِسْمِ اِلهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَّتِكَ نَا صِبِّتِیْ بِیَدِیْكَ مَا حِضْ
 فِیْ حُكْمِكَ عَذْلُ فِیْ قَضَاؤِكَ اَسْئَلُكَ بِکُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَكَ
 سَمَّیْتَ بِهٖ نَفْسَكَ وَاَنْزَلْتَهُ فِیْ کِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهُ اَحَدًا مِنْ
 خَلْقِكَ اَوْ اسْتَاثَرْتَ بِهٖ عِلْمَ الْغِیْبِ عِنْدِكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ
 رِیْسَ قَلْبِیْ وَتُوَدِّ بَصْرِیْ وَجِلَاءَ حُزْنِیْ وَذِهَابَ هَمِّیْ عِلَاجَ
 ہر ای دفع سختی و غیرہ کے جو کوئی کسی سختی میں یا کس طرح کے غم میں جبران ہو وی
 یہ کہا کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ
 السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَاحِدٌ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
 تَلَّوْهُمُ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ عِبَادِكَ ۝ اور جس سوداگر کو منظور ہو
 کہ میرا مال زیادہ ہو جاوی اور مجھ کو کوئین عزت ہو وی تو چاہی ہی اس کو کہ جب
 کسی جگہ مال لینے جاوی تو پہلے ان پانچ سورتوں کو پڑھ لیا کر ی قل یا اور اذا جا
 او ر قل جو اسہ اور معوذتین یہ علاج حضرت نبی جبرائیل مٹیم کو بتایا تھا اور اگر
 جنگل میں جاوے کسی کا گم ہو جاوی تو پکار کر کہی تین بار کہ ای اسہ کے بند و میری
 مدد کرو اس حدیث کو بخزری نے باب السفر میں بیان کیا ہی و بعضی علماء

کہ جو کہ مراد بنا و منی اس جگہ جخل اور گانوک کے بہنی والے ہیں کیونکہ وہ لوگ اکثر
 کہتے ہیں کہ غلٹان چور غلٹانے لگا تو میں یا غلٹانے جخل میں رہتا ہی ہوں اور سیکھا
 کہ اسے شہید رحم کہا اور اسے لکھا دیوین اور بہنے غلامی میں ہیں کہ مراد بندوں کے
 اس جملہ فرشتے ہیں کہ جو ان کی حق تعالیٰ کے حکم سے نکالے جاتی کیا کرتے ہیں گویا یوں
 کہتا ہے کہ اسی اس کے بند اس جخل میں رہا ہے اور جاتا رہا ہی میں ہی اسی تلاش
 کرتا ہوں اور تم ہی اوسی دہو نہ ہو کیونکہ تم نکالے جاتے ہو چھبر مالک کی طرف سے
 اور نکالے جاتے ہیں کام ہی کہ اسے علی ساری باتوں کی نکالے جاتی کری واسطہ علم
 اور مراد اور حزی سے باب السفر میں روایت کی ہے کہ اگر کوئی شخص جو
 کہ کسی اور چیز سے تو اس کے واسطے دایر ثابت قریش کا پڑنا امان
 و اسلح واسطے دفع شر سوار کے حدیث میں آیا ہے کہ حضرت سوار
 کہ فرمایا ہے بِسْمِ اللّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ
 لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اور صاحب
 عین الحجاب نے فرمایا ہے کہ میں نے روایت کی ہے ابو درداس سے
 کہ فرمایا ہے کہ میں نے سوار ہو کر اس دعا کو کہی تو جا فور کہتا ہے کہ
 اے برکت دیوی ہو کہ جو کہ جت تیرے کوروا کری اور تیری سفر میں برکت کری و علی
 بِسْمِ اللّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا
 لَمُنْقَلِبُوْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

وَعَلَيْهِ السَّلَامُ **صرف** بعضی علما کی کہابی کہ حکمت اس میں یہی کہ اس دعا کی
 برکت سی جافورتا بعد از چوتہائی اور اس کے شر سے پناہ میں رہنا ہی اور بعض
 کہتے ہیں کہ حدیث میں آیا ہی کہ نخت نین چیز میں ہی ایک کہوڑا دوسرے کہ
 قسری عورت سواس دعا کی برکت سی کہوڑی کی نخت دور ہو جاتی ہی اور گہری
 نخت دور ہونیکے واسطے یہ دعا ہی **اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَرْجِ وَ**
خَيْرَ الْخَرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَ لِحَنَّا وَ بِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَ عَلٰی رَمْنَا وَ كَلْنَا
 اور جب عورت کو نکاح کر کے گہر میں لاوے تو اس کی نخت دور ہونیکے واسطے
 وہ دعا ہی کہ جبکایان مفہم نکاح میں اوپر ہو چکا ہی بہر بیان کرنا اس کا کچھ ضرور
 نہیں ہی اور بعض کہتے ہیں کہ کہر کی نخت یہ ہی کہ مکان تنگ ہووے اور پردوسی
 اس کے بد ہون اور کہوڑی کی نخت یہ ہی کہ مونہہ زور ہووے اور موزہ پکڑتا ہووے
 اور سواری دینی میں شوخی کری اور عورت کی نخت یہ ہی کہ لڑاک ہووے اور اپنی
 خاوند کی حرمت بھوتی بہری یا بد شکل ہووے مگر یہ قول ضعیف ہی کیونکہ بعض عورت
 اگرچہ بد شکل ہوتی ہی مگر بڑی دیندار ہوا کرتی ہی اور اپنی خاوند کی فرمان برداری
 بہت کیا کرتی ہی سو ایسی عورت کو منحوس سمجھنا صرف نادانی ہی کہ بد شکلی کے
 ساتھ بد دین ہووے اور لڑا کر اپنی خاوند سے تو ابدہ اس کے برابر کوئی منحوس
 نہیں ہی غرض اس بیان سی معلوم ہوا کہ نخت ذاتی کسی چیز میں نہیں ہی اگر ہی تو
 اس کے اوصاف میں ہی پس جس چیز میں صفت بد دیکھی تو جانی کہ یہ چیز بد
 کی راہ سی منحوس ہی اور اگر اس چیز میں صفت دیکھی تو سمجھی کہ یہ چیز

نیک سعت کی راہ سی مبارک قدم ہی خواہ وہ لوندی غلام ہو یا عورت ہو
 یا کھوڑا ہو یا گھر ہو اسی جگہ سے معلوم ہوا کہ کیسے ابن مسعود سی بوجھا کر
 نخت کس چیز میں ہوا کرتی ہی ابن مسعود نے اسکی زبان کی طرف اشارہ کیا
 یعنی نخت آدمی کی زبان میں ہی اگر کلمہ نہند سے خلقت کے حقیقین اچھا نکلا
 تو سیکے نزدیک مبارک ہو جانا ہی اور اگر کسیکی برائی کری تو سیکے نزدیک
 برا ہو جانا ہی یہی اسکا مبارک اور منحوس ہو جانا ہی بلکہ اسی زبان سے
 مسلمان ہو کر حق تعالیٰ کے نزدیک مبارک ہو جانا ہی اور اسی زبان سے کافر
 ہو کر اس کے نزدیک منحوس ہو جانا ہی کیونکہ آدمی کے واسطے اس کے زیادہ
 نخت کو فنی ہو دیگی کہ ہمیشہ آگ میں جلا کر ی پس اس فقرہ سے معلوم ہوا کہ
 نخت اور میں دینداری اور بد دینی میں ہی اگر دینداری ہی تو مبارک قدم ہی اور
 اگر بد دین ہی تو منحوس ہے اور جانا چاہی کہ حضرت کہی تو سوار ہونی نہی کھڑی
 بر اور کہی خچر پر اور کہی ناتہ پر اور کہی دراز گوش بر اور عادت مبارک یہ
 تھی کہ اپنی ہر چیز کا نام رکھا کرتے تھے چنانچہ ایک دراز گوش کا نام عیض تھا
 بادشاہ قبط نے بطور تحفہ کے حضرت کو بھیجا تھا اور ایک دراز گوش کا نام
 عیض تھا فراتہ بن عمر ایک سردار تھا اوسنی نڈر گزرانا تھا اور ایک خچر کا
 نام دل لیا تھا اور رنگ اس کا سفید تھا اسکذیہ کے بادشاہ نے تحفہ بھیجا تھا
 اور ایک خچر نصہ تھا وہ بھی ایک سردار نے تحفہ کر کے بھیجا تھا در سو اس کے
 حضرت کی سواری کے اور یہی خچر تھے مگر اس رسالہ میں بیان اور کا اختصار کے

واسطے جو رد یا کیا ہی اور حضرت کی ایک ناک کے نام ہا عفتبا اور ایک نام ہا
 قصر اور ایک کا نام ہا جہ عار اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ تینوں نام ایک ہی
 ناک کے تھے واسطے علم اور ایک کہوڑا کا نام ہا شکب اور رنگ اور شکایت
 ہا اور چاروں پاؤں اور پشانی سفید تھی اور دس اوقبہ کو خریدتا ہا اور اوقبہ
 کہتے ہیں چالیس درہم کو اور ایک کا نام ہا مخرج اور رنگ اور سفید ہا
 اور ایک کا نام ہا طراب کسی سردار نے حضرت کو تحفہ کر کے بھیجا ہا اور ایک
 کا نام ہا حیفت یہ بھی بطور تحفہ کے کسی سردار نے بھیجا ہا اور ایک کا نام لذاق
 ہا بادشاہ قبطی نے مذکور لانا ہا اور ایک کا نام ورد ہا سرخ رنگ اور کل اذام
 ہا تیم داری نے بطور تحفہ کے حضرت کو بھیجا ہا اور حضرت نے امیر المؤمنین عمر
 بن الخطاب کو عطا فرمایا ہا اور ایک کہوڑی کا نام سنجہ ہا حضرت نے ایک
 اعرابی سے دس اونٹ دیکر خریدہ ہا اور ایک کا نام بحر رنگ سفید اس کہوڑی کو
 میں نے سودا گروں سے مول لیا ہا اور ایک کا نام یعوب ہا ف اور جانا
 چاہیے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ بہتر کہوڑا مشک کی ہی کہ جسکی پشانی اور ناک
 سفید ہو اور ہر بعد اسکے وہ بہتر ہی کہ رنگ اور شکا مشک ہو وی اور چاروں
 یا تین پاؤں یا دو پاؤں اور سفید ہو دین پر اگر مشک ہی ہم نہ پہنچی تو کیت ہو
 اسی نشانوں کے ساتھ کہ جو اوپر بیان ہو چکی ہیں یعنی کیت سفید پشانی اور سفید
 ناک والا ہو یا کیت سفید پشانی اور سفید پاؤں والا ہو اور بعضی حدیث
 میں آیا ہے کہ کیت اور بھکیان کہوڑا لیا کر ونا اشقر اور بھکیان لیا کر و اور

اچھا خاصا گھوڑا اور اس قدر بے فرق ہی کہ الرجال اور دم اوسکی کالی بدوی
 اور ملکیت اور دم اور رجال اوسکے سرخ بدوی قوت و شہرت اور ملکیت
 اوسکو تھے تو اس جہلی سرخمن تھوری سے سپاہی چاہی ہو وہ اور اگر
 اس رنگ بدوی بہن کو سفید یا سرخ لے لیا کری غرض اس تقریر سے ہم ہر
 اور حضرت کو رنگ بدوی بہن کے مسلمان کو چاہی کہ حتی المقدور اس سطر کی
 رنگ کا گھوڑا خریدہ کری **ف** اور حضرت کی ایک نواری تھی اوسکا نام تھا ذوالفقار
 اور کمانہ ہم تھا ذوالبنداد اور ترکش کا نام تھا ذوالخج اور ذریع کا نام تھا
 انت الفضول اور نیزہ کا نام تھا تیا اور سپر کا نام تھا ذقن اور زین کا نام
 داج پھونکا کا نام تھا الغر اور ایک چھری تھی کہ غار کے وقت اوسکو نثر
 بنایا کہ وہ تھی اوسکا نام تھا سترہ اور ایک چھری تھی کہ اوسکو بہتین رکھا کرتی
 تھی اوس کا نام تھا مشوق اور ایک سقا عن تھی اوس کا نام تھا جامع اور ایک
 چھری کا نام تھا نمر اور ایک دھڑکا برتن تھا اوس کا نام تھا صادر اور ایک آئینہ
 تھا نہ دینے کا اوس کا نام تھا مائتہ یہ روایت ہی طرانی بن ابن عباس سے
 آئی ہے **ع** صالح واسطے محافظت کے حدیث میں آبابی کہ جو کوئی نیا
 کپڑا پہنی اس دعا کو پڑھی اور پڑا انا بڑا اعد کی راہ میں دیوی تو ہمیشہ حق
 تعالیٰ کی امان میں اور حفاظت میں رہی گا اور وہ دعا یہی **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ**
یَسَّارَ فِی مَا اُوْدِرَیْ بِہِ عَلَیْکَ وَ اَیُّکَ فِی سَبَیْلِ حَیَاتِیْ اور جس کے
 منظر ہو وہی کہ میرا ستر بن اور شیاطین بہت نہ کہہ کرین تو چاہی اوسکو

کہ وقت بڑا اوتارنے کے اس کلمہ کو کہا کرے بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ
 اِلَّا هُوَ حصن حصین کے بغض حواشی میں انس ابن مالک سی اس روایت کو بیان
 کیا ہی اور اس طرح اگر کوئی چاہی کہ وقت قضائی حاجت کے میرا ستر جن اور
 شیاطین نزدیکہ سکین تو چاہی اوسکو کہ بسم اللہ کہ کر اوس جگہ قدم رکھی کیونکہ
 اکثر لوگ اس جگہ غافل ہیں کہ آدمیوں سے تو پردہ کرتے ہیں مگر جن اور شیاطین
 اونسے ستر دیکھا کرتے ہیں سو حضرت نے اسکا علاج یہ فرمایا کہ جب کوئی قضائی
 حاجت کو جادی تو بسم اللہ کہ کر جادی تو کہ جن اور شیاطین سے ہی پردہ
 ہو جادی اور زمین کے سوراخ میں پشاب بکھا کر کیونکہ اسے ضلل اسب کا
 ہو جاتا ہی اور بغض عثمانی بکھا ہی کہ بچا نہ میں جادی تو ہو گا کڑی اسلی کہ اس
 انسان پیدا ہوتا ہی اور بت روا ہو چکے تو اوس جگہ سے اوسوقت ہتھ ہڑا
 ہو کر کیونکہ اس سے بوسیر پیدا ہوتے ہی اور سر کو اپنی دبانگ بیا کر
 واسطے کہ اس سے فراغت جلد ہو جاتی ہی اور اپنی بخت کو اوس جگہ دیکھا تو
 کہ اس سے گناہ میں فرق پڑ جاتا ہی اور اوس جگہ کسی سے باتیں نہ کیا کر اس
 حرکت ہی حق تعالیٰ کا غضب نازل ہوتا ہی اور جو کوئی طرح طرح کی نکت کہا تو اور بکھا نہ
 مس کلمہ کہ بکھا کر تو وہ نکت ہی حساب ہو جاتی ہی اَحْمَدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هُوَ شَیْعَانَا
 وَادَاَنَا وَانْفَعْمَ عَلَیْنَا وَافْضَلْ عِیَالِج واسطے حفاظت بدن کے جس
 کلمہ کو منظور ہو کہ حق تعالیٰ میری عمر کو دور کری اور مجھ کو اپنی نجا بہانی میں رکھے
 اور چاہی اوسکو کہ بعد ہر نماز کے اپنی سر پر ہاتھ رکھی اور یہ کہ بِسْمِ اللّٰهِ

لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ اللَّهُمَّ اذْهَبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحُزْنَ
 اور جو کوئی بعد نماز کے آیت الکرسی پڑھا کری تو خدا تعالیٰ کے امان میں رہے گا اور
 نماز تک چنانچہ طہرائی سے ان دونوں کو بے گویاں کیا ہی عسلج واسطے رفع شدت
 کر کے جس شخص پر کسیر حکاغم آوی یا سختی آوی تو ہر اذان کے ساتھ خود ہی
 اذان کلمہ کو کہتا جاوی پر بعد اسکے اس دعا کو کہے اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدُّعَا
 الصَّالِحَةُ الْمُسْتَجَابُ لَهَا دَعْوَةُ الْحَقِّ وَكَلِمَةُ النُّفُوسِ أَحْيَا
 عَلَيْهَا وَآمِنًا عَلَيْهَا وَابْعَثْنَا عَلَيْهَا وَاجْعَلْنَا مِنْ خَلْدِ أَهْلِهَا
 أَحْيَاءَ وَآمِنًا بِهَا پھر بعد اسکے مانگی اس سے حاجت اپنی عسلج واسطے
 بدخواہی وغیرہ کے جس شخص کو نیند نہ آوی یا خواب میں ڈراوہی یا کسی مکان میں اکیلا
 ہو تو یہ کلمات کہاری اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَ
 وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمْزَاتِ الشَّيْطَانِ وَمِنْ كُلِّ مَكْرُوهٍ
ف عبد اسے ابن عمر دینی بڑی لڑکوں کو سکھا دیا کرتے تھے اور جو ٹوٹکی کلین
 اس کو کہہ کر ڈال دیا کرتے تھے اور واسطے بدخواہی کے یہ بھی دعا مجرب ہے اللَّهُمَّ
 غَاذِي النَّجْمِ وَهَادِي الْعَيْنِ وَأَنْتَ حَيُّ قَيُّومٌ لَا تَأْخُذُكَ
 سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ اهْدِ لَيْلِي وَأَنْهَ عَيْنِي اور حدیث
 میں آیا ہے کہ جب شام ہو اکر ی تو ابی لڑکوں کو باہر غلنی نہ دیا کرو اس لمی کا وقت
 شیطان ہلا کرتے ہیں **ف** علمانے کہا ہی کہ سب اسکا یہی کہ شیطان
 کی آنکھ سورج کے روبرو نہ رہیں سکتی ہی سو جس وقت شام ہوتے ہی تو ہزار بار

اپنی جگہ سے نکل پڑتے ہیں پس آج واسطے حضرت فی منیع کیا کر شاید کوئی لڑکا
 اونکے سایہ میں نہ آجائے اور جب سونیکا ارادہ کری تو بسبب اسے لہر دروازہ اپنا
 بند کری اور چراغ کو گل کر دیا کرے اور پانی کے برتن اسے صاحب کا نام لیکر دھپک
 دیا کری اس نام کی برکت سی اوس اے شیطان اوس گہر میں نہیں آتا ہی اور
 حدیث میں آیا ہی کہ جب آدمی اپنی پھونے پر تو اوسکو کسی چیز سی چاڑ لیا کری حکمت
 اس میں یہ ہی کہ کوئی جانور موزی اوس میں کہیں نہ رہا ہو وی اور جب قصد سونے کا
 کری تو اول وضو کری اور پھر داہنی کر وٹ پر لیٹے اور کال سے اپنا ہاتھ رکھ کر
 یہ دعا کرے رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ اور حدیث میں آیا
 ہی کہ جب تو اپنی پھونے پر آکر لیٹے اور پھر ہی سورہ فاتحہ اور قل ہو اللہ کو تو امن
 رہی کا بر بلا سے سواموت کے اور بعضی حدیث میں آیا ہی کہ قل ہو اللہ اور بخود
 کو پڑھ کر اپنی دونوں ہاتھیں دم کرے اور سر سے پاؤں تک تمام بدن پر اپنی قل
 لیا کرے اور کوئی برا خواب دیکھی تو بائیں طرف تین بار ہتھکا رہی اور اوس
 کر وٹ سی دوسری کر وٹ پر پھر جاوے اور اخوذ پڑھی اور بری خواب کو کیسے
 بیان کیا کرے اور اگر کوئی اچھا خواب دیکھی تو عالم کے روبرو دیا اپنی دوست
 کے روبرو اوسکا بیان کرے اور دشمن سی ہرگز اوس خواب کو بیان نہ کری اور
 جیسی منظور ہو کہ فلانی وقت میری آگاہی کیا کرے تو جائیے اوسکو کہ آخر
 سورہ کہف کا پڑھ سورہ بکرے ف اور علما نے لکھا ہی کہ جو چہت ایسے
 ہو کہ جسکے چار دیواری بنو وی تو اوس حسب ہر سونا خوب بین ہی اور

صبح تک صوابا کہی کہ تو کہ زمین شکوہ کنی ہی حق خالی سے کہ فلا ناندہ مجھ پر
صبح تک صوابا کہتا ہی اور بعضی روایت میں آیا ہی کہ صبح کا سونا روز بکو تنگ
کرنا ہی سنت اور جانا چاہیے کہ خواب میں قسم پر ہوتا ہی ایک تو غلبہ اخلاط
ہی ہو کر تا ہی اگر آدمی میں صفر کا غلبہ ہوتا ہی تو اکثر خواب میں زرد چیزیں
دیکھا کرتا ہی اور اگر غلبہ سودا کا ہوتا ہی تو سیاہ چیزیں دیکھتا ہی اور اگر ملیم کا
زور ہوتا ہی تو سفید چیزیں اور سودا کا دیکھا ہی دیتی ہیں اور اگر خون غالب ہوتا ہی تو
اکثر سرخ چیز اور آگ لگی پاتا ہی پس اس خواب کا کچھ اعتبار نہیں ہی اور ایک
خواب فقط آدمی کا خیال ہوا کرتا ہی جو باتیں اس کے خیال میں بہی ہوئی ہوتی
ہیں وہی باتیں اس کے خواب میں دکھائی دیتی ہیں سو یہ خواب بھی لائق تعبیر
نہیں ہی اور ایک خواب صرف عالم ارواح کی طرف سے ہوا کرتا ہی سو یہ خواب
لائق تعبیر کسی مگر تیسرے دینے والا کوئی عالم دیندار ہوگا اور نہیں تو ہر کسی کے درود
خواب بیان کرنا خوب نہیں ہی اور فرور شاہی میں لکھا ہی کہ جس شخص کی نماز فجر
اکل قضا ہو جایا کری تو جائی لو کہ کہ دستل بار رات کو ادا جانا ضرر اسے پڑے کہ
سورنا کرے اسکے بکرت سی کہی قضا نہیں ہونیکہ ہی اور قریب ہی کہ زیارت
حضرت کی بھی نصیب ہو جاوے اور جبکہ شوق ہو دی حضرت کی زیارت کا تو چاہے
ہو کہ کہ بعد نماز بشا کے چادر رکعت نفل کی قیمت سی ادا کری اور ایک رکعت میں
بعد نماز کے بعضی بھی اور دوسرے میں الم نشرح اور تیسری میں انا ازنا اور
چوتھی میں اذان اذان الارض اور بعد سلام کے ستر بار درود اور ستر بار

مستغفار بڑی بہرہاں مکان میں قبلہ کی طرف موہنے کے سورہے حق تعالیٰ جاہی کا
 تو مطلب حاصل ہو جاوے گا اور بعضی علما نے لکھا ہے کہ جو کوئی بر خواب دیکھی تو چاہیے
 اوسکو کہ تین بار بایں طرف ہتھکار دے اور اٹھوڑ بڑی اور اوہنے کہ دور کھٹ غار
 بڑی اور صبح کو کچھ خیرات کر دیوی تو خدا تعالیٰ اوسکو بڑی خواب کے شر سے پناہ
 میں رکھی کا علاج واسطے دفع شر حاکمون کے جس کی منظور ہو کہ حق تعالیٰ
 حاکمون کے شر سے بھی پناہ میں رکھی اور اونکے روپر دھجکوت ہو کہ اور اونکی روپر
 میں بری طرف سی محبت آوی تو چاہیے اوسکو کہ دربار جانکے وقت تین دفع اس
 دعا کو کہے یا کرے **اللّٰهُ اَعَزُّ مِنْ خَلْقِهِ جَمِيعًا اللّٰهُ اَعَزُّ مِمَّا اخَافُ**
وَاحْذَرُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَسْكُ السَّمَاءِ
اَنْ تَقَعَ عَلَيَّ الْاَرْضُ اِلَّا بِاِذْنِهِ مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فَلَانٍ وَجُنُوْدِهِ
وَأَسْبَاعِهِ وَأَسْبَاعِهِ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَللّٰهُمَّ كُنْ لِيْ جَادًا
مِنْ شَرِّهِمْ جَلَّ ثَنَاؤُكَ وَعَزَّ جَادُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ اور اگر یہ
 دعایا دہنوس کے تو اس دعا کو پڑھ کر تین دفع دربار میں جایا کری **اَللّٰهُمَّ اَلِ**
جَبْرِئِلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ وَاِلٰهَ اِبْرَآهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ
وَاِسْحٰقَ عَافِيْ دَلَا سَلِيْطَنَ اَحَدٌ مِّنْ خَلْقِكَ عَلَيَّ لِشَيْءٍ لَا
طَاقَةَ لِيْ بِهٖ عِلَاجٍ واسطے دفع و شفقت کی جو شخص کچھ کام
 کرے تب تک جایا کری اور محنت اور سہر بہت رہا کری تو سوتے وقت تیس
 اے سبحان اے اور تیس دفع الحمد اور چونتیس دفع اے اکر پڑھا کری

حق تعالیٰ کے حکم سے ہر کام میں محنت اور سے کم معلوم ہو آری گے کیونکہ حضرت
فاطمہ علیہا السلام نے حضرت سی شکوہ کیا کہ بچی پیسنے کے سبب میری ہاتھ میں
جھلے پڑے گئی ہیں اور محنت مجھ پر بہت رہتی ہی سو حضرت نے اذن کو بھی غسل بتایا
تو کہ محنت اور پھر سے کم ہو جاوے **ف** بعضی کتاب میں دیکھنی میں آیا ہی
اک اور اس روز سے اذن کو بچی پیسنے میں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا بچی خود بخود جل
رہی ہے **علاج** واسطے دفع امراض سخت کی جس مرض کے علاج سے حکیم لوگ
عاجز ہو جاوین تو جاہل روزانہ اس دعا کو جینی کی رکابی میں لکھ کر پلا دیا کرے
يَا حَيُّ حَيُّ لَا حَيُّ فِي دَيُّومَةٍ مُلْكِهِ وَهَقَائِهِ يَا حَيُّ چنانچہ اس
سلا جکو صاحب قول الجلیل نے بیان کیا ہی اور بعد اسکے کہا ہی کہ جینی دیکھا ہی
اپنی والد کو کہ زیادہ کہتے ہی اسپر سورہ فاتحہ کو یعنی اس دعا کے ساتھ سورہ
فاتحہ ہی لکھ دیا کرتے تھے **علاج** واسطے دفع بخار کے جو شخص اس منتر کو
لکھ کر مریض کے بازو پر باندھ دیا کری تو وہ مریض خدا تعالیٰ کے حکم سے جلد ندرت
ہو جاوی **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** بَرَاءَةٌ مِنَ اللَّهِ وَالْعَوْنِ عَلَيْهِ
إِلَى أَمْلَأِ الْمَلَأِ النَّاسِ كُلُّ النَّاسِ وَتَشْرِبُ الدَّمِ وَهَشَمُ الْعَظْمِ
أَمَّا بَعْدُ يَا أَمْلَأُ إِنَّ كُنْتُ مُؤْمِنَةً بِنَبِيِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَإِنْ كُنْتُ بِعَهْدِيَةٍ بِنَبِيِّ نُوَيْيٍ الْكَلِمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَإِنْ كُنْتُ نَصْرَانِيَةً بِنَبِيِّ الْمَسِيحِ ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَا أَكَلْتُ
بِفُلَانٍ بِنُ فُلَانِيَةٍ لَحْمًا وَلَا شَرِبْتُ لَهُ دَمًا وَلَا هَشَمْتُ لَهُ عَظْمًا

اَرْحَمُ رَحْمَةً اِلَى مَنْ اَتَّخَذَ مَعَ اللَّهِ اِلَهًا اٰخَرَ لَا إِلَهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ
 الْحَكِيمُ وَالْاَفَاقَتِ بَرِيَّةٌ مِنَ الْبَدِيعِ وَاللَّهُ بَرِيٌّ مِنْكَ
 حَسْبَ اللَّهِ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ
 وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ **علاج**
 واسطی دنع سرخی بدن کے جس کیس کا بدن سرخ ہو جاوی وہا کیسے بدن پر
 پرجا وین تو جابی اوسکو کہ اس منتر کے ساتھ علاج کری لیسیم اللہ الرحمن الرحیم
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ لِسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
 الْحَكِيمِ الْكَرِيمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ بِعِزَّةِ اللَّهِ
 وَقُدْرَتِهِ وَسُلْطَانِهِ أَيْهَا الرِّيحُ اجْبِئِي دَاعِيَ اللَّهِ فَمَالَهُ مِنْ
 مُلْجَاءٍ يَوْمَئِذٍ وَمَالَهُ مِنْ ظَهِيرٍ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِالْشَّاءِ الطَّيِّبِ
 عَلَى اللَّهِ اللَّهُ بِكَفِّكَ اللَّهُ يَشْفِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُؤْذِيكَ
 وَمِنْ كُلِّ آفَةٍ تَعْرِثُكَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ
 وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ هـ
 وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا رَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ هـ
علاج واسطی بانی جزم ہوئی کے جس کیسے کوئی چیز جاتی ہی تو جابی اوسکو
 کہ ایک سو اونس بار یا حفظ کر رہی اور بعد اسکے اس آیت کو ایک سو اونس
 دفعہ پڑھی یا بستی اِنَّكَ مُثْقَلٌ حَبَّةً مِنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِي صَحْرَةٍ
 اَوْ فِي السَّمُوتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَأْتِي بِهَا اللَّهُ اِنَّهٗ جَابِلٌ لَّكَاوَدِهِ

چیز کہو جو کل اور کئی علاج واسطے دفع حاجات کی جس کی کچھ
 حاجت بند ہو تو چار رکعت نذر کی نیت کری اور پہلی رکعت میں بعد فاتحہ
 کی سو بار پڑھی لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ شَجَّكَ أَنْتَ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ۝ فَا
 شَجَّجْنَا لَهُ مِنَ الْعَنَمِ وَكَذَلِكَ نَجِي الْمُؤْمِنِينَ ۝ اور دوسری رکعت
 میں سو بار کہی رَبِّ اِنِّي مَسْنِي الْعَنَمِ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝ اور
 تیسری رکعت میں سو بار پڑھی وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ اِنَّ اللَّهَ بِصِرِّ
 بِالْعَبَادِ اور چوتھی رکعت میں سو بار پڑھی اِنِّى اَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ
 نِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ الْمَوْلَى اور بعد سلام کے سو بار کہی رَبِّ اِنِّي
 مَغْلُوبٌ فَاَنْقِضْ عَسَلِج واسطے تیز ہونے ذہن اور ذکا کے جس کی کو
 منظور ہو دی کہ ذہن میرا تیز ہو جاوی اور قرآن مجھی حفظ ہو جاوی تو چاہی
 اس کو کہ شب جمعہ کو آخر شب یا اول شب اٹھ کر چار رکعت نفل پڑھی اور پہلی
 رکعت میں بعد فاتحہ کے سورہ بقرہ اور دوسری میں دُخَان اور تیسری میں اَلْمُنَزِّل
 النجۃ اور چوتھی میں بَارِک اَلَّذِی بَدَّہ الْمَلٰٓئِکَ مَقَرَّکَری اور بعد سلام کے اس
 صاحب کی صفت و ثنا خوب طرح سے بیان کری اور درود ابنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پراور
 تمام انبیاء پر بھی اور سب نوافل واسطے مغفرت مانگے پھر بعد اسکے یہ دعا کرے
 اَللّٰهُمَّ اَرْحَمْنِیْ بِرَحْمَتِکَ اَمَّا اَبْقِیَّتِیْ وَ اَرْحَمْنِیْ
 اِنِّیْ اَتَّکَلَّفُ مَا لَا یَغِیْبُنِیْ وَ اَرْحَمْنِیْ حَسْبَ النَّظْرِ فَمَا یُرْضِیْکَ
 عَمَّنِ اَللّٰهُمَّ بِدَعِی السَّمْلُوۃَ وَ الْاَرْضِیْنَ وَ الْاَلْوَاۡمِ

وَالْعِزَّةُ الَّتِي لَا تَمُوتُ أَسْأَلُكَ يَا اللَّهُ يَا ذَا حُجْنٍ خِلَافِكَ وَنُورٍ
وَجْهِكَ أَنْ تُلْزِمَ قَلْبِي بِحَقِّكَ كَيْفَ تَشَاءُ وَتُزِيلَ رُفْقِي
أَنْ أَلْتَوُّهُ عَلَى التَّحْوِي الَّذِي يُرْضِيكَ عَنِّي أَلْفُ مِائَةِ مَرَّةٍ
وَالْأَذَى وَالْجَلَالُ وَالْإِكْرَامُ وَالْعِزَّةُ الَّتِي لَا تَسْتَرْفَعُ
أَسْأَلُكَ يَا اللَّهُ يَا ذَا حُجْنٍ بِجَلَالِكَ وَنُورٍ وَجْهِكَ أَنْ تُنَوِّرَ
بِكَيْشِكَ بَصَرِي وَأَنْ تُدَلِّقَ بِهِ لِسَانِي وَأَنْ تُفَرِّجَ بِهِ عَنْ
طَبْئِي وَأَنْ تُشْرِحَ بِهِ صَدْرِي وَأَنْ تُغْسِلَ بِهِ بَدَنِي فَإِنَّهُ لَا
يُعِينُنِي عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيهِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ إِلَّا يَا اللَّهُ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ۝ تین جمعہ یا سات جمعہ اس عمل کو کری
حق تعالیٰ کے حکم سے مطلب حاصل ہوگا اور بعد اسکے فرمایا ہی حضرت صلی علیہ
وآلہ وسلم نے کہ قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جس نے بیجا ہی محکوم یا تہ حق کے ہین
خفا کو نکال دیا وہ عمل مسلمان کے ہرگز یعنی اگر وہ شخص اسے سزا زدیک مسلمان ہی تو یہ عمل
اوسکو ضرور ہی فائدہ کرکاف جانا چاہی اس بات کو کہ ادویات طبعی اور
ادویات الہی کے علاج میں کیا فرق ہی سو فرق یہی کہ ادویات طبعی کے معالج کو پیر
کرنا کچھ ضرور ہین ہی بلکہ یار کو پیر کرنا چاہیے کیونکہ وہ معالج اگرچہ کافر ہی ہو کیا تو
جس ہی فائدہ اوسکا ظاہر ہو دیکھا اسے کہ متقی ہونا معالج کو شرط ہین ہی اور ادویات
الہی کے علاج میں معالج کا پیر کرنا اور پیر کرنا ہونا ضرور ہی جیسا وہ معالج متقی پیر
ہو دیکھا تو یہاں فائدہ ہی اوسکے ہاتھ پر ملے طور کو لکھا کر یار کو اتنا پیر کرنا چاہی کہ

بنی یقین کو مضبوط کری اور کہی کہ جو علاج امہ و رسول کے ان کے آبائی و سب قحوی
 کیونکہ اسوہ اسٹی اس علاجی اور دوا کو فائدہ بہت ہوتا تھا جلال الدین سیوطی نے تعان
 میں کہا ہے کہ وہ لوگ سوا اس علاج کی دوا راعلاج کہ کیا کرتا ہی اور دوا کو فائدہ بہت
 جلد طبع رکھتا تھا مگر جب یہ یقین منعیف ہو گیا سواج میں ہی بہر کار ی باقی نہ رہی تو لاچار
 ہو کر لوگوں کو شطب یونانی کی طرف رجوع کی اور اسکی علاج میں منخول ہو یہاں تک کہ
 طب بنوی بالکل اک ہوا ای بلکہ ملحد لوگ اسکی بعضی علاج کو دیکھ کر طعن کرتی ہیں اور
 کہی ہیں کہ یہ علاج تو بالینوس اور بقراہ فی ہینن لکھا ہے اگر وہ لوگ ہی بکستی تو ہمارے
 جمع ہو جاتی پس اسی جگہ سی جانا چاہی کہ جو لوگ حضرت کی کہنی سے شک میں رہتی ہیں
 اور بقراہ اور بالینوس کہنی پر یقین کرتے ہیں پس اسی لوگو کو طب بنوی ہرگز فائدہ نہیں
 کہنے کی اسوہ حضرت نے فرمایا قسم کہا کہ مسلمان سے یہ عمل ہرگز خطا نہیں کہ لکھا گیا ہے
 عمل کہ جو ذہن کی تیز کمی واسطے اوپر بیان ہوا ہی فارق ہی در میان نمون قوی اور نمون
 ضعیف کی اگر قوی الا یان ہی تو اسکو اس عمل سے فائدہ ضرور ہی ہو دیکھا اور اگر ضعیف
 الا یان ہی تو اسکو اس عمل سے ہرگز نہی فائدہ نہیں ہو نیکا اسوہ ابن عباس لکھا ہے
 کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عمل جب علی مرتضیٰ کو بتایا تھا تو باج یا سات جمعہ گذرانی
 نہیں باقی تھی کہ علی مرتضیٰ نے آکر کہا کہ یا رسول رب العالمین میں پہلی کس عمل کے جاریت
 قرآن کی بھی یاد کرتا تھا تو وہ بھی یاد دہنوی تھیں اور اب میں چالیس آیات کی قریب یاد کر
 ہوں اور جب بہرین اوکو پڑھتا ہوں تو گویا اللہ کی کتاب میری سامنی دہری ہی اور اس
 عمل کے پہلے ایک حدیث بھی میں سننا تھا تو مجھ یاد نہ رہتی تھی اور اب میں بہتری حدیث سننا

ہوں اور بہر جب میں خیال کرتا ہوں تو ایک حرف بھی مجھ کو اوس میں سے نہیں ہوتا ہی پس یہ
 سن کر فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم لی کہ قسم ہی رب کہی کی مومن ہی ابو الحسن یعنی جب میں نے
 کہا تھا کہ مومن کے یہ عمل خطا نہیں کرتا پس تجھے جب اس عمل سے خطا نہیں کی اور تات سے
 جمع کی اندر ذہن تیرا کھل گیا تو ایسے معلوم ہوا کہ تو بیشک مومن ہی غرض حاصل کلام کا
 یہ ہی کتب نبوی سی فائدہ اوسیکو ہو دیکھا کہ جو متقی بہرگز کار ہوگا اور درجہ نقیض کا
 اوسکو گناہ حاصل ہے اور معالج ہی اوس بیمار کا تقویٰ کو اختیار ہی کیونکہ یہ نصیحت
 سوا طب نبوی کے دوسری طب میں نہیں ہی کہ حکیم بہرگز مری اور بیمار کو شفا ہر جا اگر کسی
 یہ بات کہی تو یکا یک اوسکی عقل میں نہیں آئی تنی بلکہ لگی کا اوسکا انکار کرنے کے بعد غور
 کر لیا تو اوسے معلوم ہو دیکھا کہ بیشک یہ خاصہ سوا طب نبوی کے دوسری طب میں نہیں ہی
 کہ حکیم بہرگز مری اور بیمار اچھا ہو جاؤ غنت الحمد للہ اولاً و آخراً و ظاہراً و
 باطناً و صلی اللہ تعالیٰ علی جمیع الانبیاء و المرسلین و علی الملیئکہ المقربین
 خصوصاً علی محمد و آلہ و اصحابہ و ازواجہ و ذریرتہ و اہل بیتہ
 اجمعین و ارحمنا معهم و رحمک یا ارحم الراحمین یا امین یا رب العلمین
 ای مولف تو بس کہ اب بیویا
 جس جگہ پاوی اوسکو دیکھی وہاں
 نکلا کہ اسی نگاہ کرن
 صحیح کہ روین اوسکو پاوی جہاں
 لی کہنے کہ عقل سبحانی
 زمست وقت اب بھی ہی کہان
 کیونکہ ہی یہ خزانہ رحمت کا
 اعراض اپنی کو کرن نعیان
 اسکی نالیف کا سبب یہ ہی
 چاہتی ہیں کہ جو ارور ہاں
 جسکو ہوشواق اس سے زیادہ کا
 سب بیان ہر کسی یہ کیا بیان
 بھول چوک اوسکی کو معاف کرن
 خانہ زادان حضرت سلطان
 طب نبوی کا حامل سبب بالکل